غزوۂ ہند

احادیث مبارکہ ﷺ کی روشنی میں

جب ہندوستان فتح ہوگا

مجاہدین ہندوستانی حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے

توصیف احمد خان

Marfat.com

297.48
ع 882 ت
143456
Added
۱۴۳۴۵۶

All rights reserved. No part of this book may be reproduced in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopying, recording or by any information storage retrieval system, without prior permission of the publisher.

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: غزوۂ ہند

مصنف: توصیف احمد خاں

ناشر: آصف جاوید

برائے: نگارشات پبلشرز، 24۔مزنگ روڈ، لاہور
PH:0092-42-37322892 FAX:37354205

مطبع: حاجی منیر پرنٹر، لاہور

کمپوزنگ: عبدالستار

سال اشاعت: 2015ء

قیمت: 300 روپے

Marfat.com

غزوۂ ہند

احادیث مبارکہ کی روشنی میں
جب ہندوستان فتح ہوگا

توصیف احمد خاں

نگارشات

Marfat.com

Marfat.com

برادرِ بزرگ

حامد نواز خان

کے نام

جو مجسمۂ خلوص و محبت ہیں

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

○ شروع اللہ کے پاک نام سے 9

حصہ اول

احادیث مبارکہ

1- غزوۂ ہند۔ احادیث مبارکہ کی روشنی میں 14

2- نسائی کی احادیث 22

3- ہندو بھی یہی کہتے ہیں 25

4- غزوہ اور اس کے ثمرات 30

5- تب و تابِ جاودانہ 34

6- سندھ کی خرابی ہند سے، ہند کی چین سے 41

7- سندھ باب اسلام کیسے بنا؟ 47

حصہ دوم

بزرگانِ دین کی رائے

8- عبداللہ شاہ غازیؒ غزوہ ہند کے لیے آئے 56

9- کشمیر پر حملہ غزوہ ہند کی ابتدا ہوگی 61

10- غلبۂ اسلام کی تحریک پاکستان سے اٹھے گی 66

11- نظامِ خلافت 75

Marfat.com

حصہ سوم

ہرمجدون کی جنگ اور امام مہدیؒ

12- ہرمجدون کی لڑائی کون لڑے گا 82

13- امام مہدیؒ اور پاکستان کا کردار 90

14- گریٹر اسرائیل کا منصوبہ 97

حصہ چہارم

نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشگوئیاں

15- پیش گوئیوں کی صداقت 104

16- غزوۂ ہند 112

17- اور کیا ہوگا۔۔؟ 121

حصہ پنجم

پاکستان اور روحانیت

18- مرد درویش 130

19- میر عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے 136

20- روحانی شخصیات کیا دیکھ رہی ہیں 141

21- پاکستان۔ہر مسلمان کا ملک 145

22- مارشل لاء کیوں لگتے ہیں؟ 148

23- نوے برس بعد 153

24- گھنی داڑھی اور سبز آنکھوں والا سخت گیر ڈکٹیٹر 156

25- شیر بلیاں بن گئے 160

26- آپ اپنے وعدے سے مکر گئے ہیں 165

Marfat.com

شروع اللہ کے پاک نام سے

اپنی کتاب ''آدھا پاکستان'' کے تازہ ترین ایڈیشن (زیرِ طبع) میں میں نے ایک باب شامل کیا ہے جو سانحہ مشرقی پاکستان کے حوالے سے مولانا ظفر احمد انصاری کے خواب سے متعلق ہے۔ مولانا انصاری وہ شخصیت ہیں جنہوں نے قائداعظمؒ کی ہدایت پر مشرقی پاکستان میں پہلی بار پاکستان کا پرچم لہرایا تھا۔

مولانا بتاتے ہیں کہ جس روز مشرقی پاکستان علیحدہ ہوا تو غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اسی دوران ان کی آنکھ لگ گئی تو وہ مدینہ پاک میں موجود تھے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہؐ مشرق کی جانب رخ کئے ایک منبر پر تشریف فرما ہیں۔ میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہوں اور ایک دبلے پتلے، گورے چٹے بزرگ آپؐ کی دائیں جانب ہیں۔ علماء کا ایک گروہ بھی حاضر خدمت ہے۔ ایک عالم دین کھڑے ہو کر رسول اللہ کی خدمت میں پاکستان کے حالات بیان کر رہے ہیں۔ واقعات سناتے ہوئے جب وہ کہتے ہیں کہ ''یا رسول اللہؐ! پھر ہندوستانی فوجیں فاتحانہ انداز سے ہمارے ملک میں داخل ہو گئیں۔'' تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہؐ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے اپنی پیشانی تھام لیتے ہیں اور آپؐ کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہنے لگتے ہیں۔ یہ دیکھ کر تمام محفل پر گریہ طاری ہو جاتا ہے اور بعض حضرات تو چیخیں مار مار کر رونے لگتے ہیں۔

کچھ دیر بعد آپؐ علماء کی جماعت کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے ہیں کہ اس حادثہ عظیم پر ملائکہ بھی غمزدہ ہیں مگر ان کو تمہارے اعمال کی بدولت تمہاری مدد کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

Marfat.com

پھر آپ ؐ کا چہرہ انور سرخ ہوگیا۔ آپ ؐ فرماتے ہیں تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری اس مملکت میں میری نبوت کا مذاق اڑایا گیا۔ میرے صحابہ ؓ کو گالیاں دی گئیں۔ میری سنت کی تضحیک و اہانت کی گئی۔ اس کے بعد آپ ؐ نے فرمایا کہ اے جماعت علماء! امت کو میرا پیغام پہنچا دو کہ جب تک حکام عیاشی، ظلم اور تکبر نہیں چھوڑیں گے۔

اغنیاء جب تک بخل، حق تلفی، بے حیائی ترک نہیں کریں گے۔ علماء کتمان حق، حرص دنیا، ریاکاری، خودنمائی سے باز نہیں آئیں گے۔ عورتیں جب تک بدکاری، ناچ رنگ، فحش گانے، شوہروں کی نافرمانی اور عریانی و بے پردگی نہیں چھوڑیں گی اور پوری قوم جب تک جھوٹی گواہی، غیبت، زنا، لواطت، شراب نوشی، سودی خوری اور اعمال شرک سے توبہ نہیں کرے گی۔ خوب یاد رکھو! اس وقت تک عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکتے۔

خواب میں جب رسول خدا ؐ آتے ہیں تو وہ رسول خدا ؐ ہی ہوتے ہیں۔ شیطان آپ ؐ کی شکل میں نہیں آ سکتا۔ لہٰذا مذکورہ فرمان آپ ؐ کا ہی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم نے آپ ؐ کے فرمان پر کس حد تک عمل کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم عذاب الٰہی کے مستحق ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ اس کا خاص کرم ہے کہ سانحہ مشرقی پاکستان کے بعد ہم پر اس طرح کی کوئی بڑی مصیبت یا سانحہ نہیں آیا۔ آگے جو احادیث مبارکہ بیان کی جا رہی ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم نوازے جانے والے ہیں۔ اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ ہم راہ راست پر آجائیں گے۔ خود ہی یا پھر کوئی سانحہ (اللہ نہ کرے) ہمیں راہِ حق پر ڈال دے گا۔

غزوہ ہند کے حوالے سے احادیث مبارکہ کو دیکھیں تو یہ بہت سے واقعات کا تسلسل ہیں۔ امام مہدی ؓ کی آمد، حضرت عیسیٰ ؑ کی تشریف آوری، دجال کا خروج ہرمجدون جیسی جنگیں۔ غزوۃ ہند اس کی ایک کڑی ہے اور ہر واقعہ دوسرے سے منسلک نظر آتا ہے۔ لہٰذا کوشش کی گئی ہے کہ اصل موضوع یعنی غزوہ ہند کے علاوہ دیگر معاملات پر بھی کسی حد تک روشنی ڈال دی جائے تا کہ قارئین کو کچھ آگاہی حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

قارئین کی آسانی کے لیے کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا اور سب سے اہم حصہ غزوہ ہند کے بارے میں احادیث مبارکہ سے متعلق ہے۔ اس میں غزوہ کے ثمرات اور شہداء کے مقام کا بھی ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں کچھ بزرگان دین کی آراء موجود ہیں۔ تیسرے حصہ میں ہرمجدون کی جنگ اور امام مہدی کا احادیث مبارکہ کی روشنی میں ذکر ہے۔

مجدون کی جنگ غالب اکثریت کے لیے نئی بات ہے یہ اسرائیل میں لڑی جائے گی اور اس میں مسلمان اور عیسائی متحد ہونگے۔ حصہ چہارم عظیم روحانی شخصیت حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی ساڑھے آٹھ سو سال قبل کی گئی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جو حرف بحرف درست ثابت ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ اس میں ہندوستان کے ساتھ جنگ کے علاوہ تیسری عالمی جنگ کا منظر بھی موجود ہے اور آخری یعنی پانچویں حصے میں پاکستان کے بارے میں کچھ روحانی شخصیات کے تاثرات ہیں۔

قارئین کو بعض مقامات پر کچھ مختلف نقطہ نظر ملے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب کسی ایک شخصیت کے افکار کا تسلسل نہیں۔ احادیث کے بارے میں تو کوئی دوسری رائے ہو ہی نہیں سکتی مگر بزرگ ہستیوں نے جو کچھ فرمایا، اس میں کچھ ایسی باتیں ضرور ہیں مگر بنظرِ غائر جائزہ لیں تو آپ کو ان میں اختلاف کا پہلو نظر انداز کرنا پڑے گا۔

قارئین کتاب کے بارے میں رائے ضرور دیں۔ اگر کہیں کوئی سہو موجود ہو تو اس سے بھی آگاہ کریں تاکہ اگلے ایڈیشنوں میں تصحیح کی جا سکے۔ اس کی نگارشات کے پتہ پر اطلاع دی جا سکتی ہے۔

اس امید کے ساتھ کہ آپ کو یہ کاوش پسند آئے گی۔

توصیف احمد خاں

Marfat.com

Marfat.com

حصہ اوّل

احادیث مبارکہ

Marfat.com

غزوہ ہند۔احادیث مبارکہ کی روشنی میں

غزوۂ ہند ____!

جب بھی ذکر آتا ہے تو ذہن فوراً اس جانب چلا جاتا ہے کہ نبی کریمؐ کو اس دنیا سے پردہ فرمائے صدیاں گزر چکیں۔ آپؐ روضہ اطہر میں آرام فرما رہے ہیں۔ اب غزوہ کیسے ممکن ہے......؟ یا ہندوستان سے کوئی جنگ ہوگی تو وہ غزوہ کیسے کہلا سکتی ہے......؟

اس پر الگ سے بات کریں گے۔ اس باب میں ہمارے پیش نظر غزوہ ہند کے بارے میں احادیث مبارکہ ہیں۔ بہت کم لوگوں کو ان احادیث کا علم ہے۔ علماء کرام کی نہیں عام مسلمانوں کی بات ہو رہی ہے۔ غزوہ کے بارے میں احادیث کا ذکر آجاتا ہے تو ہمارے اذہان یقین کی منزل سے دور ہوتے ہیں کیونکہ علماء کرام نے اس موضوع پر بہت کم بات کی ہے۔ لہٰذا مسلمان اس کے حوالے سے مشکوک ہو جاتے ہیں۔ عام آدمی کیا، اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگوں کو تردد ہوتا ہے۔ جس کی وجہ ظاہر ہے دینی علم اور معلومات کی کمی ہے۔ اب یہ ہمارے عالموں کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس نوع کے معاملات سے نہ صرف آگاہ کریں بلکہ انہیں ان کی ذمہ داریوں کا بھی احساس دلائیں۔ کیونکہ غیبی مدد اس وقت آتی ہے جب ہم ربِ جلیل کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں۔

آج ہم ماضی اور حال کو دیکھتے ہوئے مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں مایوسی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن نہیں......! مایوسی نہیں۔ یہ تو کفر ہے۔ مسجد نبویؐ میں پروان چڑھنے والی بیل یقیناً ربِ کریم کے کرم اور نبی کریمؐ کی رحمت سے محروم نہیں رہے گی۔ وقتی طور پر خشک ہو سکتی ہے

Marfat.com

مگر جڑ سے نہیں اکھڑے گی۔ دوبارہ سرسبزوشاداب ہونا اس کا مقدر ہے۔(اس بیل کے بارے میں آگے بات ہوگی۔)

بہت سی روحانی شخصیات کے پاکستان کے بارے میں فرمودات بھی موجود ہیں۔جنہیں پڑھ اور سن کر امید کی ایک تازہ کرن پھوٹتی ہے اور ناامیدی ایک جاندار امید میں بدل جاتی ہے۔

اس کتاب کی ابتداء میں سانحہ مشرقی پاکستان کے حوالے سے نبی کریمؐ کے غم اور دکھ کا بیان موجود ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ ہو نہیں سکتا کہ آپؐ نے اس جانب توجہ نہ دی ہو۔ مسئلہ اگرچہ وہی ہے کہ ہم اللہ کے احکامات پر کس حد تک عمل کر رہے ہیں اور ہم نے ابھی تک کوئی سبق سیکھا ہے یا نہیں۔

فی الحال اس بحث میں پڑے بغیر 14 سو سال پیچھے جاتے ہیں جب نبی کریمؐ دنیا میں موجود تھے۔اور ہر طرف اسلام کی روشنی پھیل رہی تھی۔مخبر صادق کی زبان سے اس وقت ایسے الفاظ ادا ہوئے جو ہمارے لیے بہت بڑی نوید ہیں۔ہندوستان پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے یہ سب سے بڑی سند ہیں کسی اور کی نہیں نبی کریمؐ کی سند......!

سردار البشرؐ نے جو الفاظ ادا کیے وہ کیا ہیں......؟

وہ غزوہ ہند کے بارے میں رسول کریمؐ کی احادیث مبارکہ ہیں۔آپؐ کا اعلان ہے کہ مسلمان مجاہدین ہندوستان پر فتح ہی حاصل نہیں کریں گے۔اس کے حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے۔

تحقیق اور چھان بین کے بعد سنن نسائی اور مسند امام احمد بن حنبلؒ سے احادیث مبارکہ ملی ہیں کچھ دوسرے بزرگوں سمیت قریباً بیس کتابوں میں بھی احادیث موجود ہیں۔نسائی میں تین احادیث ذرا مختصر مگر مسند کی احادیث تفصیل کے ساتھ ہیں۔جبکہ بزرگوں نے ان کے درجہ کے بارے میں بھی رائے دی ہے۔

سب سے پہلے مسند کی احادیث کا ذکر کرتے ہیں۔امام حنبلؒ کی یہ تصنیف 14 جلدوں پر

Marfat.com

مشتمل ہے۔ جس کی جلد دوم میں غزوہ ہند کی احادیث ہیں۔ ان میں دو حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کردہ ہیں جنہوں نے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کی ہیں۔ آپؓ مسجد نبویؐ میں اصحاب صفہ میں سے تھے اور قریباً ہر وقت رسول کریمؐ کے ساتھ رہتے۔

آپؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ نے ایک حدیث بیان کی ہے دیگر کتب میں حضرت صفوان بن عمرؓ اور حضرت کعبؓ کے حوالے سے بھی ایک ایک حدیث ہے مگر حضرت کعبؓ والی حدیث کے ساتھ روایت کا سلسلہ نہیں۔ تاہم اول الذکر تینوں صحابہ کرامؓ کی بیان کی گئی احادیث کے بہت سے حوالے موجود ہیں اور انہیں درست قرار دیا گیا ہے۔

یہ غزوہ کب ہوگا......؟ احادیث مبارکہ سے اشارہ ملتا ہے کہ اس دنیا کے قریباً آخری عرصہ میں جنگ لڑی جائے گی۔ کیونکہ جنگ ختم ہوگی تو حضرت عیسیٰؑ تشریف لا چکے ہونگے اور امام مہدیؓ بھی موجود ہونگے جبکہ فلسطین اور قسطنطنیہ کی فتح کے بعد دجال کا خروج بھی ہو چکا ہوگا۔ یقیناً یہ برصغیر ہی نہیں پوری دنیا پر غلبہ اسلام کی جنگ ہوگی۔

اب احادیث مبارکہ کی جانب آتے ہیں۔ پہلے مسند احمد بن حنبلؒ میں موجود تین احادیث پاک کا ذکر کیا جا رہا ہے یہاں ان دیگر کتب اور بزرگوں کا بھی ذکر ہے جنہوں نے اسے درج کیا ہے۔

حدیث نمبر 1

سب سے پہلی حدیث حضورت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں۔

میرے جگری دوست رسول اللہؐ نے مجھ سے بیان کیا کہ اس امت میں سندھ و ہند کی طرف لشکروں کی روانگی ہوگی اگر مجھے کسی ایسی مہم میں شرکت کا موقع ملا اور میں (اس میں شریک ہو کر) شہید ہو گیا تو ٹھیک اور اگر (غازی بن کر) لوٹ آیا تو میں ایک آزاد ابو ہریرہ ہونگا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد کر دیا ہوگا۔

یہ حدیث انہی الفاظ کے ساتھ مسند امام احمد بن حنبلؒ کے علاوہ امام ابن کثیر نے ''البدایہ

Marfat.com

والنہایہ‘‘ میں نقل کی ہے۔ قاضی احمد شاکر نے مسند احمد کی شرح و تحقیق میں اسے حسن قرار دیا ہے امام نسائی نے السنن المجتبیٰ اور السنن الکبری میں ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

نبی کریمؐ نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا (آگے ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں) اگر مجھے اس میں شرکت کا موقع مل گیا تو میں اپنی جان و مال اس میں خرچ کر دونگا۔ اگر قتل ہو گیا تو میں افضل ترین شہید ہونگا اور اگر واپس لوٹ آیا تو ایک آزاد ابو ہریرہ ہونگا۔

امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں اسے تحریر کیا ہے۔ ان کی ایک دوسری روایت میں اضافہ بھی موجود ہے۔ مسدد نے ابن داؤد کے حوالے سے ابو الحق فزاری (ابراہم بن محمد محدث شام اور مجاہد عالم وفات 88 ہجری) کے متعلق بتایا کہ وہ کہا کرتے تھے:

میری خواہش ہے کہ کاش ہر اس غزوہ کے بدلے میں جو میں نے بلاد روم میں کیا ہے ماربد (عرب سے ہندوستان کی جانب مشرق میں ایک علاقہ) میں ہونے والے غزوات میں شریک ہوتا۔

شیخ احمد شاکر نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ البتہ ابو نعیم اصفہانی اور امام حاکم نے روایت تو کیا ہے مگر حدیث کے درجہ کے بارے میں کچھ نہیں لکھا: تاہم امام ذہبی نے اس اپنی تلخیص مستدرک سے حذف کر دیا ہے۔

سعید بن منصور نے السنن اور خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں یہ الفاظ بھی درج کیے ہیں۔

میں اس میں اپنے آپ کو تھکا دونگا

’’العلل‘‘ میں ابن حاتم کے الفاظ ہیں کہ:۔

’’اگر میں قتل ہو گیا تو رزق پانے والا (شہید کی حیثیت سے) زندہ رہوں گا اور واپس لوٹ آیا تو آزاد۔‘‘

امام بخاریؒ کے استاد نعیم بن حماد نے اپنی کتاب الفتن اور ابن ابی عاصم نے ’’الجہاد‘‘ میں حدیث درج کی ہے۔ دیگر اماموں میں سے امام بخاری نے التاریخ الکبیر، امام مزی نے

Marfat.com

تہذیب اور ابن حجر عقلانی نے تہذیب التہذیب میں روایت کیا ہے۔ درجہ کے لحاظ سے یہ حدیث مقبول یعنی صحیح یا حسن ہے۔

حدیث نمبر 2

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک دوسری حدیث بھی ہے کہ نبی کریمؐ نے ہندوستان کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا:۔

ضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کریگا۔ اللہ ان مجاہدین کو فتح عطا فرمائے گا۔ حتیٰ کہ وہ (مجاہدین) ان کے (ہندوؤں کے) بادشاہوں (حاکموں) کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اور اللہ (اس عظیم جہاد کی برکت سے) ان (مجاہدین) کی مغفرت فرمادے گا۔ پھر جب وہ مسلمان واپس پلٹیں گے تو عیسیٰ ابن دیم کو شام میں پائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا:۔

اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو اپنا نیا اور پرانا سب مال بیچ دونگا اور اس میں شرکت کروں گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا کر دی اور ہم واپس پلٹ آئے تو میں ایک آزاد ابو ہریرہ ہونگا جو ملک شام میں (اس شان سے) آئے گا کہ وہاں عیسیٰؑ ابن مریم کو پائے گا۔ یا رسول اللہؐ! اس وقت میری شدید خواہش ہوگی کہ میں ان کے پاس پہنچ کر انہیں بتاؤں کہ میں آپؐ کا صحابی ہوں۔

(راوی کا بیان ہے) حضورؐ مسکرا پڑے اور فرمایا۔

بہت مشکل۔ بہت مشکل

بعض روایات میں یہ الفاظ اس طرح ہیں

بہت دور...... بہت دور

یہ حدیث پاک نعیم بن حماد نے اپنی کتاب الفتن میں درج کی ہے۔ اسحاق بن راہویہ کی مسند میں بھی ہے تاہم اس میں کچھ اضافہ ہے کہ:

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا۔ ایک دن رسول اللہؐ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، یقیناً تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کرے گا اور اللہ مجاہدین کو فتح دے گا حتیٰ کہ وہ سندھ کے حکمرانوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے۔ اللہ ان کی مغفرت فرما دے گا پھر جب وہ واپس پلٹیں گے تو عیسیٰؑ ابن مریم کو شام میں پائیں گے۔

ابو ہریرہؓ بولے:۔

اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو اپنا نیا اور پرانا سب مال بیچ کر اس غزوہ میں شرکت کرونگا۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں فتح دے گا تو ہم واپس آئیں گے اور میں ایک آزاد ابو ہریرہ ہونگا جو شام میں آئے گا تو وہاں عیسیٰؑ ابن مریم سے ملاقات کرے گا۔ یارسول اللہؐ! اس وقت میری شدید خواہش ہوگی کہ میں ان کے قریب پہنچ کر انہیں بتاؤں کہ مجھے آپؐ کی صحبت کا شرف حاصل ہے (راوی کا کہنا ہے) رسول اللہؐ یہ سن کر مسکرائے۔

ایک اور جگہ اس طرح سے ہے کہ رسول اللہؐ مسکرا دیئے اور فرمایا:۔

آخرت کی جنت، جنت اولیٰ کی طرح نہیں۔ ان پر ہیبت رکھی جائے گی، جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔ وہ (حضرت عیسیٰؑ) لوگوں کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور جنت کی بشارت دیں گے۔

حدیث نمبر 3

نبی کریمؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ نے بھی حدیث بیان کی ہے۔ حضرت ثوبانؓ کے مطابق رسول اللہؐ نے فرمایا:۔

''میری امت کے دو گروہ ایسے ہونگے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ کر دیا ہے۔ ایک گروہ ہندوستان پر چڑھائی کرے گا اور دوسرا گروہ جو عیسیٰؑ ابن مریم کے ساتھ ہوگا۔''

امام احمد بن حنبلؒ نے مسند اور نسائی نے السنن المجتبیٰ میں حدیث مذکورہ الفاظ کے ساتھ درج کی ہے شیخ ناصر الدین البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم نے کتاب الجہاد میں

Marfat.com

اسے سند حسن کہا ہے۔ جن دیگر بزرگوں نے یہ حدیث دی ہے ان میں ابن عدی کی الکامل فی ضعفا الرجال، طبرانی کی کتاب الجہاد، المعجم الاوسط، بیہقی کی السنن الکبریٰ، ابن کثیر کی البدایہ و النہایہ، امام ویلمی کی مسند الفردوس، امام سیوطی کی الجامع الکبیر امام منادی کی الجامع الکبیر کی شرح فیض القدیر، امام بخاری کی التاریخ الکبیر، امام مزی کی تاریخ الکمال اور ابن عساکر کی تاریخ دمشق شامل ہیں۔

اس حدیث سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ مذکورہ دونوں گروہوں کی حیثیت وہی ہوگی جو جنگ بدر میں شرکت فرمانے والے یعنی بدری صحابیوںؓ کی تھی کہ باری تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر کے جنت ان کے نام لکھ دی تھی۔ یہ 313 صحابہ کرامؓ تھے مگر غزوہ ہند میں شرکت کرنے والوں اور حضرت عیسیٰؑ کا ساتھ دینے والوں کی تعداد کم ازکم ہزاروں میں ہوگی۔ بلکہ لاکھوں میں بھی ہوسکتی ہے۔ ان میں سے جو بھی شہید ہوگا وہ افضل شہیداء میں سے ہوگا۔ جبکہ غازی قیامت سے پہلے ہی جنتی قرار پاجائیں گے۔

حدیث نمبر 4

ایک حدیث حضرت کعبؓ کی ہے وہ فرماتے ہیں۔

بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی جانب ایک لشکر روانہ کرے گا۔ مجاہدین سرزمین ہند کو پامال کرڈالیں گے۔ ان کے خزانوں پر قبضہ کرلیں گے پھر بادشاہ انہیں بیت المقدس کی تزئین وآرائش پر خرچ کرے گا۔ وہ لشکر ہندوستانی بادشاہوں (حاکموں) کو بیڑیوں میں جکڑ کر اس بادشاہ کے روبرو پیش کرے گا۔ اس کے مجاہدین بادشاہ کے حکم سے مشرق و مغرب کا سارا علاقہ فتح کرلیں گے اور دجال کے خروج تک ہندوستان میں قیام کریں گے۔

اس حدیث کو صرف نعیم بن حماد نے ''الفتن'' میں درج کیا ہے۔ اس میں حضرت کعبؓ سے روایت کا سلسلہ نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم اس حدیث کو یکسر نظر انداز بھی نہیں کرسکتے۔ کچھ بزرگوں کا کہنا ہے کہ بیت المقدس ہندوستان سے پہلے آزاد ہوگا۔ جہاں امام مہدی کی حکومت

Marfat.com

ہوگی۔ وہ ہندوستان کی فتح کے لیے لشکر بھیجیں گے۔ ایک اور جگہ جناب ارطاہ نے فرمایا ہے کہ وہ یمانی خلیفہ جو قسطنطنیہ (استبول) اور رومہ کو فتح کرے گا۔ اس کے سامنے ہی دجال کا خروج ہوگا۔ اس کے زمانے میں عیسیٰؑ ابن مریم نازل ہونگے۔ اسی کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا۔ جس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ وہ بنو ہاشم میں سے ہیں۔

حدیث نمبر 5

پانچویں حدیث حضرت صفوان بن عمروؓ کی ہے اور حکم کے لحاظ سے مرفوع کے درجہ میں ہے۔ کہتے ہیں انہیں کچھ لوگوں نے بتایا کہ نبیؐ نے فرمایا:

میری امت کے کچھ لوگ ہندوستان سے جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمائے گا حتیٰ کہ وہ ہندوستان کے بادشاہوں (حاکموں) کو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے لائیں گے۔ اللہ ان مجاہدین کی مغفرت فرمائے گا۔ جب وہ شام کی طرف پلٹیں گے تو عیسیٰؑ ابن مریم کو وہاں موجود پائیں گے۔

اس حدیث کو بھی نعیم بن حماد نے الفتن میں تحریر کیا ہے۔

○

Marfat.com

نسائی کی احادیث

غزوہ ہند کی احادیث کا ذکر آتا ہے تو بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ ان کتابوں میں سے کسی میں موجود ہیں جن کو عمومی طور پر صحیح کا درجہ حاصل ہے تو اس کا جواب نفی میں نہیں بلکہ اثبات میں ہے۔

جی ہاں! یہ احادیث مبارکہ سنن نسائی میں موجود ہیں۔ اگرچہ بخاری شریف میں موجود نہیں مگر امام اسماعیل بخاریؒ نے ان کا ذکر اپنی دوسری کتب میں کیا ہے اور پھر ان کے استاد نعیم بن حماد نے بھی اپنی کتاب الفتن میں احادیث دی ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نسائی اور مسند احمد بن حنبلؒ کے علاوہ جن بیس کتب میں احادیث دی گئی ہیں وہ درست نہیں۔ گزشتہ باب میں جن بزرگوں اور ان کی کتب کا ذکر آیا ہے وہ سب معتبر ہستیاں ہیں اور ان کی تحریروں پر شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

اس باب میں نسائی کی احادیث کا خاص طور پر ذکر کیا جا رہا ہے تاکہ جن کو کوئی شک ہو وہ دور ہو جائے اور وہ صاف ذہن کے ساتھ اس معاملے پر غور کر سکیں۔

سنن نسائی کی جلد دوم میں تین احادیث ہیں۔ جو جہاد کی کتاب میں ذیلی باب ''غزوہ ہند'' کے عنوان سے دی گئی ہیں۔ دو احادیث حضرت ابو ہریرہؓ اور ایک حضرت ثوبانؓ کے حوالے سے ہے۔ ان حدیثوں میں جو کچھ دیا گیا ہے وہ مسند اور دیگر کتب میں بھی موجود ہے۔ تاہم دوسری کتب میں نسائی کے مقابلے میں کچھ اضافے بھی ہیں۔

نسائی کی حدیثوں کو ان کے عربی متن کے ساتھ شامل اشاعت نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ

۱۳۳۳۵۶

Marfat.com

اردو متن بھی احادیث کے عربی متن کا ہی ترجمہ ہے۔نسائی کے الفاظ کے مطابق یہ احادیث درج ذیل ہیں۔

حدیث نمبر 1

مختلف راویوں کا سلسلہ ملاتے ہوئے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہند میں مسلمان جہاد کریں گے۔اگر وہ میری حیات میں ہوا تو میں اس کے لیے اپنا جان و مال صرف کر دوں گا۔ چنانچہ اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ افضل شہداء میں سے ہونگا۔اگر میں زندہ بچ گیا تو میں ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا) ہوں گا جو دوزخ کے عذاب سے آزاد اور بری کر دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 2

روایت کا سلسلہ ملاتے ہوئے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہند میں مسلمان جہاد کریں گے۔اگر وہ میری (ابو ہریرہ) حیات میں ہوا تو اس کے لیے اپنا جان و مال صرف کر دوں گا۔ چنانچہ اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ افضل شہداء میں سے ہونگا اور اگر میں زندوہ بچ گیا تو میں ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا) ہونگا جو کہ عذاب دوزخ سے آزاد اور بری کر دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 3

اس حدیث میں روایت کا سلسلہ حضرت ثوبانؓ سے ملایا گیا ہے جو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا۔میری امت میں سے دو طبقے ایسے ہیں جن کو اللہ عزوجل دوزخ سے آزاد فرما دیں گے۔ان میں سے ایک طبقہ تو وہ ہے جو ہند میں جہاد کرے گا جبکہ دوسرا طبقہ وہ ہے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے ساتھ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی بیان کردہ پہلی دونوں حدیثوں کا مضمون اور الفاظ ایک ہی ہیں۔ صرف روایت کرنے والے مختلف ہیں۔اسی لیے کچھ بزرگ انہیں ایک حدیث شمار کرتے

Marfat.com

ہیں۔ مسند احمد بن حنبل اور دیگر بزرگوں کی کتب میں ہندوستانی حکمرانوں کے زنجیروں میں جکڑ کر لائے جانے کا بھی ذکر ہے اور یہ بھی کہ جب مسلمان واپس پلٹیں گے تو عیسیٰ ابن مریمؑ کو شام میں پائیں گے۔ ایک جگہ الفاظ یہ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا کر دی اور ہم واپس پلٹ آئے تو میں ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا جو ملک شام میں (اس شان سے) آئے گا کہ وہاں عیسیٰ ابن مریمؑ کو پائے گا۔ یارسول اللہؐ! اس وقت میری شدید خواہش ہوگی کہ میں ان کے پاس پہنچ کر انہیں بتاؤں کہ میں آپؐ (رسول کریمؐ) کا صحابی ہوں۔

ایک حدیث مین یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ مسکرا پڑے اور فرمایا:۔

''بہت مشکل۔ بہت مشکل''

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ''بہت دور...... بہت دور''

ہر بزرگ نے اپنے اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کی ہیں اسی لیے احادیث کی تفصیل کچھ مختلف ہے۔ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ والی حدیث کے الفاظ قریباً وہی ہیں جو دوسرے بزرگوں نے بیان کئے ہیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ ان میں سے کوئی بزرگ ایسا نہیں جس نے احتیاط کا دامن چھوڑا ہو اوپر موجود کچھ الفاظ گزشتہ باب میں بھی موجود ہیں جو محض موازنہ کی خاطر دوبارہ دیئے گئے ہیں۔

O

Marfat.com

ہندو بھی یہی کہتے ہیں

مسلمانوں کے ہاتھوں ہندوستان (موجودہ بھارت) کا تاخت وتاراج ہونا کوئی حیرت کی بات نہیں۔ احادیث مبارکہ میں اس کی خبر چودہ صدیاں قبل دیدی گئی تھی اور غزوہ ہند اسی سلسلے کی حتمی کڑی ہوگی۔ مخبر صادق کوئی بات کہیں اور اس پر یقین نہ کیا جائے۔ ع

ایں خیال است ومحال است وجنوں

احادیث تو اٹل حقیقتیں ہیں۔ بہت سے بزرگوں نے بھی اس بارے میں پیشگوئیاں کی ہیں لیکن رسول کریمؐ کے فرمان کے بعد کسی اور ثبوت کی قطعی ضرورت نہیں رہتی۔

یہ تو ہمارا ایمان ہے کہ نبی رحمت کا فرمان پتھر پر لکیر ہے۔ زیر بحث موضوع کے بارے میں خود ہندوؤں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ امر ہو کر رہے گا۔ ہندوؤں کی کچھ کتابوں میں اس حوالے سے رائے دی گئی ہے، جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان ان پر غلبہ حاصل کرلیں گے اور ان کے دیوی، دیوتاؤں کو تہس نہیس کردیں گے۔ بالکل ایسے ہی جس طرح رسول اکرمؐ نے بیت اللہ شریف میں موجود بت پاش پاش کردیئے تھے اور حقیقت میں یہ بھی غلبہ اسلام ہی کا سلسلہ ہوگا۔

ان کتب سے لیے گئے سب سے پہلے اقتباس کو ہی دیکھ لیں جو ہندو دھرم کے ماننے والوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے مگر وہ تو طاقت کے زعم میں مست ہیں جبکہ ان کے جوتشی چیخ چیخ کر اعلان کررہے ہیں کہ وہ وقت اب گزر گیا۔ 2013ء آخری سال تھا۔ اس کے بعد بھارت طویل عرصہ تک پاکستان سے کوئی جنگ نہیں جیت سکے گا۔ ہمارے بزرگوں کا

Marfat.com

کہنا ہے کہ چھوٹے موٹے معرکے ہو سکتے ہیں، مگر اب غزوہ ہند سے پہلے کوئی بڑی جنگ نہیں ہوگی۔ اگر چہ مسلمانوں کا بہت نقصان ہوگا مگر آخری تباہی بھارت ہی کے مقدر میں لکھی گئی ہے۔

آیئے! اب ہندوؤں کی کتب سے لیے گئے اقتباس دیکھ لیتے ہیں جس اقتباس کا اوپر ذکر آیا ہے وہ درج ذیل ہے:۔

کلیوگ سے پاپ دھویا جائے گا۔ دینی حکومت قائم ہوگی۔ دھرم کے گرو۔ اللہ کا سچا بندہ (چن بسوایشور) کفر سب مٹ جائے گا...... پتھر کی مورتیوں کی پوجا بند ہو جائے گی۔

سنو جی سنو! اب کیا ہوگا......؟ دنیا کو آگ لگائے اللہ کا سچا بندہ (چن بسوایشور) ترپتی، ترملی کی دولت ہمپی میں تقسیم کریں گے (ترپتی، اور ترملی جنوبی ہندوستان کے دو مشہور دیوستان ہیں جن میں کروڑوں کی دولت دفن ہے) برہمنوں کو گوشت کھلایا جائے گا...... کاشی کا لنگ توڑ دیا جائے گا...... سری شیل کی دیوی توڑ دی جائے گی...... والی کا خزانہ نکال کر میدان میں ڈالیں گے (یہ راون اور والی کا لوٹا ہوا مال ہے جو ہمپی کے مقام پر دفن ہے۔ ایک پدم تا تین پدم مقدار بتائی گئی ہے) (کنٹری ویر برہمیا۔ صفحہ 2)

ایک اور کتاب میں کچھ اس طرح سے تحریر ہے۔

اللہ کے سچے بندے (چن بسوایشور) کے زمانے میں دنیا کی خیر نظر نہیں آئے گی۔ بارہ لاکھ فوج سے لیس ہو کر آئے گا۔ مشرقی چندر گری (ترپتی) کو خان خانوں کے ساتھ مل کر چلے گا۔ سری گری (ترپتی) ہیں ترملیش کا خزانہ نکالے گا روم کے خان اٹھ آئیں گے۔ ہمیو خان مستی توڑیں گے...... شمالی خان چڑھ کر آئیں گے۔ دنیا تہہ و بالا ہو جائے گی۔ آٹھوں سمتیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ ہمپی میں سب جھنڈے جمع ہو جائیں گے۔ والی کا خزانہ نکالنے کا وقت آ جائے گا...... اللہ، اللہ کہتے ہوئے سب خان پچھی دیوی پر بے ساختہ ہو کر لپکیں گے (دولت نکال باہر کرینگے) (چن بسوایشور کا لگنان، شرن لیلا مرت، قدیم نسخہ)

ہندوؤں کو خبردار کرتے ہوئے دہائی دی گئی ہے کہ ترک (مسلمان) ترپتی کے دیوستان

Marfat.com

میں گھسیں گے۔ مسلمانوں کو دولت مل جائے گی۔ تین گھڑی میں بڑے بڑے گنبد اور مقبرے بنائیں گے (پوتلورویر برہمیا صفحہ 11)

اکھنڈمنی ان کی مشہور مذہبی کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے:۔

سری گروچن بسوایشور (اللہ کا سچا بندہ) بادشاہ روم (ترک بادشاہ) روس والے مسلمان 9 (نو) پالے گا۔ (حکمران) مل کے بے حساب یعنی ایک پدم سے تین پدم تک دولت والی بھنڈار سے نکال لیں گے۔۔۔۔ سیاست اور مذہب (خلافت) دونوں مل کر چلائیں گے (اکھنڈمنی)

اور اس کتاب نے تو ان پٹھانوں (افغانوں) کی تعداد تک دے دی ہے جو دریائے سندھ پار کر کے حملہ کریں گے۔

گنتی کے 85 ہزار گھوڑے سوار مست پٹھان بڑی ندی (دریائے سندھ) پار ہو کر ناٹک میں داخل ہوں گے۔ ہری ہر کے دیوی کی مورتیاں توڑیں گے اور تیرتھ اور ان کے مقامات سب نیست و نابود کر دیں گے۔ مسلمانوں کی فوج بلند آواز کے ساتھ نعرے مارتے ہوئے (اللہ اکبر کے) لڑے گی۔ ان کے مقابلے کی تاب کسی کو نہ ہوگی۔۔۔۔ حشرات الارضی کی طرح مسلمانوں کی فوج ترپتی میں داخل ہوگی۔ سری وینکٹیشن کی دیوی میں گھس کر نذر مانا ہوا خزانہ پھوڑیں گے۔ (کوڑیکل بسپا۔ ص 70-69)

پنڈت شری رام اچاریہ اپنی تحریر شائع شدہ ''اکھنڈ جیوتی'' میں لکھتے ہیں ''ایسے ثبوت موجود ہیں کہ یگ (زمانہ) بدلنے کا وقت آ گیا ہے۔ کل یگ (جسے عرفِ عام میں کلجگ کہہ دیا جاتا ہے) اب وداع ہو رہا ہے اور اس کی جگہ ایسا دور آ رہا ہے جسے ست یگ (سچا یا برحق زمانہ) کہا جا سکے۔ منوسمرتی۔ لنگ پران اور بھاگوت میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق، حساب پھیلانے سے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ دور بحران کا دور ہے۔ ان سب اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے وہ وقت ٹھیک ان ہی دنوں میں ہے۔ جس میں یگ بدلنا چاہئے۔ (بحوالہ:۔ اگر اب بھی نہ جاگے تو۔۔۔۔ تالیف مولانا شمس نوید عثمان۔ شائع کردہ روشنی پبلشنگ ہاؤس۔ بازار نصر اللہ

Marfat.com

خان، رام پور۔ یو پی۔ بھارت)

ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں، پنڈت جی کا یہ حساب ٹھیک ہے یا نہیں۔

لیکن اس میں بھی ہرگز کوئی شک نہیں کہ دورِ سعادت کی یہ نوید اور خوشخبری قرآن حکیم کے ارشادات اور حدیث نبویؐ کی تصریحات کے عین مطابق ہے۔ اس پر مزید اضافہ فرما لیجئے کہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی، جو عیسائیوں کے جملہ فرقوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ زمین پر ''آسمانی بادشاہت'' اور ''خدائی عدالت'' کے قیام ہی کے لیے ہوگی۔ گویا ع

متفق گردید رائے بوعلی با رائے من

کے مصداق اسلام کے نظام عدل و قسط یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوتؐ کا عالمی سطح پر قیام اپنوں اور بیگانوں سب کے نزدیک مسلم ہے اور گویا تقدیر مبرم کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہندوؤں کی کتب میں ایک اور بات بھی لکھی گئی ہے۔ اگرچہ اس کا تعلق ایک دوسرے باب سے ہے لیکن یہاں ذکر ہندوؤں کی کتابوں کا ہو رہا ہے لہٰذا مناسب ہوگا کہ اس کا بیان بھی اسی جگہ کر دیا جائے۔

ہندو مذہبی کتب کی رائے یہ ہے کہ سب سے پہلے امت مسلمہ کی قیادت عربوں کو دی گئی۔ عرب حضرت نوحؑ کے بیٹے حضرت سام کی نسل سے تھے۔ عربوں سے یہ قیادت ترکوں کے ہاتھ میں آئی جو حضرت نوحؑ کے دوسرے بیٹے حضرت یافث کی نسل میں سے ہیں۔ اب یہ قیادت جنوبی ایشیا کے ان لوگوں کو منتقل ہونے والی ہے جو حضروت نوحؑ کے تیسرے بیٹے حضرت حام کی نسل میں سے ہیں۔ تاہم اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

جب پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو ہندو پنڈتوں نے کہا تھا کہ یہ ملک ستاروں کی گردش میں ہے۔ اس کی وینس کی دشا اسے ساٹھ برس کے اندر ختم کر دے گی۔ یہ ساٹھ برس تو گزر گئے مگر اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان قائم و دائم ہے۔ ہاں! اسے مسائل کا سامنا ضرور ہے لیکن امید ہے کہ باری تعالیٰ کرم کرے گا اور یہ مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

ان بھارتی جوتشیوں کی صورتحال اب بالکل مختلف ہو چکی ہے۔ ان کی کوئی کتاب اٹھا

Marfat.com

لیں۔کوئی مضمون دیکھ لیں،کوئی بیان پڑھ لیں تو ایسا لگے گا کہ ان پر ایک خوف طاری ہے۔اب وہ دوسری قسم کی پیش گوئیاں کر رہے ہیں کہ پاکستان کے لیے ایک طاقتور دور شروع ہو گیا ہے۔ 2013ء گزر چکا اور اب ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ بھارت کا زوال شروع ہو چکا ہے۔وہ حملہ بھی کرے گا تو اسے منہ کی کھانا پڑے گی۔اس کے لیے جنگ میں فتح حاصل کرنے کا وقت اب نہیں رہا۔۔۔۔اب ان جوتشیوں کی نظریں بقول ان کے اس ''مہارشی'' کی جانب لگی ہوئی ہیں جو ہمالہ کے کسی غار میں چھپا بیٹھا ہے اور جنگ کی صورت میں وہی آ کر انہیں فتح دلا سکتا ہے۔بعض کا کہنا ہے کہ ان کا یہ مہارشی دراصل دجال ہے اور یہ اسی کے خروج کا انتظار کر رہے ہیں۔یہودیوں کی طرح ہندو بھی اس کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔

ویسے تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ آنے والے وقت میں کیا ہو گا لیکن یہ حقیقت ہے کہ بھارت زوال کی جانب گامزن ہے۔عروج کے دن۔۔۔اچھے دن گزر چکے۔۔۔اب تو برے دنوں کی آمد آمد ہے۔۔۔آخر یہ وقت کب تک ٹالہ جا سکتا ہے۔نبی کریمؐ کے فرمان کی تکمیل بھی تو ہونا ہے۔

بھارتی قیادت خصوصاً موجودہ بھارتی حکمران بڑے زعم میں ہیں اور بڑھ چڑھ کر کارروائیاں کرتے پھر رہے ہیں۔ان کا یہ خیال غرور کی حد تک پہنچ چکا ہے کہ بھارت بڑی طاقت بن گیا اور علاقے پر بالادستی اس کا حق ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ یہ غرور اور تکبر انہیں اللہ کی پکڑ کی جانب لے جا رہا ہے۔

○

Marfat.com

غزوہ اور اس کے ثمرات

ہندوستان سے آخری لڑائی غزوہ کیوں ہے۔؟

یہ سوال اکثر کیا جاتا ہے۔

سب سے بڑی بات تو یہی ہے کہ نبی کریمؐ نے اس جہاد کا اعلان کیا لہٰذا یہ نبیؐ کی جنگ ہے خواہ وہ جسمانی طور پر اس میں شریک ہوں یا نہ ہوں۔

بزرگان دین نے دو طرح کے غزوات کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو وہ جنگیں یا مہمیں ہیں جو نبی کریمؐ کی حیات مبارکہ میں ان کے فیصلوں اور ہدایات کے مطابق ہوئیں۔ یہ مہمیں بھی دو طرح کی ہیں۔ ایک وہ جن کی نبی کریمؐ نے بذات خود قیادت فرمائی۔ خواہ اس میں جدال وقتال کی نوبت آئی ہو یا نہ آئی ہو۔ دوسری مہمات وہ ہیں جو نبی کریمؐ کی ہدایات اور ارشادات کی روشنی میں صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی سربراہی میں سر کی گئیں۔ ان میں بھی اگرچہ رسول کریمؐ بنفس نفیس موجود نہیں ہوتے تھے مگر ہدایات ورہنمائی انہی کی ہوتی اور آسمانوں سے آپ کو ان مہموں کی پل پل کی خبریں ملتی تھیں۔ جنگ موتہ یا غزوہ موتہ اس کی ایک مثال ہے۔ نبی کریمؐ مدینہ میں بیٹھے ہوئے صحابہ کرامؓ کو خبریں دیتے رہے تھے جبکہ میدان جنگ قریباً ہزار میل دور تھا۔ پھر ٹڈی دل رومی فوج کے مقابلے میں مٹھی بھر مجاہدین کی فتح کی خبر بھی آپؐ نے اسی وقت سنا دی۔

نبی کریمؐ اگرچہ جسمانی طور پر نہیں مگر روحانی طور پر صحابہ کرامؓ کی سربراہی میں لڑی جانے والی جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔ غالباً یہی معاملہ غزوہ ہند کا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی محفلوں میں اکثر ہندوستان کا ذکر رہتا تھا۔ یہ ذکر یقیناً نبی کریمؐ کے ان فرمودات کی روشنی

Marfat.com

میں ہی ہوگا جو آپ کی زبان مبارک سے ہندوستان کی فتح کے بارے میں ادا ہوئے تھے۔

لیکن اس سے پہلے غزوات کی دوسری قسم کا ذکر ہو جائے۔ بزرگان دین کہتے ہیں کہ یہ غزدات موعودہ ہیں۔ جو اگرچہ رسول کریمؐ کی حیات میں نہیں لڑے جائیں گے مگر آنحضرتؐ نے خود ان جنگوں کی خبر دی اور یہ بھی ارشاد فرمادیا کہ ان میں مجاہدین اسلام کو فتح نصیب ہوگی۔ ظاہر ہے آپؐ مخبر صادقؐ ہیں۔ آپؐ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ اٹل ہے۔ آپ نے جیسا فرمادیا وہ اسی طرح ہو کر رہے گا۔ آپؐ نے فلسطین کی فتحؐ کی بشارت دی۔۔۔ آپؐ نے قسطنطنیہ (استبول) کی فتح کی بشارت دی۔۔۔ آپؐ نے روم کی فتح کی بشارت دی۔۔۔ آپؐ نے ہندوستان کی فتح کی بشارت دی۔۔۔ اس کا واضح مطلب یہ بھی ہے کہ آپؐ ان تمام حالات و واقعات سے بھی باخبر تھے جو ان جنگوں میں پیش آئیں گے۔ آپؐ اگرچہ جسمانی طور پر اس دنیا میں موجود نہیں لیکن انبیاء کرامؑ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں قبور مبارکہ میں رزق پہنچایا جاتا ہے۔ یعنی وہ قبور مبارکہ میں حیات ہوتے ہیں اور اپنے معاملات سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔۔۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی کریمؐ غزوہ ہند سمیت مذکورہ جنگوں سے لاتعلق رہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ جب مجاہدین ہندوؤں کے ساتھ لڑ رہے ہونگے اور ان کا قتال کر رہے ہونگے تو آپ بھی روحانی طور پر ان کے ساتھ ہونگے۔ آپؐ ہی نہیں باری تعالیٰ ملائکہ کو بھی بھیجے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح بدر اور دوسری جنگوں میں بھیجے گئے تھے۔

یہاں اسی حوالے سے سلسلہ اویسیہ نقشبندیہ کے امیر مولانا اکرام اعوان کے ایک خطاب سے مختصر اقتباس دیا جارہا ہے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اصدق الصادقینؐ کا ارشاد غزوہ ہند میں ہے۔ آپؐ نے صدیوں بعد کے ایک جہاد کو غزوہ فرمایا۔ یہ کس لیے غزوہ کہلایا۔۔۔؟ یہ سوال ایک دفعہ لاہور میں علماء کی ایک محفل میں آیا۔ بعض علمائے نے فرمایا کہ اس زمانے میں جنگ کو غزوہ کہنے کا رواج تھا۔ مگر حضورؐ رواجوں کے پیروکار نہیں تھے۔ اللہ کے رسولؐ اور دین کے داعی جو کچھ فرماتے تھے وہ دین ہوتا تھا۔ لہٰذا ارشاد نبوی کو رواج کی پیروی نہیں کہا جا سکتا۔ آپؐ نے جب غزوہ فرمایا تو یہ غزوہ ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ حضورؐ اس میں بنفس نفیس شریک نہیں ہونگے۔

Marfat.com

حضورؐ تو دار فنا سے دار بقا کو تشریف لے جا چکے ہیں۔لیکن نبوت آپؐ کی ہی ہے۔دین آپؐ کا ہی ہے۔اس جہاد میں رسول اللہؐ کی وہ توجہ نصیب ہوگی جو بدر واحد میں یا ان غزوات میں تھی جن میں نبی کریمؐ بنفس نفیس شریک ہوئے۔انشاء اللہ وہی توجہ جہاد ہند میں مجاہدین کو نصیب ہوگی۔اس لیے نبی کریمؐ نے اسے غزوہ ہند قرار دیا ہے۔

اب رہ گئی غزوہ ہند کے ثمرات کی بات

سب سے بڑا اور عظیم ثمر تو یہی ہوگا کہ ایک ایسی سرزمین جو ہزاروں سال سے کفرستان رہی ہے مسلم سرزمین بن جائے گی اس سے پہلے اسلام کا مرکز بنی بھی تو بہت تھوڑی مدت کے لیے اس غزوہ کے بعد یہ خطہ یعنی پورا برصغیر مکمل طور پر اسلام کی آماجگاہ بن جائے گا اور کفرستان یا ہندوازم کا جھنڈا ہمیشہ کے لیے سرنگوں ہو جائے گا۔

اس غزوہ کے شہید اور اس کے غازی بالکل اسی طرح ہونگے جس طرح غزوہ بدر کے شہداء اور غازی تھے۔ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہونگے اور وہ زمین پر چلتے پھرتے جنتی ہونگے۔پھر اس کے شہداء افضل شہداء میں سے ہونگے۔ایک عام شہید کا مقام ومرتبہ اس قدر بلند ہے کہ وہ جنت میں داخل ہونے کے بعد پھر خواہش کریگا اسے دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے اور وہ پھر مرتبہ شہادت حاصل کرے یعنی شہادت کی لذت اور حلاوت پر جنت بھی حاوی نہیں ہو سکے گی۔ایسے میں افضل شہداء کس قدر اعلیٰ وارفع مقام پر ہونگے ہم اس کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔

مجاہدین ہندوستانی حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے تو ان کی خوشی ومسرت کا کیا مقام ہوگا۔یہ وہی جان سکیں گے۔ہم تو سن کر ہی مسرور ہو جاتے ہیں کہ ہندوستانی حکمران گرفتار ہو جائینگے۔لیکن گرفتار کرنے والوں کی خوشی دیدنی ہوگی۔

مجاہدین کو مال غنیمت ملے گا۔ایک حدیث میں ہے کہ اس مال سے فلسطین کی تزئین و آرائش کی جائے گی۔بہر حال!اس کا مصرف کیا ہوگا؟ مولا کریم اس کے بارے میں بہتر جانتا

Marfat.com

ہے۔

باری تعالیٰ مجاہدین کے اس لشکر کو جب تک چاہے گا ہندوستان میں رکھے گا۔ یہ واپس حضرت امام مہدیؓ کے پاس آئے گا اور ان کے حکم پر مشرق و مغرب فتح کرے گا۔ پھر ان کی ملاقات شام میں حضرت عیسیٰؑ سے ہوگی۔ روایات یہ بھی ہیں کہ یہ لشکر دجال سے جنگ کرے گا اور حضرت عیسیٰؑ ہی مجاہدین کو جنت کی بشارت دیں گے۔ دین کے نفاذ کا وعدہ پورا کرنے میں بھی یہی لشکر پیش پیش ہوگا۔

○

Marfat.com

تب وتابِ جاودانہ

گزشتہ باب میں غزوہ ہنداوراس کے ثمرات کا ذکر ہے۔ثمرات میں ہندوستان کی فتح، وہاں غلبہ اسلام کے علاوہ اس غزوہ میں شہید ہونے والوں کو افضل مقام کی نوید سنائی گئی ہے۔ اس باب میں دوایسے واقعات بیان کئے جارہے ہیں جو شہید کے رتبے اور مرتبے کی بہتر طور پر عکاسی کرتے ہیں۔

ایک واقعہ کا شاہد راقم خود بلکہ اس کی قوت شامہ ہے۔دوسراواقعہ شہید کے بھائی کی زبانی سنا گیا۔

پہلا واقعہ یا پہلا تجربہ جوشہداء کے بارے میں ہوا۔اس کا مقام مدینہ منورہ اور جگہ میدان احد ہے۔جہاں غزوہ احد میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ آرام فرمارہے ہیں اور انہی شہداء میں سیدالشہداء بھی ہیں جنہیں اسداللہ اور اسدالرسولؐ یعنی اللہ کا شیر اور رسولؐ کا شیر کہا گیا ہے اور کہنے والے خود نبی کریمؐ ہیں۔سیدالشہداءؓ حضور اکرمؐ کے محبوب چچا سیدنا حمزہؓ کا خطاب ہے۔ جوستر صحابہ کرامؓ کے ساتھ مدینہ کے نواح میں کفار مکہ کے ساتھ ہونے والے معرکہ میں شہید ہوگئے اوران کے جسم مبارک کا مثلہ کیا گیا۔یعنی اس عظیم شہید کے اعضا کاٹ کر جسم سے علیحدہ کردیئے گئے اور ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے آپؓ کا کلیجہ چبانا چاہا مگر وہ ایسا نہ کرپائی۔واضح رہے کہ اس وقت تک ان دونوں میاں بیوی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور لشکر کفار میں شامل تھے۔

یہ 22 اور 23 مارچ 2014ء کی درمیانی شب تھی۔ہم اسی روز مکہ سے مدینہ پہنچے جہاں

Marfat.com

رات کو ہمارے ساتھیوں کے ایک دوست جاوید خان صاحب ہمیں رات کے کھانے پر گھر لے گئے۔ وہ مدینہ منورہ میں کھجوروں کا کاروبار کرتے تھے اور بہت نفیس و وضعدار انسان ہیں دیار نبیؐ میں وہ ایک مکان میں تنہا قیام پذیر تھے چپاتیوں کے سوا سارا کھانا انہوں نے خود بنایا۔ جو بنانے والے کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

کھانے میں نصف شب کا عمل ہو گیا تو واپسی کی ٹھانی۔ ان کا قیام میدان احد سے قریب ہی تھا۔ اس لیے طے پایا کہ شہداء احد کی قبور مبارکہ پر فاتحہ خوانی کر لی جائے۔ لہٰذا ہمارا مختصر سا قافلہ میدان احد پہنچ گیا۔ رات کی وجہ سے قبور مبارکہ کا دیدار تو نہ ہو سکا کیونکہ درمیان میں آہنی جالی اور شیشہ حائل تھا۔ تاہم سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ دعا کے دوران ہی وہ سرور نصیب ہوا جو ہمارے لیے بہت بڑا اعزاز اور سعادت تھی۔

سبحان اللہ! سبحان اللہ!

کیا منظر تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ کیسی ہوا اور فضا تھی جو ہم جیسے گنہگاروں کو مسرور کر رہی تھی۔ اس سے پہلے محض سنا تھا مگر کئی بار میدان احد جانے کے باوجود اس کا تجربہ نہیں ہو سکا شاید ہم دن میں جاتے رہے ہیں اور یہ سرور پرسکون شب کے حصے میں ہے۔

فاتحہ خوانی کے لیے ہاتھ اٹھے ہوئے تھے لیکن قوت شامہ کچھ اور ہی نظارہ کروا رہی تھی۔ وہ کیا سحر انگیز خوشبو تھی جو ہمارے نتھنوں کے ذریعے دماغ تک کو اک عجیب کیفیت سے دوچار کیے جا رہی تھی۔

قبور مبارکہ کی طرف سے آنے والی ہوا اکیلی نہیں تھی۔۔۔۔ یہ شہداء کی قبروں کی خوشبو بھی ساتھ لا رہی تھی۔ مشک جیسی خوشبو نے دل و دماغ کو معطر کر دیا۔ فاتحہ خوانی کے بعد بھی ہم بہت دیر تک وہاں رکے رہے۔ میدان میں مختلف جگہوں پر گئے کہ کسی ایک جگہ کی خوشبو ہمارا وہم نہ ہو۔۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔۔! یہ وہم ہرگز نہیں تھا۔ ہوا شہداء کی قبور سے ہی یہ خوشبو اپنے ساتھ لا رہی تھی۔ کبھی تیز۔۔۔۔ کبھی دھیمی۔۔۔۔ کبھی بہت دھیمی۔۔۔۔ جیسے جیسے ہوا محو سفر تھی، خوشبو بھی اسی طرح اس کے دوش پر موجود تھی۔ وہاں سے ہٹنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا لہٰذا

Marfat.com

کافی دیر تک اس خوش کن ماحول کا حصہ بنے رہے۔

وہاں موجود کچھ لوگوں نے ایک اور امر سے آگاہ کیا بارشوں کے دوران کوہ احد سے آنے والے پانی کے ریلے سے شہداء کی قبروں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہتا تھا لہٰذا ایک چھوٹی سی نہر کھودنے کا منصوبہ بنایا گیا تاکہ پانی قبروں تک نہ جا سکے اور اس نہر کے ذریعے باہر نکل جائے۔

ان لوگوں کے مطابق کھدائی کے دوران کچھ شہداء کے اجسام مبارک ظاہر ہونے لگے اور کھدائی کے آلات سے جسم مبارک کو تھوڑا نقصان بھی پہنچا۔ جس کی وجہ سے چودہ صدیاں قبل شہادت پانے والی ان مبارک ہستیوں کا خون ٹپکنے لگا۔ لہٰذا کھدائی کا منصوبہ وہیں ترک کر دیا گیا۔ یہ اس کا واضح اور ناقابل تردید ثبوت ہے کہ شہید زندہ ہوتا ہے۔

دوسرا واقعہ۔۔۔۔ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو میں شہید کے بھائی کی زبانی سنا۔ محفوظ شہید 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اور انہیں ان کی جرات، بہادری اور ولولے کی بنا پر ملک کا اعلیٰ ترین اعزاز نشان حیدر دیا گیا۔ اس شہید کو ان کے گاؤں کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جو ملتان کے قریب ہے۔

شہید کے بھائی سارا واقعہ بتاتے ہیں۔ وہ خود بھی فوج میں تھے۔ جب ان کے بھائی کے لیے نشان حیدر کا اعلان ہوا تو ظاہر ہے کہ ان کا سر بلند ہو گیا ہو گا اور وہ اپنے ساتھیوں کو بڑے فخر کے ساتھ بتا رہے ہونگے۔ اسی دوران انہیں یونٹ کے کرنل صاحب نے بلایا اور آگاہ کیا کہ چیف آف آرمی سٹاف ان کے گاؤں جا رہے ہیں تاکہ شہید کی قبر پر فاتحہ خوانی کر سکیں۔ کرنل صاحب کے مشورہ پر وہ چھٹی لیکر گاؤں روانہ ہو گئے۔ وہ تیسرے دن گھر پہنچے تو چیف آف آرمی سٹاف جنرل ٹکا خان اور جنرل آفیسر کمانڈنگ فاتحہ خوانی کر کے جا چکے تھے۔ واضح رہے کہ جنرل ٹکا خان فوج کے پہلے چیف آف سٹاف تھے۔ ان سے پہلے کمانڈر انچیف کا عہدہ تھا اور آخری شخصیت لیفٹیننٹ جنرل گل حسن تھے جو اس عہدے پر فائز رہے۔

شہید کے بھائی کی وہاں موجودگی میں ہی 15 پنجاب کے کمانڈنگ افسر آئے۔ انہوں

Marfat.com

نے قبر پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور کہا کہ سلامی وغیرہ دینے کے لیے جگہ بہت کم ہے کیونکہ قبر دوسری قبروں کے درمیان تھی۔ لہٰذا مناسب ہوگا کہ ان کی میت کھلی جگہ پر دفن کر دی جائے تا کہ مقبرہ بھی بن سکے۔

اس وقت تک محمد محفوظ کی شہادت کو چھ ماہ گزر چکے تھے اور موسم بھی گرم تھا۔ انکے بھائی کہتے ہیں ہمارے پاس جگہ کی کمی نہیں تھی مگر لوگوں نے بہت ڈرایا کہ اس گرم موسم میں قبر کشائی نہ کی جائے۔ تاہم قبر کی منتقلی کا فیصلہ ہو گیا۔ وہ 30 جون (1972) ءاور جمعہ کا دن تھا جب قبر کو کھولا گیا۔ جونہی مٹی ہٹائی گئی تو عین قبر کے اوپر بادل کا ایک ٹکڑا آ گیا اور ہلکی ہلکی بوندیں گرنے لگیں جبکہ قبر کے ارد گرد سخت دھوپ تھی۔ قبر سے مٹی ہٹنا شروع ہوئی تو بڑی خوشبو آنے لگی۔ یہ ایسی خوشبو تھی۔ جو نہ پہلے دیکھی تھی اور نہ آئندہ دیکھنے کو ملی۔ قبرستان سے باہر کھڑے لوگ آہستہ آہستہ قریب آنے لگے اور ان سب نے خوشبو محسوس کی۔۔۔۔

وہ کیا منظر ہوگا کہ شہید کی قبر سے خوشبو ہی خوشبو آ رہی ہے۔ یقیناً وہاں موجود لوگوں کی زبانوں پر سبحان اللہ کا ورد ہوگا۔ شہید کی اس شان پر ان کے چہرے بھی فخر سے سرخ ہو رہے ہونگے کیونکہ یہ وہ شہید تھا جو انہی کے درمیان پلا بڑھا، جوان ہوا اور فوج میں چلا گیا۔ یہ انہی کے گاؤں کی مٹی کا خمیر تھا جو اب چہار سو خوشبو بن کر پھیلا ہوا تھا۔

راوی کا کہنا ہے کہ صندوق (تابوت) قبر سے باہر نکالا گیا۔ میں نے باہر نکالنے کے لیے اس کے نیچے ہاتھ دے رکھا تھا۔ جب ہاتھ باہر نکالا تو وہ خون سے تر تھا اور خون بھی بالکل تازہ پھر میت کو چارپائی پر ڈال دیا گیا۔ تو چارپائی کے نیچے بھی خون گرنے لگا۔ میں نے پلیٹ منگوائی اور اس جگہ رکھ دی جہاں خون گر رہا تھا۔ پلیٹ میں دس بارہ قطرے خون ہو گیا۔ اس بھائی نے خون کو اب تک سنبھال کر رکھا ہوگا۔ کیونکہ یہ اس کے شہید بھائی کا خون تھا۔۔۔ اس کا اپنا خون تھا۔۔۔ ایک جنتی کا خون تھا۔

بھائی نے حاجی صاحب (غالباً گاؤں کے امام مسجد) سے چہرہ دیکھنے کی اجازت طلب کی اور صندوق کھولا گیا تو چہرہ بالکل تر و تازہ تھا۔ انہیں چھ ماہ قبل دفن کیا گیا تو چہرے کے بال

Marfat.com

صاف تھے یعنی شہید کی شیو کی ہوئی تھی مگراب داڑھی بڑھ گئی تھی۔ داڑھی کے بال قریباً اڑھائی، تین انچ لمبے تھے۔ اگر کوئی زندہ شخص داڑھی بڑھائے تو اس عرصہ میں اس کے بال بھی اس سے زیادہ نہیں بڑھ پائیں گے۔

یہی نہیں۔۔۔۔میت پر رکھے گئے پھول ابھی تک تازہ تھے جبکہ انہیں چھ ماہ قبل قبر کے اندر میت پر ڈالا گیا تھا۔ یقیناً شہید زندہ ہوتا ہے۔ اگر زندہ نہ ہوتو یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے۔

بوڑھی ماں گھر بیٹھی یہ سب کچھ دیکھ تو نہیں رہی تھی مگر اس کا دل یقیناً اس کو سرگوشیوں میں بتا رہا ہوگا۔ پھر جب بیٹے نے واپس آکر ماں کو ساری داستان سنائی ہوگی تو اس کے جذبوں کا کیا عالم ہوگا۔۔۔! جس چارپائی پر بیٹے کی میت رکھی گئی تھی، ماں نے وہ منگوالی اور جب تک زندہ رہیں بیٹے کے پاک اور مقدس خون سے رنگین ہونے والی اس چارپائی پر کسی کو سونے نہیں دیا۔ شہید کی اس عظیم ماں کو کینسر کا عارضہ اس دنیا سے لے گیا۔ لیکن کہاں۔۔۔؟

اس جگہ جسے جنت کا نام دیا گیا ہے۔۔۔ باری تعالیٰ کیسے گوارا کرے گا کہ شہید کی ماں جنت میں اپنے بیٹے کے بوسے نہ لے۔

کچھ بزرگوں کا کہنا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ جتنی بھی جنگیں ہوئیں یا ہونگی، ان کا شمار غزوہ ہند میں ہوگا۔ اگر یہ بات ہے تو پھر ہر اس جنگ کے شہداء افضل ہونگے جو کفار ہند کے ساتھ لڑی گئی۔ کیونکہ غزوہ ہند کے شہداء کو افضل مقام باری تعالیٰ نے عطا کیا ہے اور اس کی نوید دینے والے محبوب خدا ہیں۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں پاک و ہند جنگوں میں جان جان آفرین کے حوالے کرنے والے افضل شہداء ہیں۔

مبارک ہو۔۔۔!

پاکستان کو کہ اس کے ہزاروں سپوتوں نے جنگوں میں جام شہادت نوش کیا ہے۔

پاک فوج کو کہ اس کے جوانوں نے شہادت کا درجہ حاصل کر کے یہ بلند مرتبہ پایا۔

شہداء کے اہل خانہ کو کہ ان کے جگر گوشوں کو یہ نصیب عطا ہوا۔

اور ہم سب کو کہ یہ ہمارے ہی بھائی، بیٹے یا بزرگ ہیں۔

Marfat.com

یہ دونوں واقعات سنانے کا مقصد تھا۔۔۔۔کہ یہ ہے شہید کا مقام اس لیے تو کہا گیا ہے کہ ع

صلۂ شہید کیا ہے تب وتاب جاودانہ

ان شہداء کی روحیں پکار رہی ہیں۔۔۔۔

کہ اے وطن۔۔۔۔اے اہل وطن۔۔۔۔اے وطن کی مٹی

گواہ رہنا۔۔۔۔! ہم اپنا آج تمہارے کل کی خاطر قربان کیے جارہے ہیں۔

اب ایک اور خوشبو کا ذکر کرتے ہیں اس خوشبو کے کیا کہنے۔ کسی نے آج تک ایسی خوشبو نہیں سونگھی ہوگی۔ جن بزرگوں نے اسے سونگھا ہے۔۔۔۔جن کے دل ودماغ اس خوشبو سے معطر ہوئے ہیں یہ ان کی خوش بختی ہے۔

اس کے لیے آپ کو ساڑھے پانچ سو برس پیچھے لیے چلتے ہیں۔

یہ 878 سن ہجری ہے۔ شخصیت علامہ سمہودی اور مقام ہے مسجدِ نبویؐ بلکہ مسجد میں بھی خاص روضہ اطہرؐ۔

علامہ سمہودی ان آخری بزرگوں میں سے ہیں جن کو خاص طور پر نبی کریمؐ اور شیخینؓ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی قبور مبارکہ کا دیدار حاصل ہوا۔

روضہ اطہر کی زیارت کے بعد علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں حجرہ شریفہ کی عقبی جانب سے داخل ہوا اور مجھے وہاں ایسی خوشبو محسوس ہوئی جو میں نے ساری عمر محسوس نہیں کی تھی۔ اصل میں 878ھ میں حجرہ شریفہ کی دیواروں کی تجدید کی گئی تھی تو جن بزرگوں کو زیارت کا شرف حاصل ہوا ان میں علامہ سمہودی بھی تھے۔ اس دل موہ لینے والی خوشبو کا منبع اور مرکز روضہ مبارکؐ ہی تھا۔ یعنی یہ خوشبو قبور مبارکہ سے اٹھ رہی تھی۔ جن میں نبی کریمؐ اور ان کے دونوں دوست آرام فرما رہے ہیں۔

ان قبور مبارک میں یہ پیاری سی خوشبو کہاں سے آرہی تھی۔؟

ہماری رائے میں یہ قبور مبارکہ جنت کا حصہ ہیں۔ خود نبی کریمؐ کا فرمان ہے کہ میرے

Marfat.com

حجرے سے میرے منبر تک کی زمین جنت کا ٹکڑا ہے۔ مسجد نبویؐ میں یہی وہ مقام ہے جسے ریاضی الجنہ کہا جاتا ہے۔۔۔۔ لہٰذا یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس خوشبو کا اصل مرکز جنت ہے۔ یعنی یہ جنت کی خوشبو ہے۔ جن جن بزرگوں نے اس خوشبو کو سونگھا انہوں نے یقیناً جنت کی خوشبو کا نظارہ کیا ہے۔ ہم گہنگاروں نے بھی سید الشہداء سمیت شہداء احد کی قبور مبارکہ سے اٹھنے والی جس خوشبو کو محسوس کیا وہ بھی جنت کی خوشبو ہوگی۔

ان تمام لوگوں کے لیے یہ بہت بڑی سعادت اور اللہ تعالیٰ کے خاص کرم سے بہت بڑا اعزاز ہے جنہوں نے ان پاک اور مبارک ومقدس ہستیوں کے مزاروں پر اپنے دل ودماغ کو خوشبو سے معطر کیا۔ باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ حشر کے روز جنت کی خوشبو ہمارے مقدر میں بھی کر دے۔

یہاں ایک اور ذکر کر دیں کہ 878ھ میں روضہ مبارک کے دیدار سے بہرہ ور ہونے والی یہ آخری ہستیاں تھیں۔ اس کے بعد روئے زمین پر کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں ہو سکی۔ ان میں عرب کے حکمران اور دیگر اہم شخصیات بھی شامل ہیں۔ اس قسم کا دعویٰ کرنے والا کذاب کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ روضہ اطہرؐ کے حوالے سے بعض لوگ تصاویر بھی لیے پھرتے ہیں جو سو فیصد جعلی ہیں۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ نبی کریمؐ کے حوالے سے کذب بیانی کا انجام کیا ہوگا۔ نادانستگی میں ایسا کرنے والے فی الفور اللہ کے حضور توبہ واستغفار کریں۔ وہ معاف کرنے اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔

○

Marfat.com

سندھ کی خرابی ہند سے، ہند کی چین سے

یہ کوئی عام کہاوت نہیں۔

یہ نبی کریم کا فرمان ہے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ سندھ کی خرابی ہند سے اور ہند کی خرابی چین سے ہے۔

کیسی حقیقت بیان کی ہے اللہ کے نبیؐ نے۔۔۔ چودہ صدیوں سے زیادہ عرصہ گزر چکا مگر یہ بات آج بھی سچ ہے۔ یہی حقیقت ہے جس کا اظہار نبی کریمؐ نے کر دیا۔ اس سے صاف عیاں اور ظاہر ہے کہ رسول کریمؐ اپنے دور اور بعد میں آنے والے ادوار میں علاقائی صورتحال اور بین الاقوامی حالات سے کس قدر باخبر تھے۔ آج کوئی بڑے سے بڑا دانشور اور عالمی امور کا ماہر چند سال آگے سے زیادہ کی بات نہیں کر سکتا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ نے شاید یہ بات آج ہی کے لیے کی ہے۔

آپؐ کے دور میں سندھ کا مسئلہ تو ضرور تھا مگر یہ نہیں تھا کہ ہندوستان چین کی وجہ سے ذلیل و خوار ہوگا۔۔۔ جو یقیناً اب ہو رہا ہے امریکہ اور روس کی تمام تر کوششوں کے باوجود ہو رہا ہے۔۔۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا۔

امام قرطبی نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت کیا ہے۔ الفرج جوزی نے اسے اپنی کتاب ''روضہ المشتاق والطریق الی الملک الخلاق'' میں دیا ہے۔ امام ابن کثیرؒ کے علاوہ امام عمرودانی نے بھی اسے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان حقیقت ہے کہ بھارت سندھ میں چھیڑ چھاڑ کرتا رہے گا۔ جو بھی اس

Marfat.com

کا حصہ ہوتا تھا مگر بعد میں ہندوسندھ کی بجائے یہ مسلم سندھ بن گیا اور آج بھی اس وادی کا بڑا علاقہ پاکستان میں شامل ہے۔ لیکن ہندو شاید محمد بن قاسم کی فوج کشی سے ہی اسے تسلیم نہیں کر رہا۔ اس جہاد میں اس وقت کا راجہ داہر مارا گیا تھا۔ تب سے سندھ کو باب اسلام بھی کہا جا رہا ہے کیونکہ یہیں سے اسلام نے پورے برصغیر کا احاطہ کیا۔

کچھ بزرگوں کا خیال ہے کہ غزوہ ہند سے پہلے غزوہ سندھ ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پہلے سندھ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ ویسے بھی ایک حدیث میں غزوہ سندھ و ہند کے الفاظ ہیں اور ایک جگہ سندھ کے حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑنے کی بات کی گئی ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے بعثت نبویؐ کے وقت، سندھ، ہند اور چین کے بارے میں مختصر جائزہ لے لیں کہ ان خطوں کی تہذیب و ثقافت، معاشرت اور حکمرانی کی کیا صورتحال تھی۔

سندھ

سب جانتے ہیں کہ سندھ قدیم ترین تہذیب کا گہوارہ رہا ہے وادی سندھ کوئی چند سو سال کی بات نہیں۔ یہ ہزاروں برس سے قائم و دائم ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس وادی نے لاتعداد دور دیکھے۔ ابتدا ہی سے یہاں ہندوؤں کا غلبہ رہا جبکہ خود ہندومت بھی پانچ ہزار سال قبل مسیح سے چلا آ رہا ہے۔ نبی کریمؐ کی بعثت ہوئی تو یہ کوئی متحدہ ریاست یا مملکت نہیں تھی بلکہ بہت سے راجوڑوں یا حکومتوں میں بٹی ہوئی تھی۔ موہنجوداڑو کے کھنڈرات اس خطے کی ثقافت اور معاشرت کے گواہ ہیں۔ یہ لفظ بگڑ کر موہنجوداڑو بن گیا ہے جبکہ اصل لفظ ''موئن جو دڑو'' ہے۔ جسے سندھی میں مرے ہوؤں یا ''مردوں کا ڈیرہ'' کہتے ہیں۔ ظاہر ہے یہ اس تہذیب اور اس شہر کا اصل نام نہیں بلکہ کھنڈرات کی دریافت کے بعد اسے یہ نام دیا گیا ہے۔ صرف یہی نہیں اس خطے میں جگہ جگہ ماضی کی تہذیبوں کے نشانات موجود ہیں۔

Marfat.com

ہند

عام تصور کے برعکس بعثت نبویؐ کے وقت ہی نہیں بلکہ قبل از مسیح بھی یہ ایک اہم خطہ رہا ہے۔ آریاؤں کی آمد کے بعد یہاں تہذیب و ثقافت کے جنم لینے کی تھیوری بھی درست نہیں۔ وادی سندھ، وادی سون، ٹیکسلا، ہڑپہ اور دیگر تہذیبوں کا جائزہ لیں تو انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد سے ہزاروں برس قبل بھی یہ ترقی یافتہ علاقے تھے۔ فرعونوں کے دور میں اگر مصر نے جدیدیت کا سفر شروع کیا تو اسی دور میں ہندوستان بھی اس سفر پر گامزن تھا۔ برطانیہ کے یہاں آنے کی وجہ ہی یہی تھی ورنہ یورپی معیشت تباہ ہو جاتی۔

دیوی، دیوتاؤں کی پوجا کے ساتھ ہندو معاشرت کی جنم بھومی یہی علاقہ ہے۔ موریا، اشوکا اور گپتا خاندانوں سمیت یہاں قبل مسیح کئی سلطنتیں بنتی اور بگڑتی رہیں۔ آریا جب آئے تو وہ توحید پرست تھے مگر وقت نے انہیں اپنے رنگ میں رنگ لیا۔ ہندوستانی باشندے ابتداء میں ہر اس چیز کو خدا مان لیتے جس سے وہ متاثر ہو جاتے۔ بعد میں بت اور بت خانے بن گئے۔ حتیٰ کہ دیویوں، دیوتاؤں کی تعداد معلوم کرنا مشکل ہو گیا۔ ان کی سب سے بڑی کتاب وید کا مطلب عقل و دانش ہے۔ حضورؐ اس دنیا میں تشریف لائے تو ہندوستان دہر کی سرزمین تھی۔ رام سے منسوب ہندومت۔ مہاویر کا جین مت اور گوتم کا بدھ مت اس کے مذاہب میں سے تھے۔ اس دور میں خطے میں توحید پرستوں کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ جب عرب میں اسلام کا سورج طلوع ہوا تو یہ خطہ کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ تاہم اس کے عرب سے تجارتی تعلقات قائم تھے خوشبویات، مصالحہ جات اور کپڑا وغیرہ ہند سے ہی منگوایا جاتا تھا۔

چین

دنیا میں اسلام کا نور پھیلا تو چین کی سلطنت اس وقت بھی آبادی رقبہ، صنعت و حرفت، علوم و فنون اور تہذیب و ثقافت کے حوالے سے بڑی سلطنت تھی۔ بیس صدیوں سے زیادہ عرصہ گزر گیا، ڈیڑھ ہزار میل طویل دیوار چین آج بھی عظمت کا نشان ہے۔ یہ چینیوں کی فنی

Marfat.com

مہارت اور ترقی کی روشن دلیل ہے۔ چینیوں نے 19 صدیاں قبل زلزلہ پیما آلہ بنایا اور پرامن مقاصد کے لیے بارود تیار کیا۔ سورج پر موجود داغوں کا سراغ لگایا۔ لوہا پگھلایا، کوئلے کو ایندھن کے طور پر استعمال کیا اور کاغذ کی صنعت شروع کی۔

چینی بادشاہوں کے لیے اہرام تو نہیں مگر قیمتی ساز و سامان کے ساتھ بڑے بڑے مقبرے بنائے گئے۔ بعد میں عام آدمی بھی ایسا ہی کرنے لگے۔ بدھ مت آیا تو وہ یہاں چھا گیا جبکہ اس سے پہلے دیوتاؤں کا راج تھا۔ یہی آنحضرتؐ کی بعثت کا دور تھا۔ بادشاہوں کے کئی سلسلے آئے اور چلے گئے مگر چینیوں کی روایات تبدیل نہ ہوئیں جو اخلاق، محبت اور مروت پر مبنی تھیں، فلسفی کنفیوشس 551 قبل مسیح پیدا ہوا۔ ساری عمر اپنے نظریات کا پرچار کرتا رہا مگر ناکامی کا داغ لیکر اگلے جہاں سدھار گیا۔ اس کی موت کے بعد اہل چین نے اس کے فلسفہ حیات کو اپنا لیا جو ایک صدی قبل تک برقرار رہا کہ انسان ریاست کی نہیں بلکہ ریاست انسان کی خدمت کے لیے ہے۔ چینی عموماً ایک نہیں بلکہ دو مذاہب کے پیروکار ہوتے ہیں اور یہ مثال دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔

اب آپ خود اندازہ لگا لیں۔ نبی کریمؐ کبھی سندھ نہیں گئے۔ کبھی ہند نہیں گئے، کبھی چین نہیں گئے بلکہ خطہ عرب سے باہر کہیں نہیں گئے۔ وہاں بھی زیادہ سے زیادہ شام کا تجارتی سفر ہی کیا یا غزوات کے لیے تشریف لے گئے۔ مگر آپ کو پوری دنیا کے حالات کی خبر ہوتی تھی۔ باہر سے کوئی ملاقاتی یا وفد آتا تو آنحضرتؐ ان کے خطے کے حالات کے بارے میں اس طرح سوالات کرتے گویا آپؐ نے وہ سب کچھ دیکھا ہوا ہے۔ یہی نہیں آپؐ وہاں کے سرکردہ لوگوں کا حال احوال اور سیاسی معاملات بھی دریافت کرتے۔ ایسے میں آپؐ نے سندھ، ہند اور چین کے بارے میں خبر دی ہے تو یہ حیرت کی بات نہیں کیونکہ آپؐ تو تھے ہی سچی خبریں دینے والے۔

آپ کو علم تھا اور آج بھی یہی ہو رہا کہ اس وقت کا ہندوستان اور آج کا بھارت سندھ میں مسلسل افراتفری پیدا کر رہا ہے۔ قتل و غارت اور فسادات میں عموماً اس کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس کی

Marfat.com

پوری کوشش ہے کہ پورا پاکستان خصوصاً یہ خطہ عدم استحکام کا شکار رہے تاکہ وہ اپنے خوابوں کو تعبیر دے سکے۔ سندھ میں چونکہ بڑی تعداد میں ہندو آباد ہیں اور وہاں ان کی آبادی پاکستان میں عیسائیوں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے لہٰذا بھارت کی کوششوں کے ضمن میں ان کے کردار کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ہندوسندھ کو دائرہ اسلام میں لانے کی سعی تو آپ کی ہجرت مدینہ کے بعد ہی شروع ہوگئی تھی تاہم اس پر عملدرآمد نبی کریمؐ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد شروع ہوا۔ اس حوالے سے متعدد کوششیں ہوئیں۔ جن میں کامیابی اور ناکامی دونوں شامل ہیں۔

سلطان محمود غزنوی کے کردار کو کسی طرح سے فراموش نہیں کیا جا سکتا جنہوں نے چوتھی صدی ہجری میں ہندوستان پر حملوں کو مقصد حیات بنا لیا تھا۔ بہت سے دوسرے مسلمان حکمرانوں نے بھی کارنامے انجام دیئے۔ کچھ بزرگوں نے ہندوستان پر مسلمانوں کی طرف سے ہر حملے کو غزوہ ہند کا حصہ قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ حملے نبی کریمؐ کی بشارت میں شامل ہیں جن کی تکمیل انشاللہ امام مہدی کے دور میں ہوگی۔

سندھ پر حملوں اور بالآخر اس کی تسخیر کا کارنامہ حجاج بن یوسف کے سترہ سالہ بھانجے محمد بن قاسم نے انجام دیا جو حجاج کے داماد بھی تھے۔ یہ حجاج بن یوسف وہی ہیں جنہوں نے بیت اللہ شریف میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا جو اس وقت مکہ معظمہ کے حاکم تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نواسے اور حضرت زبیر بن العوامؓ کے صاحبزادے تھے۔ رسول کریمؐ نے حضرت زبیرؓ کو اپنا حواری قرار دیا تھا۔ حضرت عبداللہؓ کا ایک اور اعزاز بھی تھا کہ وہ مدینہ طیبہ میں مہاجرین کے ہاں پیدا ہونے والے سب سے پہلے مسلمان بچے تھے اور انہوں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نگرانی میں پرورش پائی۔

سندھ میں راجہ داہر کے دور میں قیدی بنائی گئی مسلم خواتین کی پکار حجاج بن یوسف کے پاس پہنچی تو انہوں نے 86 ہجری میں محمد ہارون کو بھیجا۔ جنہوں نے مکران فتح کر لیا مگر اصل مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ پھر عمادالدین محمد بن قاسم کو سپہ سالار بنا کر بھیجا گیا۔ اس

Marfat.com

نو جوان نے اللہ کی مدد سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ راجہ داہر کو صرف شکست ہی نہیں دی، جہنم واصل بھی کر دیا۔ بعد میں خلیفہ نے محمد بن قاسم کے ساتھ کیا سلوک کیا۔۔۔؟ اس پر تاریخ اسلام شرمسار ہے۔ لیکن یہ سارا معاملہ تفصیل کا تقاضا کرتا ہے لہٰذا اس کے لیے آگے علیحدہ باب دیا جارہا ہے کہ سندھ باب اسلام کیسے بنا۔۔۔؟

چین کی طرف آ جائیں۔ وہ بھارت کے لیے مسلسل دردسر بنا ہوا ہے۔ خصوصاً پاکستان کے ساتھ اس کی دوستی اور بھائی چارہ اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ مگر وہ اور اس کے حواری اس دوستی کو ختم کرانے کی کوشش میں ناکام رہے ہیں۔ امریکہ اور روس پورا زور لگا چکے تاہم وہ چین کی انتہائی تیز رفتار ترقی کو نہیں روک سکے۔ اب تو صورتحال یہ ہے کہ خود امریکہ کی تمام تر معیشت کا دارومدار چین کے قرضوں پر ہے۔ درحقیقت امریکی حکومت چلا ہی چینی سرمایہ رہا ہے اور اس وقت چینی معیشت امریکہ سے بھی آگے جا چکی ہے۔

ہندوستان اور چین طویل عرصہ سے متحارب قوتیں ہیں۔ ایک گرم جنگ کے علاوہ وہ مسلسل سرد جنگ اور تناؤ کا شکار ہیں۔ مخبر صادقؐ کا فرمان تو اٹل حقیقت ہے۔ اگر ہم بعد میں نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشگوئیوں کو دیکھیں تو آخری معرکہ یعنی غزوہ ہند میں چین بھی متحدہ اسلامی فوج کے ساتھ ہوگا اور بھارت کی شکست میں کردار ادا کریگا۔

چین کی طرف سے بھارت میں سرمایہ کاری کا اعلان تو کیا گیا ہے لیکن ان کے بنیادی تنازعات اپنی جگہ موجود ہیں۔ پاکستان نے ایوب خان کے دور میں سرحدی معاہدے کے بعد چین کو کشمیر کا وسیع علاقہ دے دیا تھا جو مسلسل بھارت کی آنکھ کا کانٹا بنا ہوا ہے۔ اسی طرح تبت اور دیگر مسائل بھی ہیں بھارت نے تبت کے بدھ مذہبی پیشوا دلائی لامہ کو پناہ دے رکھی ہے جو چین کو کسی طرح سے بھی پسند نہیں۔ یہ معاملہ اکثر منظر عام پر آتا رہتا ہے۔ لہٰذا عالمی ڈپلومیسی اپنی جگہ۔۔۔ مگر سیاسی پنڈت اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ بھارت اور چین کے تعلقات دوستی میں تبدیل نہیں ہو سکتے بلکہ یہ تناؤ اور کھچاؤ کا شکار ہی رہیں گے۔

○

Marfat.com

سندھ باب اسلام کیسے بنا؟

گزشتہ باب میں ذکر آچکا ہے کہ سندھ کی تسخیر کی کوششیں خلفائے راشدین کے دور میں ہی شروع ہوگئی تھیں۔ سب سے پہلی کوشش خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطابؓ کی زندگی کے آخری ایام میں کی گئی اور ان کوششوں کو پہلی صدی ہجری کے آخری برسوں میں ایک سترہ سالہ نوجوان عمادالدین المعروف محمد بن قاسم نے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کیا لیکن اپنوں ہی کے ہاتھوں اس نوجوان کا کیا انجام ہوا۔؟ خلیفہ الملک نے محمد بن قاسم کے ساتھ کیا کیا اور کتنی دردناک موت دی۔۔۔۔! اس کا ذکر واقعات کی ترتیب کے اعتبار سے اس کی اپنی جگہ پر آئے گا۔

ہند اور سندھ میں اسلامی لشکر کا پہلا معرکہ ہجرت نبویؐ کے پندرہویں سال میں ہوا۔ اس وقت سندھ پر چچ بن سلائج حکمران تھا۔ حضرت عمرؓ نے عثمان بن ابو العاص ثقفی کو لشکر کے ساتھ بھیجا وہ عمان روانہ ہوئے تو مغیرہ بن ابو العاص کی سرداری میں دریائی راستے سے ایک دوسرا لشکر بھیجا گیا۔ دیبل کے قلعہ کے باہر جنگ ہوئی جس میں مغیرہ شہید ہو گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی رپورٹ پر حضرت عمرؓ نے جنگ سے منع فرما دیا۔ انہی دنوں خلیفہ ثانیؓ شہادت فرما گئے تو حضرت عثمانؓ خلیفہ بنے۔ آپؓ نے بھی فوج بھیجنا چاہی لیکن وہاں کے لوگوں اور شہروں کے حالات معلوم کر کے ارادہ ملتوی کر دیا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد 38 ہجری میں حضرت علیؓ خلیفہ بنے۔ آپؓ نے ساغر بن ذعر کی قیادت میں ہندوستان کی سرحد پر لشکر بھیجا جس نے کافی فتوحات حاصل کیں۔ کیکانان شہر میں بھی جنگ ہوئی۔ وہاں کے کفار نے پہاڑی درہ کے قریب لشکر کا راستہ روک لیا

Marfat.com

مگر نعرہ تکبیر کی گونج سے ڈر گئے اور اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔

اسی دوران حضرت علیؓ کو بھی شہید کر دیا گیا لہٰذا یہ لشکر واپس آ گیا۔

معاویہ بن ابوسفیانؓ کی خلافت کا زمانہ آیا تو آپؓ نے عبداللہ بن سوار کو سندھ بھیجا۔ ان کے ساتھ چار ہزار کا لشکر تھا۔ لشکر کو بھیجتے وقت کیکانان کا خاص ذکر کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمر بن عبداللہ بن عمر کو ارمابیل اور عبداللہ بن عامر کو بصرہ روانہ کیا۔ کیکانان میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی جس پر وہاں کے لوگوں نے چھاپہ مار جنگ شروع کر دی۔ اس جنگ میں عبداللہ بن سوار شہید ہو گئے۔ مسلمانوں کو شکست ہوئی اور بہت زیادہ شہادتیں ہوئیں۔ بعد میں یہ لشکر مکران لوٹ آیا۔

ابن سوار کی شہادت کے بعد سنان بن سلمہ کو لشکر کا سردار مقرر کیا گیا مگر خلیفہ نے دو سال بعد اسے معزول کر کے راشد بن عمرو کو ہندوستان کی سرحد کا گورنر بنا دیا۔ راشد نے وہاں پہنچتے ہی سنان کو ساتھ ملا لیا۔ ان کا لشکر کیکانان سے خراج وصول کر کے کوہ منذر اور بھرج کے قریب جا نکلا۔ یہ پہاڑی علاقہ ہے یہاں صبح سے دوپہر تک جنگ ہوئی اور آخر کار راشد شہید ہو گئے۔ لہٰذا سرداری پھر سنان کو مل گئی۔ یہاں یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ سنان کی پیدائش نبی کریمؐ کی حیات میں ہی ہوئی تھی اور انہیں سنان کا نام بھی نبی کریمؐ نے ہی دیا تھا۔ سنان اس معرکہ میں جہاں جہاں گئے اپنے اخلاق و کردار سے لوگوں پر اچھا اثر ڈالا مگر بدھیہ میں انہیں دھوکے سے شہید کر دیا گیا۔

اگلا سردار منذر بن جارود بن بشر تھا جو 61 ہجری میں لشکر لیکر روانہ ہوا مگر دریائے پورالی کے قریب بیماری نے آن لیا اور وہیں اپنے آخری سفر پر روانہ ہو گیا۔

اب عبدالملک بن مروان کی خلافت کی ابتدا ہوتی ہے۔ عبدالملک نے عراق سندھ اور ہند کی گورنری پر حجاج بن یوسف کو مامور کیا۔ حجاج نے سعید بن اسلم کلابی کو مکران بھیجا۔ جہاں سے مالیہ وغیرہ وصول کیا گیا سعید مرج کے مقام پر پہنچے کہ علافیوں نے انہیں قتل کر دیا اور حکمرانی خود سنبھال لی۔

Marfat.com

جنگ یقیناً ہونے والی ہے۔ اپنی ٹانگیں زیادہ نہ پسارو، جہاد کی تیاری کرو۔ جس کے لیے اطاعت شرط ہے۔ احکام شریعت کی بجا آوری شرط ہے۔ نبیؐ کی پیروی شرط ہے۔ بڑا آسان نسخہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھا کرو۔

اتنی خطرناک جنگ ہوگی کہ لوگ صدیوں تک جنگ کا نام بھول جائیں گے۔ شہیدوں کے خون کے صدقے زمین پر وہ امن آئے گا کہ لوگ یاد کرینگے انسانی معاشرہ کیا ہوتا ہے۔ لیکن اس امن کو لانے کے لیے ہمیں قربانیاں دینا ہوں گی۔ یہ لمحہ قیامت کا ہے یہ انقلاب کی گھڑی ہے انقلاب کا پہیہ گردش کرتا ہے تو لاکھوں نہیں کروڑوں کچلے جاتے ہیں لاکھوں نہیں کروڑوں بلندیوں پر پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کچلے جانے سے محفوظ فرمائے اور سعادتوں کی بلندیوں پر فروزاں کردے۔ ہماری قربانیوں سے ہی آئندہ نسلیں اس پر فضا چمن میں اللہ کی رحمتوں کے سائے میں سکون سے رہ سکیں گی۔ لیکن اس کے لیے ہمیں اپنا خون نچھاور کرنا ہوگا۔ اپنی ہڈیوں کے ڈھانچے پر سے لوہے کے ٹینکوں کو گزارنا ہوگا اور اپنے سینے توپوں اور ہوائی بموں سے چھلنی کرانا ہونگے۔ اللہ ہمیں یہ جرات نصیب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم قربانی دیں گے۔

○

Marfat.com

غلبۂ اسلام کی تحریک پاکستان سے اٹھے گی

ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کے نام سے کون واقف نہیں ۔آپ بہت بڑے مبلغ اسلام اور نظام خلافت کے داعی تھے ۔ذیل میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کا ایک تجزیہ اختصار کے ساتھ دیا جارہا ہے جو غلبہ اسلام میں پاکستان کے کردار کے حوالے سے ہے ۔ڈاکٹر صاحب کا یہ تجزیہ 20 جولائی 1993ء کو نوائے وقت میں شائع ہوا ۔اپنے تجزیہ میں انہوں نے دلائل دیئے ہیں کہ غلبہ اسلام کی یہ تحریک پاکستان اور افغانستان سے شروع ہوگی اور پھر پوری دنیا میں پھیل جائے گی ۔ڈاکٹر صاحب مرحوم لکھتے ہیں ۔

قیام قیامت اور بعث بعد الموت کے ساتھ ساتھ مجھے اس کا بھی یقین حاصل ہے کہ قیامت سے قبل پورے کرہ ارضی پر اللہ کے دین حق کا غلبہ اور خلافت علیٰ منہاج النبوت کے نظام کا قیام لازماً واقع ہو کر رہے گا ۔

متذکرہ بالا دو امور کے بارے میں تو بحمد اللہ مجھے ''حق الیقین'' کی کیفیت حاصل ہے، البتہ اپنی ایک تیسری رائے کے ضمن میں میں صرف گمان غالب اور امید واثق کے الفاظ استعمال کرسکتا ہوں ۔(اگر چہ اس کی سرحدیں بھی ''یقین'' کے بالکل ساتھ جا ملتی ہیں!) اور وہ یہ کہ غلبہ دین حق اور قیام نظام خلافت کا نقطہ آغاز بننے کی سعادت انشاء اللہ العزیز، اسی ارض پاکستان اور اس سے ملحق سرزمین افغانستان کو حاصل ہوگی جسے ماضی میں ''خراسان'' کہا جاتا تھا! میرے اس ''یقین کی حد کو پہنچنے والے گمان'' کی بنیاد بعض احادیث نبویہؐ بھی ہیں جن کی بنا پر علامہ اقبال نے کہا تھا کہ ؎

Marfat.com

میر عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے!

(مثلاً سنن ابن ماجہؒ کی حضرت عبداللہ بن حارثؓ سے روایت ہے جس کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرق کی جانب سے ایسے لوگ برآمد ہوں گے جو علاقوں پر علاقے فتح کرتے ہوئے مہدی کی مدد یعنی ان کی حکومت کو مستحکم کرنے کے لیے پہنچیں گے''۔ اور جامع ترمذیؒ کی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جس کے مطابق آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''خراسان کے علاقے سے سیاہ جھنڈے برآمد ہوں گے اور انہیں کوئی طاقت واپس نہیں پھیر سکے گی، یہاں تک کہ وہ ایلیا یعنی بیت المقدس میں نصب کر دیے جائیں گے''۔ اوکما قال ﷺ!) وہاں اس کی اصل اور محکم اساس گزشتہ چار سو سال کی تاریخ پر قائم ہے، جو گواہی دیتی ہے کہ پچھلی چار صدیوں کے دوران میں تجدید دین کا سارا کام برعظیم پاک و ہند میں ہوا اور اس عرصے میں تمام مجددین اعظم اسی خطے میں پیدا ہوئے۔۔۔۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مشیت ایزدی اور حکمت خداوندی میں کوئی طویل المیعاد منصوبہ اس خطۂ ارضی کے ساتھ وابستہ ہے۔

پھر سب جانتے ہیں کہ سرزمین افغانستان کا ہمیشہ سے برعظیم پاک و ہند کے ساتھ یہ ''دو طرفہ تعلق'' قائم رہا ہے کہ تمام فاتحین تو افغانستان سے ہندوستان کی جانب آتے رہے، لیکن صرف ایک استثناء یعنی اسلام کی اولین آمد کے علاوہ تہذیب و تمدن اور علم و حکمت کا سفر ہمیشہ ہندوستان سے افغانستان کی جانب رہا۔

اگرچہ مسلم فاتحین کے ساتھ تو سلسلہ چشتیہ افغانستان سے ہندوستان آیا تھا لیکن پھر الف ثانی کے تجدیدی کارنامے کے اثرات کی صورت میں اولاً سلسلہ مجددیہ پہلے افغانستان اور پھر پورے ترکستان تک پہنچا۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے مدرسہ فکر کا اثر و نفوذ بھی وسعت اور سرعت کے ساتھ ارض خراسان تک ممتد ہو گیا اور اس وقت ہر دیکھنے والی آنکھ دیکھ سکتی ہے (بشرطیکہ اس میں قرآن اور حدیث کا ''سرمہ'' لگا ہوا ہو!) کہ ''وقت کے بہتے دریا'' نے ایک جانب برعظیم پاک و ہند کی پوری چار صدیوں کی تجدیدی مساعی کی وراثت ارض پاکستان

Marfat.com

میں جمع کر دی ہے، اور دوسری جانب ارض خراسان میں اللہ تعالیٰ نے سپر پاورز کی باہمی کشاکش کے ذریعے نہ صرف یہ کہ سوئی ہوئی مارشل اسپرٹ کو بیدار کر دیا ہے اور قدیم جذبہ حریت کو مزید مہمیز دے دی ہے، بلکہ جذبہ جہاد فی سبیل اللہ کو بھی قابل لحاظ حد تک قوی بنا دیا ہے، تو پھر کون سے تعجب کی بات ہوگی اگر تاریخ کی کوئی کروٹ ؎

''عطا مومن کو پھر درگاہ حق سے ہونے والا ہے
شکوہ ترکمانی، ذہن ہندی، نطق اعرابی!''

کے مصداق ایک جانب سے مجددین ہند کا علم و حکمت اور فکر و فہم اور دوسری جانب سے مسلمانان افغانستان کا جذبہ عمل اور جوش جہاد دریائے سندھ اور دریائے کابل کے مانند باہم مل کر احیاءِ اسلام، غلبہ دین اور عالمی نظام خلافت کے قیام کا نقطہ آغاز بن جائیں۔

البتہ اس سلسلے میں دو سوالات کے جواب کے بارے میں میں نہایت متردد بھی ہوں اور ان میں سے ایک کے بارے میں میرا ایک اندیشہ بھی قوی سے قوی تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

ان دو سوالوں میں سے پہلا سوال تو یہ ہے کہ غلبہ اسلام کا یہ مرحلہ کب شروع ہوگا؟ اور دوسرا یہ کہ اگر اس کا آغاز پاکستان ہی سے ہونا ہے تو ع ''کب کھلا تجھ پر یہ راز، انکار سے پہلے کہ بعد؟'' کے مصداق آیا پاکستان میں دین حق کا غلبہ اور نظام خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام کسی سقوط مشرقی پاکستان جیسے، یا اس سے بھی عظیم تر سانحے اور حادثے کے بعد ہوگا؟ یا اس سے قبل کسی خارجی افتاد کے بغیر ہی ''رضا کارانہ توبہ'' کے ذریعے ہو جائے گا؟

جہاں تک ''یہ کب ہوگا؟'' کا تعلق ہے، ہمیں قرآن حکیم سے بھی اس سوال کے دو جواب ملتے ہیں، چنانچہ پہلا جواب تو وہی ہے جو سورۃ بنی اسرائیل کی آیت (51) میں بایں الفاظ وارد ہوا۔ یعنی (اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے کہ عین ممکن ہے کہ وہ بالکل ہی قریب آ گیا ہو!'' بالکل اسی طرح کی ایک بات سورۃ المعارج میں بھی وارد ہوئی ہے: یعنی ''یہ لوگ اسے دور سمجھ رہے ہیں جب کہ ہم اسے بالکل قریب دیکھ رہے ہیں!'' اور دوسرا وہ عمومی جواب ہے جو قرآن حکیم میں متعدد بار آیا ہے، یعنی یہ کہ: (اے نبی ﷺ کہہ دیجیے) میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم

Marfat.com

سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب آ چکی ہے یا ابھی دور ہے!''اور (اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ عنقریب پیش آنے والی ہے یا ابھی میرا رب اس کے ضمن میں کچھ تاخیر فرمائے گا!''

بہر حال سورۃ بنی اسرائیل کی محولہ بالا آیت کے مطابق میری رائے بھی یہی ہے کہ پہلے پاکستان اور افغانستان، اور پھر کل روئے ارضی پر دین محمد ﷺ کا غلبہ اب زیادہ دور کی بات نہیں۔ (اگر چہ دونوں موخر الذکر آیات کے مطابق اس کا حتمی علم صرف اللہ کو ہے) تاہم میرے تردد کی بنیاد یہ ہے کہ تاحال اس کے آثار کہیں دور دور تک بھی نظر نہیں آرہے۔ بلکہ ہم بحیثیت قوم وملت روز بروز سورۃ آل عمران کی آیت 167 میں واردان الفاظ کے زیادہ سے زیادہ مصداق بنتے چلے جا رہے ہیں (وہ اس روز ایمان کے مقابلے میں کفر سے قریب تر تھے!) اور واقعہ یہ ہے کہ اگر میرے سامنے حیات نبویؐ اور سیرت مطہرہ کا ایک خاص مرحلہ نہ ہوتا تو ع ''اڑتے اڑتے دور افق پر آس کا پنچھی ڈوب گیا!'' کے مصداق میری امید کب کی دم توڑ چکی ہوتی۔ اس لیے کہ میں بحمد اللہ خوب اچھی طرح محسوس کر سکتا ہوں کہ سن دس نبویؐ میں جناب ابوطالب کے انتقال کے بعد عالم اسباب کے اعتبار سے مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ کے لیے واحد امان اٹھ گئی اور کفار مکہ کے لیے نبی اکرم ﷺ کے قتل کی راہ میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی، چنانچہ آپؐ اپنی دعوت اور تحریک کے لیے کسی متبادل مرکز کی تلاش میں طائف تشریف لے گئے، لیکن وہاں آپ ﷺ کو ایک دن میں وہ سختی جھیلنی پڑی جس کا سامنا اس سے قبل مکہ میں پورے دس سال کے دوران میں ذاتی طور پر آپ کو کبھی نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ واپسی پر آپ ﷺ کی زبان مبارک پر وہ دلدوز فریاد بھی آئی جو حدیث اور سیرت کی کتابوں میں محفوظ ہے، اور پھر اسی مایوسی کے عالم میں جب آپؐ مکہ واپس تشریف لائے تو سرداران قریش میں سے کسی کی امان حاصل کیے بغیر مکہ میں داخلہ ممکن نظر نہ آیا۔ چنانچہ دو اشخاص کی جانب سے آپؐ کی فرمائش کا کورا جواب ملنے کے بعد بالآخر ایک کافر ومشرک لیکن شریف النفس انسان مطعم بن عدی اپنے چھ ہتھیار بند بیٹوں کے ہمراہ مکہ سے باہر آیا اور آپؐ کے لیے اپنی امان کا اعلان

Marfat.com

کرتے ہوئے آپ کو ساتھ لے کر مکہ میں داخل ہوا۔۔۔۔تو اس وقت نہ آپ کی دعوت کے پھیلنے کا کوئی امکان کسی کو نظر آ سکتا تھا، نہ آپ کی کامیابی کے لیے امید کی کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ کرن کسی کو دکھائی دے سکتی تھی! اس کے باوجود کل دس سال کی مدت میں انقلاب عظیم برپا ہو گیا اور چشم گیتی نے وہ نظارہ دیکھ لیا کہ آپؐ 10 رمضان المبارک سن 8 ہجری کو اسی مکہ مکرمہ میں اپنے دس ہزار ساتھیوںؓ کے جلو میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ گویا اللہ کی قدرت سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ چنانچہ صرف اسی کے فضل و کرم کے سہارے اور اسی کی قدرت کاملہ کی بناء پر میری یہ امید قائم ہے کہ، انشاء اللہ، اسی سرزمین پاکستان و افغانستان سے اس عمل کا آغاز ہو گا، جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر ع ''شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے'' اور ع ''یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے!''

اب آیئے اس دوسرے سوال کی جانب جس کے جواب کے بارے میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ میں بہت متردد ہوں، یعنی یہ کہ آیا پاکستان میں یہ عظیم انقلاب ''کسی سقوط مشرقی پاکستان جیسے یا اس سے بھی عظیم تر سانحے یا حادثے کے بعد ہو گا، یا اس سے قبل کسی خارجی افتاد کے بغیر ہی رضا کارانہ توبہ کے ذریعے ہو جائے گا؟'' تو واقعہ یہ ہے کہ اس کے بارے میں اپنے حقیقی احساسات اور خدشات کے اظہار اور انہیں نوک زبان یا نوک قلم پر لانے سے شدید خوف محسوس ہوتا ہے، تاہم ع ''مجھے ہے حکم اذاں، لا الٰہ الا اللہ''! کے مصداق میں یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ ہم بحیثیت ملک و قوم عذاب الٰہی کے دوسرے اور شدید تر کوڑے کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔ اور ؎

''ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا!''

کے مصداق ہم اپنے اعمال کے اعتبار سے تو ''عذاب اکبر'' کے قطعی مستحق ہو چکے ہیں، یہ دوسری بات ہے کہ اللہ اپنے خصوصی فضل و کرم کے طفیل ہمیں قوم یونس علیہ السلام کی سی توبہ کی توفیق عطا فرما دے۔ (اللہ سے دعا ہے کہ ایسا ہی ہو!) (سورۃ السجدہ کی آیت 21) میں اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اپنا یہ مستقل ضابطہ بیان فرمایا ہے کہ وہ کسی قوم پر آخری ''عذاب استیصال'' سے قبل چھوٹے عذاب نازل فرماتا ہے، تاکہ وہ ہوش میں آسکتی ہو تو آ جائے اور توبہ وانابت کی روش اختیار کر کے ''عذاب اکبر'' سے بچ جائے۔

چونکہ یہ صرف ان قوموں پر نازل کیا جاتا رہا ہے جن کی جانب اللہ کے رسول مبعوث ہو کر اتمام حجت کا حق ادا کر چکے ہوں، (۱) لہٰذا نبی اکرم ﷺ پر نبوت اور رسالت کے سلسلے کے ختم ہو جانے کے بعد اس نوع کا عذاب کسی ''نئی'' قوم پر نہیں آئے گا۔ بلکہ یہ حتمی اور کلی طور پر سابقہ امت مسلمہ یعنی یہود پر آئے گا۔ ان کی اس آخری اور ''استیصالی'' سزا کی تنفیذ اس پر کر دی گئی کہ موجودہ امت مسلمہ کے افضل اور برتر حصے یعنی مسلمانان عرب پر عذاب دب اور ملعون قوم کے ہاتھوں نازل کیا جائے تاکہ درد والم پر توہین وتذلیل کا اضافہ ہو (جس کا آغاز 1948ء میں اسرائیل کے قیام کے وقت سے ہو چکا ہے اور جس میں الملاحم'' میں وارد شدہ پیشین گوئیوں کے مطابق مستقبل میں حد درجہ شدت پیدا ہونے !)

ہی موجودہ امت مسلمہ یعنی امت محمد ﷺ تو اس پر کلی اور مجموعی حیثیت سے نام ونشان والا عذاب ہرگز نہیں آسکتا، اس لیے بھی کہ یہ آخری امت ہے اور اسے تا قیام قیامت باں رہنا ہے۔ (جیسے کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں آخری رسول ہوں اور تم آخری امت ہو!'') اور اس لیے بھی کہ اس کا اصل جرم بے عملی یا بدعملی ہے، رسول ﷺ کی رسالت کا انکار نہیں! تاہم اس بے عملی و بدعملی اور بدعہدی و بے وفائی کی پاداش میں کسی مخصوص خطے اور علاقے سے اس کا نام ونشان مٹا دیا جانا ہرگز ی بعید از قیاس نہیں ہے۔

''93ھ مطابق 702ء میں اسلام بیک وقت برعظیم ہند میں براستہ سندھ، اور براعظم یورپ میں براستہ سپین داخل ہوا تھا۔ سپین سے اسلام اور مسلمانوں کا خاتمہ ہوئے پانچ سو برس ہو چکے ہیں۔ کیا اب وہی تاریخ سندھ میں بھی دہرائی جانے والی ہے؟''

Marfat.com

آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے؟''

اور آج راقم گہرے درد و رنج کے ساتھ یہ عرض کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پا رہا ہے کہ اس عرصہ کے دوران وقت کے دریا میں جو مزید پانی بہہ گیا ہے اس کے نتیجے میں نہ صرف پاکستان بلکہ پورے برعظیم پاک و ہند میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں! اس لیے کہ ہم نے 1971ء کے ''عذابِ ادنیٰ'' سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ جس پر اندرا گاندھی کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ ''ہم نے اپنی ہزار سالہ شکست کا بدلہ چکا لیا ہے!'' اس کے نتیجے میں نہ ہماری قومی اور اجتماعی روش میں کوئی تبدیلی آئی، نہ ہی افراد کی ترجیحات یا مشاغل میں سرمو فرق واقع ہوا، بلکہ بحیثیت مجموعی ہم ہر اعتبار سے زوال اور اضمحلال ہی کی جانب رواں دواں ہیں۔ چنانچہ ہمارا داخلی انتشار ہے کہ روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے، دوسری طرف بین الاقوامی سیاست میں زمین و آسمان کا فرق واقع ہو چکا ہے۔ دنیا دو سپر پاورز کی کشاکش کی آماجگاہ ہونے کی بجائے ایک ''سول سپریم پاور'' کے حیطۂ اقتدار میں آ چکی ہے۔ چنانچہ اب کمزور قوموں اور چھوٹے ملکوں کے options بہت محدود ہو چکے ہیں اور ادھر ہم جس کی دوستی کا دم بھرتے رہے اور جس کی حمایت کے سہارے جیتے رہے، بلکہ جس کے گھڑے کی مچھلی بنے رہے (یعنی امریکہ)، وہ نہ صرف یہ کہ ع ''آں قدح بشکست و آں ساقی نہ ماند!'' کا مصداق کامل بن گیا ہے، بلکہ اب ہر اعتبار سے بھارت کو ترجیح دینے کی پالیسی کے ناطے ع ''جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے!'' کا مظہر اتم بن گیا ہے اور صرف ہمارے لیے ہی نہیں، پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کے اعتبار سے خطرناک ترین اور خوفناک ترین امر یہ ہے کہ اس ''سول سپریم پاور آن ارتھ'' کی پالیسیوں کی تشکیل اور فیصلوں کی تعیین میں یہودیوں کو فیصلہ کن اثر و نفوذ حاصل ہے، جس کے نتیجے میں ''نیو ورلڈ آرڈر'' فی الواقع ''جیوورآرڈر'' بن گیا ہے!

تیسری جانب بھارت میں متعصب ہندو ذہنیت کا جارحانہ احیاء ہے، جس کی شدت نے

Marfat.com

دیکھتے ہی دیکھتے طوفانی صورت اختیار کر لی ہے۔ تقسیم ہند کے بعد لگ بھگ پچیس برس تک بھارت میں ہندومت کے احیاء کے کوئی آثار نہیں تھے، لیکن 1971ء میں پاکستان کے دولخت ہونے کے باعث اس کے رعب اور دبدبے میں جو کمی آئی اس سے بھارت میں عوامی سطح پر ہندوقوم پرستی کے جذبے کو تقویت ملی اور نہ صرف بھارت میں ہندوراشٹر کے قیام بلکہ پراچین بھارت کی عظمت رفتہ اور سطوت گزشتہ کی بازیافت کی امنگ پیدا ہوئی۔

اندریں حالات بھارت کا مسلمان تو مسلسل خوف کی حالت سے دوچار ہے ہی، (اس لیے کہ اسے تو مسلسل یہ نعرہ سننا پڑتا ہے کہ ''مسلمان کے دواستھان: پاکستان یا قبرستان!'') لیکن جگر کے اس شعر کے مصداق کہ:

''آسودۂ ساحل تو ہے مگر شاید یہ تجھے معلوم نہیں
ساحل سے بھی موجیں اٹھتی ہیں، خاموش بھی طوفاں ہوتے ہیں!''

ہم مسلمانان پاکستان کو بھی کسی مغالطے میں مبتلا نہیں رہنا چاہیے۔ اس لیے کہ ایک جانب بھارت کے ہندو فنڈ امنٹلزم کا علاقائی علمداری کا دعویٰ انڈونیشیا سے افغانستان تک، معاشی استحصال کی امنگیں اس سے بھی آگے ایران وعرب تک، اور بحری بالادستی کا عزم پورے بحرہند پر یعنی آسٹریلیا سے افریقہ تک ہے اور دوسری طرف بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ اور ہنود و یہود کا اشتراک عمل بڑی تیزی کے ساتھ رسمی اور روایتی سفارتی تعلقات سے بہت آگے بڑھ رہا ہے! اور اسرائیل اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کے توسیعی عزائم یعنی عظیم تر اسرائیل کے قیام کی راہ میں واحد مسلمان ملک جو مزاحم ہوسکتا ہے وہ صرف پاکستان ہے، اور تیسری جانب امریکہ وسطی ایشیا کی نوآزاد مسلمان ریاستوں کے سیاسی، معاشی یہاں تک کہ سماجی روابط بھی مغرب میں اسرائیل اور سیکولر ترکی اور مشرق میں بھارت کے ساتھ استوار کرانے کی سرتوڑ کوشش کر رہا ہے۔ الغرض، ان جملہ داخلی وخارجی عوامل کا ''حاصل جمع'' اقبال کے الفاظ میں یہ ہے کہ ع ''تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں!'' اور ہم بحیثیت ملک وقوم اس وقت بالکل اسی صورت حال سے دوچار ہو چکے ہیں جس کے پیش نظر بخت نصر کے ہاتھوں عظیم سلطنت

Marfat.com

اسرائیل اور مقدس شہر یروشلم کی کامل تباہی سے قبل انبیاء بنی اسرائیل اپنی قوموں کو ان الفاظ میں متنبہ کرتے رہے تھے کہ: ''ہوش میں آجاؤ، ورنہ جان لو کہ درخت کی جڑوں پر کلہاڑا رکھا جا چکا ہے!''

یہ تھے ڈاکٹر اسرار احمد کے دلائل۔ انہوں نے اپنے دل کا جو درد بیان کیا ہے وہ ہمیں بہت کچھ سوچنے کی دعوت دے رہا ہے۔ اللہ کرے ہم جلد جاگ جائیں۔

آخر میں نعمت اللہ شاہ ولیؒ کا ایک شعر جو اسی مناسبت سے ہے اور ان کی الہامی پیش گوئیوں میں شامل ہے۔ وہ کہتے ہیں ؎

زینت شرع دین از اسلام
محکم و استوار مے بینم

یعنی اسلام کی شریعت سے دین کو زینت ملے گی اور میں اسے محکم و استوار یعنی مضبوط دیکھ رہا ہوں۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور یہ دین دنیا میں اپنا اصل مقام حاصل کرے گا۔ انشااللہ تعالیٰ۔

○

Marfat.com

نظامِ خلافت

اگر چہ یہ غیر متعلقہ موضوع نظر آ رہا ہے مگر غیر متعلقہ ہے نہیں۔

نظام خلافت آ کر رہے گا۔

آجکل مغرب خصوصاً امریکہ اس حوالے سے تشویش کا شکار ہے کیونکہ اس نظام میں انہیں اپنی موت اور عالم اسلام کی فتح نظر آ رہی ہے۔

لیکن فرمان نبویؐ کے حوالے سے یہ اٹل حقیقت ہے۔

یہ ایسا نظام ہوگا جو انسان کو انسانیت کے درجہ پر فائز کرے گا۔احترام آدمیت سکھائے گا اور لوگوں کے دکھ سکھ میں باقاعدہ ساجھے دار ہوگا۔

یہ نظام وہ نہیں ہوگا جسے خلافت کے نام پر مسلمانوں پر تھوپنے کی کوشش کی جا رہی ہے بلکہ کچھ عرصہ سے تو اس میں بہت تیزی آ گئی ہے اور پورا یورپ خود ساختہ نظام خلافت کے لیے کمربستہ ہے تا کہ اصل خلافت کا راستہ روکا جا سکے۔مگر چھوٹے موٹے تنکوں کے یہ بند نظام خلافت کا راستہ نہیں روک سکیں گے۔ یہ نظام چوروں، ڈاکوؤں، رہزنوں اور جرائم پیشہ افراد کا نظام نہیں ہوگا۔ یہ بنک لوٹ کر، لوگوں کو یرغمال بنا کر، تاوان وصول کر کے اور مار دھاڑ کر کے نہیں آئے گا یہ بے گناہ بچوں کی جان نہیں لے گا۔ بلکہ یہ انسان کی عزت وحرمت کی بنیاد پر قائم ہوگا اور دنیا میں اللہ کے قوانین نافذ کرے گا۔ نام نہاد طالبان کا نظام نہیں ہوگا۔ یہ عراق وشام میں دولت اسلامی جیسا بھی نہیں ہوگا۔ بزرگوں کے مطابق یہ سب جعلساز بلکہ خوارج کے گروہ ہیں جو حضرت علیؓ کے دور سے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالتے آ رہے ہیں۔

Marfat.com

نبی کریمؐ کا فرمان انہی لوگوں پر صادق آ رہا ہے کہ قیامت کے قریب مرنے والے کو پتہ نہیں ہوگا وہ کیوں مارا جا رہا ہے اور مارنے والے کو بھی علم نہیں ہوگا کہ وہ کیوں مار رہا ہے۔ نبی کریمؐ کا یہ فرمان ایک کریہہ جرم کی نشاندہی ہے جو آج عام ہے اور ہم آئے دن اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔ رسول اللہؐ کے اس فرمان سے یہ ثبوت بھی ملتا ہے کہ اب یوم حساب زیادہ دور کی بات نہیں۔

احادیث مبارکہ میں آیا ہے۔

آخر کار اسلام کو غالب آنا ہے۔ باطل قوتوں کو مغلوب ہونا ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ نبی کریمؐ کو تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے جب وہ مقدس ہستیؐ رحمت ہیں اور تمام عالم کے لیے ہیں۔ تو پھر ان کا پیغام دنیا پر غالب کیوں نہیں آئے گا۔

اس حوالے سے کئی ایک احادیث مبارکہ ہیں۔ یہاں ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں۔ مسلم میں نبی کریمؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ کی روایت سے بڑی مشہور حدیث ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے لیے پوری زمین کو لپیٹ یا سیکٹر دیا۔ میں نے اس کے سارے مشرق اور سارے مغرب دیکھ لیے اور سن لو کہ میری امت کی حکومت ان تمام علاقوں پر قائم ہوگی جو مجھے لپیٹ یا سیکٹر کو دکھا دیئے گئے۔ یہی وہ عمل ہے جو آپؐ کی پیدائش کے فوری بعد بھی باری تعالیٰ کے حکم پر فرشتوں نے کیا اور آپؐ کو کائنات میں ہر جگہ لے جایا گیا تاکہ اس سردار البشرؐ اور امامِ انبیاء کو پہچان لیا جائے۔

''سارے مشرق اور سارے مغرب'' یہ اگرچہ موضوع سے ہٹ کر ہے لیکن قرآن میں کئی جگہ مشرق و مغرب کے بارے میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جبکہ ہم صرف ایک ہی مشرق اور مغرب کو جانتے ہیں۔ علماء کرام کی ایک غالب تعداد اس سے لاعلم نظر آتی ہے کہ مشرقین اور مغربین کا کیا مطلب ہے۔ میرے لیے یہ عقدہ کسی عالم نے نہیں بلکہ ایک سعودی محقق نے کھولا کہ قطبین میں مشرق و مغرب الگ الگ ہیں۔ بہرحال یہاں اس پر زیادہ بات کرنے کی گنجائش نہیں۔ لہٰذا دین حق کے عالمی غلبہ کے بارے میں آگے بڑھتے ہیں۔ حضرت

Marfat.com

مقداد بن اسودؓ کی روایت سے ایک حدیث پاک مسند احمد بن حنبلؒ میں ہے۔ روایت کے مطابق نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ کل روئے زمین پر اینٹ گارے سے بنا ہوا کوئی گھر یا اونٹ کے بالوں کے کمبلوں سے بنا ہوا کوئی حصہ ایسا نہیں رہے گا جس میں باری تعالیٰ کلمہ اسلام کو داخل نہ کر دے۔ یہ امر خواہ کسی عزت کے مستحق کے اعزاز کے ساتھ ہو یا کسی مغلوب کی مغلوبیت کے ذریعے ہو۔ حضرت مقدادؓ کے مطابق اس پر میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ تب تو وہ بات پوری ہو جائے گی (جو سورۃ الانفال آیت 39 میں ہے) کہ سارے کا سارا دین اللہ ہی کے لیے ہو جائے گا۔

مزید احادیث مبارک بیان کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا انتہائی ضروری ہے کہ اس غلبہ کے حصول کے لیے فرزندان اسلام کو ہوش کے ناخن لینے پڑیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ سب کچھ ہمیں پلیٹ میں سجا کر پیش کر دیا جائے۔ اگرچہ باری تعالیٰ کی رحمت اور کرم سے کچھ بھی بعید نہیں۔ ہمارے موجودہ وطیرہ کے مطابق ہم پر کمال وزوال بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ زوال کی کیفیات آتی رہی ہیں اور آتی رہیں گی۔ پھر دیکھیے رحمت حق کب جوش میں آئے اور ہم زوال سے عروج کی منزل کی جانب گامزن ہو جائیں۔

ہمیں یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ رسول کریمؐ نے قیامت کی جو نشانیاں بتائی ہیں ان میں سورج کا مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہونا بھی ہے۔ اہل علم کا خیال ہے کہ جب سورج مغرب سے نکلے گا تو پھر توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کا ورد ہر وقت ہماری زبان پر جاری رہے کہ معلوم نہیں کب وہ وقت آ جائے جب سورج عرش الٰہی کو سلام کر کے آگے یعنی مشرق کی جانب اپنا سفر شروع کرنے لگے تو اسے حکم مل جائے کہ واپس چلا جا۔ ظاہر ہے اس حکم کو ٹالنے کی کسی میں مجال نہیں۔ لامحالہ سورج واپس مغرب کی جانب پلٹ جائے گا۔ یہ اہل زمین کے لیے ایک عجیب منظر ہو گا لیکن ان کی تباہی ہے جنہوں نے توبہ نہیں کی یا جن کی توبہ ابھی قبول نہیں ہوئی۔

Marfat.com

غلبہ اسلام کے بارے میں ایک اور روایت حضرت ابو حذیفہؓ کی ہے۔ جو ان کے حوالے سے حضرت نعمان بن بشیرؓ نے بیان کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا:

تم میں اس وقت تک نبوت رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب وہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد نبوت کی طرز پر خلافت کا دور ہوگا۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا وہ دور رہے گا۔ پھر وہ اس کو ختم کر دے گا۔ جب وہ اسے ختم کرنا چاہے گا۔ اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت ہوگی۔ جب تک اللہ چاہے گا وہ دور رہے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر جبر کی حکمرانی ہوگی۔ جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گی پھر جب وہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کی طرز پر دوبارہ خلافت قائم ہوگی۔ اس کے بعد آپؐ نے خاموشی اختیار کر لی۔

تو اے مسلمانو! دیکھ لو! نبوت اور خلافت کے بعد بادشاہت کا دور بھی قریباً ختم ہو چکا۔ اب جہاں کہیں بھی بادشاہت ہے وہ محض نام کی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ اب جبر کی حکمرانی ہے اور حکومتی اور ریاستی سطح پر ظلم و تشدد عام ہے۔ یہ دور کب ختم ہوتا ہے۔۔۔؟ اللہ تعالیٰ کب ایسا چاہے گا۔۔۔؟ ہماری زندگیوں میں ایسا ہوگا۔۔۔؟ یا دور خلافت دیکھنا ہمیں نصیب نہیں ہوگا۔۔۔؟ مولا کریم ہی اس بارے میں بہتر جانتا ہے لیکن یہ اٹل حقیقت ہے کہ خاتمہ اس دور کا مقدر ہے۔ کیونکہ یہ کسی اور کی نہیں خود مخبرِ صادق کی دی ہوئی خبر ہے۔

یہ نوید ہے ہمارے لیے کہ آخر کار باری تعالیٰ ہمیں ذلت و رسوائی کی گہرائیوں سے نکال دے گا۔ جس کا مسلمان اکثر شکار رہے ہیں لیکن موجودہ عرصہ میں تو وہ خصوصیت کے ساتھ قعر مزلت میں گرے ہوئے اغیار بلکہ کفار کی غلامی کا دم بھر رہے ہیں۔ باری تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے اور ان پستیوں سے نکال دے۔

نوید یہ بھی ہے کہ جب یہ نظام خلافت قائم ہوگا تو آسمانوں سے ہمارے لیے رحمتیں اور

Marfat.com

برکتیں نازل ہونگی جبکہ زمین بھی ایسا ہی کرے گی۔لیکن یہ سب کچھ خالی باتوں سے نہیں ہوگا۔ اس کے لیے مسلمانوں کو جاگنا ہوگا۔۔۔۔خواب خرگوش سے بیدار ہونا ہوگا۔اغیار اور کفار کی غلامی اسی طرح ختم ہوسکتی ہے۔

یہاں مولانا صدرالدین اصلاحی کی 1945ء کی ایک تحریر سے اقتباس دیا جارہا ہے۔جو ''اقامت دین'' کے موضوع پر ترجمان القرآن میں شائع ہوا۔

اسلام کے ابتدائی دور کا ذکر کرتے ہوئے مولانا لکھتے ہیں۔۔۔۔ایک مدت تک تو طاغوتی طاقتیں خود بڑھ کر مدینہ پر حملہ آور ہوتی رہیں اور مسلمان صرف مدافعت کرتے رہے اس دوران میں وہ خوف و دہشت، بے اطمینانی اور طرح طرح کے خطرات برداشت کرتے رہے اور جان و مال کی ہر ممکن قربانی کرکے حق کی شہادت دیتے رہے۔یہاں تک کہ حدود عرب میں کفر کی طاقت ٹوٹ گئی اور طاغوت کا علم سرنگوں ہوگیا۔

اس وقت مسلمانوں کا قلب اس تائید ونصرت الٰہی پر شکر وامتنان کے جذبات سے بھر تو گیا مگر ان کی سواریوں کے کجاوے اسی طرح بندھے کے بندھے رہے اور ان کی تلواریں اسی طرح کھینچی رہیں۔ان کے ہاتھ جواب تک دفاع کے لیے اٹھ رہے تھے،اب جارحانہ اقدام کے لیے سرگرم کار ہوگئے کیونکہ گو عرب میں بدی نے ہتھیار ڈال دیئے تھے مگر اس کے باہر چہار طرف اس کی حکمرانی پوری شان کے ساتھ قائم تھی اور مسلمان اپنے اس مشن کو بھول نہیں سکتا تھا کہ منکرات کو مٹا دینا چاہیے۔جہاں کہیں بھی ہوں اور ہر غیر اللہ کی آقائی پامال ہو جانی چاہیے خواہ وہ کسی گوشہ ارض پر ہو۔یہ زمین خدا کی پیدا کی ہوئی ہے اس پر اسی کا حکم چلنا چاہیے۔اسی کے قانون کا اتباع ہونا چاہیے اس کی مرضی پوری ہونی چاہیے اور اس ''چاہیے'' کی کل ذمہ داری میرے سر پر ہے چنانچہ ذمہ داری انہوں نے پورے احساس فرض کے ساتھ ادا کی اور جب تک وہ ایسا کرتے رہے اللہ تعالیٰ کی موعودہ تائید ونصرت ان کے ہمرکاب رہی۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باندھا ہوا عہد اقامت دین فراموش ہونا شروع ہوا اور دین حق کا

Marfat.com

چڑھتا ہوا سورج مسلمانوں کی قسمت کا ماتم کرتا ہوا زوال پذیر ہونے لگا اور اب دوبارہ بام عروج پر آنے کے لیے اس مبارک صبح کا منظر ہے جس میں حاملین قرآن عہد فراموشی سے بیدار ہو کر اپنے فرائض منصبی کو دوبارہ سنبھال لیں گے۔

مولانا کی یہ تحریر دعوت فکر دے رہی ہے اس طرح کی باتیں کتاب میں کئی جگہ ملیں گی جن کا مقصد یہی ہے کہ مسلمان خواب سے بیداری کی جانب بڑھیں تو وہ منزل زیادہ دور نہیں رہے گی جس تک ہم نے رسائی حاصل کرنا ہے۔

○

Marfat.com

حصہ سوم

ہرمجدون کی جنگ اور امام مہدیؑ

Marfat.com

ہرمجدون کی لڑائی کون لڑے گا؟

ہرمجدون کیا ہے۔۔۔؟

ہرمجدون کی جنگ کا کیا مقصد اور مطلب ہے۔۔۔؟

یہ جنگ ہو چکی یا ابھی ہوگی۔ ہو چکی ہے تو کب ہوئی اور اگر ہونا ہے تو کب ہوگی کہاں ہوگی اور کس کے درمیان ہوگی۔۔۔؟

ہمارے ہاں اور پورے عالم اسلام میں شاید آٹے میں نمک کے برابر ایسے لوگ ہونگے جو اس جنگ کے بارے میں جانتے ہوں جبکہ عیسائی دنیا ہم سے زیادہ آگاہ ہے۔ تاہم ان کے پاس اس کی مختلف تھیوریاں اور تاویلیں ہیں۔

کوئی ڈکشنری یا انسائیکلو پیڈیا اٹھالیں۔ وہاں انجیل کا حوالہ دیکر بتایا گیا ہے کہ اماجدون یا ہرمجدون ایک ایسا میدان کارزار ہوگا جس میں قرب قیامت حق اور باطل کی قوتوں میں حتمی اور فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اس جنگ میں سپہ سالار اعظم امام مہدی ہونگے جبکہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو قرار دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا ظہور اس جنگ کے بعد ہوگا۔ حضرت عیسیٰؑ کی آمد سے قبل دجال کا خروج ہو چکا ہوگا اور یہ جنگ دجال سے پہلے ہوگی امکان غالب ہے کہ اس وقت فلسطین کی فتح کے بعد امام مہدیؓ ہی شاہ فلسطین ہوں گے۔

اس جنگ کا ایک اور پہلو بڑا دلچسپ ہے کہ اس میں مسلمان اور عیسائی دونوں شامل ہونگے اور ایک ساتھ ہوں گے۔

انجیل کے عہد نامہ جدید کے مطابق یہ جنگ ہرمجدون میں ہوگی جسے مغربی دنیا اماجدون

Marfat.com

یا ارمجدون کہتی ہے۔ انجیل میں بھی بہت پہلے یہ نام ارمجدون ہی تھا مگر نظر ثانی کر کے اسے ہر مجدون میں بدل دیا گیا ہے۔

عیسائی دنیا اس معرکے کو اس لیے بھی تسلیم کرتی ہے کہ اس کی خبر انجیل نے دی ہے جس میں نام لیکر کہا گیا ہے کہ سچائی اور حق کی قوتیں بدی یا باطل کی قوتوں کے ساتھ برسر پیکار ہونگی۔ انجیل میں ہرمجدون کا ذکر صرف ایک بار آیا ہے۔ مسیحیوں کا نقطہ نظر مختلف ہے۔ لیکن مسلمان کیا رائے رکھتے ہیں۔۔۔۔؟ اس کے لیے احادیث مبارکہ ہیں۔ امکان غالب ہے کہ یہ احادیث اسی معرکہ سے متعلق ہیں۔

نبی کریمؐ نے اہل روم (عیسائیوں) سے صلح اور ایک مشترکہ دشمن کے ساتھ لڑائی کی خبر دی ہے۔۔۔۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سلامت رہو گے۔ مال غنیمت حاصل کرو گے۔ پھر تم ایک ٹیلوں والی چراگاہ میں قیام کرو گے پھر رومیوں کا ایک آدمی کھڑا ہو کر صلیب بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی۔ اس کے بعد ایک مسلمان کھڑا ہو کر اسے قتل کر دے گا۔ رومی عہد توڑ دیں گے۔ پھر خونریز جنگیں ہونگی۔ وہ تمہارے خلاف 80 جھنڈوں تلے جمع ہونگے۔ ہر جھنڈے تلے 12 ہزار کا لشکر ہو گا۔

یہ حدیث پاک مسند احمد بن حنبل، ابن ماجہ اور ابن داؤد میں موجود ہے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ جنگیں کب اور کہاں ہونگی۔ اس کا ذکر تو بعد میں کرتے ہیں تاہم فرمان نبویؐ میں ٹیلوں والی چراگاہ کا ذکر ہے اور ہرمجدون کی صورتحال بھی ایسی ہی ہے۔ جس سے لگتا ہے کہ جنگ اسی میدان میں ہو گی یہاں مسلم کے باب الفتن میں موجود ایک حدیث کو بھی دیکھ لیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی۔ یہاں تک کہ رومی اعماق یا وابق میں اتریں۔ ان کی طرف ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر مدینہ سے روانہ ہو گا اور وہ ان دنوں زمین والوں میں سے نیک لوگ ہوں گے۔ جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی ان سے کہیں گے کہ تم ہمارے اور ان کے درمیان دخل اندازی نہ کرو۔ جنہوں نے ہم میں سے کچھ لوگوں کو قیدی بنا لیا ہے۔ ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان

Marfat.com

کہیں گے نہیں اللہ کی قسم! ہم اپنے بھائیوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے کہ تم ان کے ساتھ لڑتے رہو۔ آخر کار وہ ان سے لڑائی کریں گے تو ایک تہائی (مسلمان) بھاگ جائیں گے۔

جن کی اللہ کبھی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ ایک تہائی قتل ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل شہدا ہونگے اور ایک تہائی فتح حاصل کر لیں گے۔ انہیں کبھی آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ یہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے جس وقت یہ آپس میں مال غنیمت تقسیم کر رہے ہونگے اور ان کی تلواریں (ہتھیار) زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکی ہونگی کہ اچانک شیطان چیخ کر کہے گا دجال تمہارے ہاں بچوں تک پہنچ گیا ہے۔ وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوں گے مگر یہ خبر باطل ثابت ہوگی۔ جب وہ شام پہنچیں گے تو اس وقت دجال نکلے گا۔ اسی دوران وہ جہاد کی تیاری کر رہے ہونگے صفوں کو سیدھا کر رہے ہونگے اقامت کہی جائے گی کہ عیسیٰ نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ ان (عیسیٰ) کے دست مبارک سے دجال کو قتل کرائے گا۔ پس وہ لوگوں کو نیزے پر اس کا خون دکھائیں گے۔

اصل موضوع پر آنے سے پہلے ان قیدیوں کے بارے میں بات کر لیں جن کا رومی مطالبہ کر رہے تھے اور مسلمان انہیں اپنا بھائی قرار دے رہے تھے۔ آخر یہ کون قیدی تھے۔۔۔؟ دراصل یہ وہ نصرانی تھے جو اس سے پہلے ہونے والی جنگوں میں اسلام قبول کر کے مسلمانوں کے ساتھ آ ملے جس پر عیسائی سخت غصہ میں تھے لیکن مسلمان اب اپنے بھائیوں کو کیوں کفار کے حوالے کرتے۔ لہٰذا انہوں نے جنگ کو قبول کر لیا۔

اب اصل معاملے کی طرف آتے ہیں۔ اگر میں غلطی پر نہیں تو ان دونوں احادیث مبارکہ کا ایک دوسری سے گہرا تعلق نظر آتا ہے۔ یہ ان جنگوں کے بارے میں ہی لگتی ہیں جن میں روئے زمین کی قریباً تمام اقوام حصہ لیں گی اور میدان جنگ اسرائیل میں ہوگا۔ یہ جنگوں کا ایک سلسلہ ہوگا۔ ایک جنگ میں مسلمان اور عیسائی متحد ہو کر لڑیں گے پھر عیسائی معاہدہ توڑ دیں

Marfat.com

گے۔ غالباً یہ وہی معاہدہ ہے جس کا نبی کریمؐ نے ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ نصرانیوں کی فوج 80 جھنڈوں تلے جمع ہوگی۔ اس سے مراد 80 ممالک یا 80 گروپ بھی ہو سکتے ہیں۔

انجیل میں اسی عالمی جنگ کا ذکر ہے جسے ''ہرمجدون'' کی جنگ کہا گیا ہے۔ نصرانی اسے فراموش نہیں کر پائے اور اس کے منتظر ہیں۔ انجیل میں یہ نہیں بتایا گیا کہ جنگ میں دوسرا فریق یعنی بدی کی قوت کون ہوگی۔۔۔۔ کیا یہ یہودی ہونگے۔۔۔۔؟

عین ممکن ہے کیونکہ رسول اللہؐ نے ایک جنگ میں دو تہائی یہودیوں کے ختم ہو جانے کی خبر دی ہے۔ یاجوج، ماجوج یا دجال کے ساتھ جنگوں پر احادیث مبارکہ کو دیکھا جائے تو اس میدان میں جنگ بعید از قیاس نظر نہیں آتی۔ آخر کار یہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان معرکوں میں تبدیل ہو جائے گی۔ پہلی جنگ میں یکجا ہو کر لڑنے والی یہ دونوں قوتیں دوسری جنگ میں متحارب ہونگی۔

ہرمجدون کی اس جنگ کو بجا طور پر ''ام الحرب'' یعنی جنگوں کی ماں بھی قرار دیا گیا ہے۔ اپنی ہولناکی کے اعتبار سے یہ ایسی ہی ہوگی۔ عیسائی دنیا میں اس لفظ کو دہشت کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔ امریکہ میں تو بہت سے لوگ اس کے منتظر ہیں جن میں وہاں کے اکابرین خصوصاً کچھ سابق صدور بھی شامل ہیں۔ سابق صدر رونالڈ ریگن کی انتخابی مہم جاری تھی تو انہوں نے ایک تقریر میں اس جنگ کا حوالہ دیدیا۔ پھر کیا تھا۔ روس نے اپنے ایٹمی ہتھیار سیدھے کر لیے تاہم خاموش سفارتکاری نے معاملہ خوش اسلوبی سے طے کرا دیا۔

ہرمجدون یا اماجدون کا انجیل کے عہد نامہ جدید (16:14,16) میں صرف ایک بار ذکر آیا ہے مذہبی شخصیات اور ماہرین لسانیات شکوک و شبہات کا شکار رہے ہیں کہ یہ اماجدون یا اماگدون (Amaged don) کا علاقہ ہے اور اس کا یہی نام ہے ان کے خیال میں یہ نام ''ہر مجیدہ'' ہے جو اسرائیل میں موجود ہے عبرانی میں ہر پہاڑی کو کہتے ہیں جبکہ مجیدہ یہاں پر ایک شہر یا قصبہ ہے تین سو کلومیٹر طویل یہ وادی یروشلم (بیت المقدس) سے ساٹھ کلومیٹر شمال میں شروع ہوتی ہے جس کے اردگرد چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں یا ٹیلے ہیں۔ مجیدہ کا یہ علاقہ جنوب میں

Marfat.com

ایدون تک چلا گیا ہے۔اسی مناسبت سے یہ ہرمجدون کہلاتا ہے۔ بعد میں انجیل کے ایک ماہر نے اعتراف کیا کہ 1981ء میں انجیل پر نظر ثانی کے دوران اس کو درست کر دیا گیا اور اماجدون کی جگہ لفظ ہرمجدون شامل ہوگیا ہے۔

انجیل میں ہے کہ جب فرشتے نے پر پھیلائے تو عظیم دریا فرات کا پانی خشک ہوگیا۔شاید یہ مشرق کے بادشاہ کے لیے راستہ بنایا گیا تھا جو ظاہر ہے جنگ کے لیے آ رہا ہوگا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ساری دنیا کے بادشاہ یہاں جنگ کے لیے جمع ہونگے جنگی قیادت شاہوں کا شاہ کرے گا۔اس میں بے شمار لوگوں کی زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا مگر ارواح کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہاں حق اور سچ کا باطل اور بدی سے مقابلہ ہوگا آخر کار حق اور سچ کی قوتیں غالب آئیں گی۔

حق و باطل کا یہ معرکہ ہرمجدون کے جس میدان میں ہوگا اسے ''جزیل'' کا نام دیا گیا ہے اس میدان کی تاریخی حیثیت ہے جس کا ذکر کرنے سے پہلے یہ بتا دیا جائے کہ یہ علاقہ حملہ آوروں کے لیے بڑا پسندیدہ رہا ہے۔اسے بیت المقدس کی نسبت زیادہ بار اجاڑا اور تباہ کیا گیا۔ یہاں بہت زیادہ جنگیں لڑی گئیں۔اتنی قتل و غارت ہوئی کہ علاقے میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہوگی جہاں انسانی خون جذب نہ ہوا ہو۔ یہ اس دور کا پرل ہاربر تھا جسے جنگ اور موت کی وجہ سے شہرت ملی۔ تاریخ میں اس میدان کا چودھویں صدی قبل مسیح سے ذکر ملتا ہے جب حضرت یوشعؑ بن نون اور فرعون طططمس سوم کے درمیان جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں فرعون نے دھوکے کے ساتھ ایک شہر پر قبضہ کرلیا۔ پنولین جب یہاں آیا تو دیکھتے ہی اسے عالمی جنگ کے لیے بہترین میدان قرار دیدیا جس کی وجہ شاید یہ رہی ہو کہ اس جگہ فوجوں کی نقل و حرکت بڑی آسانی سے ہوسکتی ہے۔

اس مقام پر پہلی جنگ عظیم میں یعنی ایک صدی قبل بھی میدان سجا تھا۔1918ء میں برطانوی جنرل ایلن نے وہی حکمت عملی اختیار کی جو فرعون نے حضرت یوشع کے خلاف اپنائی تھی۔یعنی انہیں بے خبری میں جالیا اور فلسطین کو نام نہاد آزادی دلا دی۔ دوسری جنگ عظیم کے

Marfat.com

بعد اسی برطانیہ نے فلسطین ہی نہیں سارے عالم عرب اور عالم اسلام کی پیٹھ میں خنجر گھونپتے ہوئے اسرائیل قائم کرا دیا۔

یہ اور بات ہے کہ خود یہودی عقیدے کے مطابق ساری دنیا کے یہودی فلسطین میں آ جائیں گے پوری دنیا یہودیوں کی دشمن بن جائے گی اور ان کے ساتھ جنگ کرے گی۔ یہ ہر مجدون کی جنگ کا ہی حوالہ لگتا ہے۔ یہودی خرافات کے مطابق اللہ ان کے ساتھ ہوگا۔ یہ قوم ہمیشہ کی طرح اس معاملے میں بھی کسی زعم میں مبتلا ہے حالانکہ محسوس یوں ہوتا ہے کہ باری تعالیٰ اس ناشکری قوم کو ایک بار پھر عذاب کی بھٹی میں ڈالنے کا فیصلہ کر چکا ہے ہر مجدون کی جنگ چونکہ اسرائیل میں لڑی جائے گی لہٰذا قیاس ہے کہ اس میں بدی کی قوت یہودی ہی ہونگے۔ جس میں ان کا وجود باقی نہیں رہ پائے گا (انشاء اللہ)

دنیا میں آج جب بھی کوئی جنگ ہوئی ہے تو اسے ہر مجدون کی جنگ اول یا اس کا پیش خیمہ قرار دیا جاتا ہے۔ ماضی میں بھی یہی رویہ رہا ہے اور کہا یہ گیا کہ پہلی، دوسری اور تیسری صدی عیسوی کی لڑائیاں ہر مجدون کی جنگیں تھیں۔ رومی سلطنت کے عروج و زوال کو بھی اسی کھاتے میں رکھا گیا۔ عیسائی دنیا بڑی شدت کے ساتھ اس جنگ کی منتظر ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ان کے نجات دہندہ کے طور پر آئیں گے جبکہ اس جنگ اور حضرت عیسیٰ کی آمد کا زمانہ بھی قریب قریب ہی ہوگا۔

کون کون سی جنگوں کو اس معرکہ حق و باطل سے تعبیر کیا گیا۔۔۔؟

زیادہ دور نہیں جاتے۔ ماضی قریب کی بات کر لیتے ہیں ہٹلر نے یورپ پر قبضے کی کوشش کی تو نصرانیوں نے اسے ہر مجدون کی جنگ سمجھ لیا۔ حالانکہ یہ عیسائیوں کی عیسائیوں کے خلاف جنگ تھی۔ ویت نام کی جنگ کے بارے میں یہی کہا گیا۔ 1967 اور 1973ء کی عرب اسرائیل جنگ کو اس کا پیش خیمہ قرار دیا گیا۔ بوسنیا کی جنگ پر یہی لیبل لگایا گیا۔ خلیجی جنگ یعنی عراق پر دوبار کی امریکی فوج کشی کو اور اس سے پہلے ایران عراق جنگ کو اس سے تعبیر کیا گیا اور تو اور خود ہمارے بعض علماء اس کی وکالت کرتے رہے ہیں۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ اور انجیل کے انکشافات دو جنگوں کی تو واضح نشاندہی کرتے ہیں مگر مذکورہ جنگوں میں سے کوئی بھی ان شرائط کو پورا نہیں کرتی کہ ان میں سے کسی کو ہرمجدون کی جنگ اول یا اس کا پیشہ خیمہ قرار دیا جا سکے۔ خلیجی جنگ میں عیسائی (امریکی) اور کچھ مسلمان اکٹھے ضرور تھے لیکن نہ عیسائی اور نہ ہی مسلمان بحیثیت مجموعی اس کا حصہ بنے۔ لہٰذا ہرمجدون کے ساتھ اس کا موازنہ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ اسرائیل میں نہیں عراق میں لڑی گئی جس میں امریکی حق پرست تھے اور نہ ہی عراق یا اس کی فوج باطل پرست ہمارے بعض مذہبی دانشوروں نے بہت ابتدائی مراحل میں ایسا تجزیہ دیدیا جو کم از کم ہمارے نزدیک قرین قیاس نہیں۔

مغرب میں عیسائی خصوصاً امریکی اس بارے میں ایک جانب پرجوش مگر دوسری جانب خوفزدہ بھی ہیں۔ ان کے اکابرین "مخلص" عیسائیوں کو اس جنگ کا خیر مقدم کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ہرمجدون کا آخری معرکہ شروع ہوگا تو حضرت عیسیٰ آ جائیں گے اور انہیں اٹھا کر بادلوں میں لے جائیں گے۔ اس طرح عیسائی تباہ و برباد ہونے سے بچ جائیں گے انہیں جنگ کی ہولناکیوں کا بھی سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ یہودی عقیدہ ایک دوسری قسم کی خوش فہمی پر مبنی ہے کہ پوری دنیا یہودیوں کی دشمن ہو جائے گی اور وہ مل کر ان کے ساتھ جنگ کرے گی۔ خوش فہمی کا پہلو یہ ہے کہ اس عالمی فوج کو شکست ہو جائے گی۔ پھر وحدانیت پرست تینوں مذاہب یکجا ہو جائیں گے۔ اس دوران دجال کا خروج ہوگا۔

اس یہودی عقیدے کو اگر اسلام اور مسلمانوں کے پہلو سے دیکھا جائے تو یہ درست اور سچ ہے کیونکہ آخر کار دنیا میں اسلام ہی غالب آئے گا۔ جبکہ احادیث مبارکہ میں بھی یہی بتایا گیا ہے۔ رومیوں یعنی عیسائیوں کی شکست کے بارے میں ایک حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ یہودیوں کے قتل عام کے بارے میں بھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے احادیث موجود ہیں۔ ان احادیث مبارکہ کے مطابق مسلمان اور یہود آپس میں لڑیں گے اور مسلمان یہود پر غالب آ جائیں گے۔ مسلمان انہیں قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ یہودی جس پتھر اور درخت کے پیچھے چھپا ہوگا تو وہ پتھر اور درخت کہے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے

Marfat.com

بندے! میرے پیچھے یہودی ہے۔ آؤ! اور اسے قتل کر دو سوائے غرقد کے درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا ہے۔

یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں کہ خود یہودیوں کو بھی اس حدیث مبارک پر مکمل یقین ہے کیونکہ اسرائیل میں جابجا اس درخت کے باغات لگائے جا رہے ہیں۔ اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ قتل عام میں زیادہ سے زیادہ یہودیوں کو بچایا جا سکے۔

احادیث پاک سے اس کے واضح اشارے ملتے ہیں کہ یہ جنگ امام مہدیؑ کے دور میں ہوگی اور غالباً وہی ہرمجدون اور اس کے بعد کی جنگوں کی قیادت کریں گے۔ کیونکہ لڑائی کے اختتام پر دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں اس کے قتل کی خبر دی گئی ہے امام مہدیؑ حضرت عیسیٰ سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے بتایا گیا ہے کہ وہ سات برس تک حکومت کریں گے۔ ان کے ہاتھ پر بیعت بیت اللہ شریف میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی جبکہ لشکر ان کا پیچھا کر رہے ہوں گے۔ مگر ان لشکروں کا مقدر تباہی و بربادی ہی ہوگا۔ نبی کریمؐ کے فرمان کے مطابق وہ تمام کے تمام زمین میں دھنس جائیں گے۔ اس بارے میں حدیث کی کتابوں میں کسی اور سے نہیں بلکہ امہات المومنینؓ کے حوالے سے حدیث موجود ہے۔ اس کی کچھ تفصیل ایک دوسری جگہ دی جا رہی ہے۔

○

Marfat.com

امام مہدیؒ اور پاکستان کا کردار

ایک شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں چھپ جائے گا لیکن یہاں بھی لوگ اسے تلاش کر لیں گے۔ وہ شخص رکن (حجر اسود والا کونہ) اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگا تو لوگ اس کی بیعت شروع کر دیں گے۔

یہ کون شخص ہے۔۔۔۔؟ مدینے سے بھاگ کر کیوں آئے گا۔۔۔؟ اور مکہ میں کیوں چھپ جائے گا۔

اس سے پہلے بخاری شریف کی ایک حدیث سن لیں: جس کی راوی کوئی اور نہیں خود ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ:۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک لشکر کعبہ پر فوج کشی کرے گا۔ جب یہ مقام بیداء (مدینہ سے آگے مکہ کی طرف) پر پہنچے گا تو انہیں شروع سے آخر تک زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہؐ شروع سے آخر تک کیونکر دھنسا دیا جائیگا۔ جبکہ وہاں بازار بھی ہونگے اور وہ لوگ بھی جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہونگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں شروع سے آخر تک دھنسا دیا جائے گا پھر اپنی نیتوں کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔

یہ لشکر کس کا ہوگا۔۔۔؟ اور مکہ پر فوج کشی کرنے کیوں جائے گا۔؟

اس کی وضاحت اور صراحت کچھ دوسری احادیث مبارکہ سے ہوتی ہے۔

حضرت ام سلمہؓ کی روایت سے حدیث ہے آپؐ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی موت کے وقت قوم اختلاف کا شکار ہو جائے گی۔ ایک آدمی بھاگ کر مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ اس کے

Marfat.com

بعد مکہ سے کچھ لوگ آئیں گے جو اس کو زبردستی باہر نکال کر (غلاف کعبہ کے پیچھے سے) رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کر لیں گے۔ حضرت ام سلمہؓ کی ہی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا۔ اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائیگا ابھی وہ وہیں ہونگے کہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔

یہ شخصیت یقیناً امام مہدیؑ ہیں۔ کیونکہ ان کی واضح علامات سے لوگ انہیںؒ پہچان لیں گے اور ان کو اپنا قائد بنالیں گے۔ یہ صورتحال ایسی ہے کہ وہ بے سروسامان ہوں گے۔ ان کی طرف جانے والا لشکر بھی مسلمانوں کا ہی ہوگا لیکن وہ بدترین انجام سے دوچار ہو جائے گا۔ پھر حضرت امام مہدی کی حکومت قائم ہوگی اور وہ فتوحات حاصل کریں گے۔ یہاں دو احادیث مبارکہ قابل ذکر ہیں۔

ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن حارثؓ کی روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا مشرق کی جانب سے ایسے لوگ برآمد ہوں گے جو علاقوں پہ علاقے فتح کرتے ہوئے امام مہدی کی مدد کو پہنچیں گے۔

ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے حدیث پاک ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ خراسان کے علاقے سے سیاہ جھنڈے برآمد ہوں گے۔ انہیں کوئی طاقت واپس نہیں پھیر سکے گی۔ یہاں تک کہ وہ ایلیا (بیت المقدس) میں نصب کر دیئے جائیں گے۔

حدیث مبارکہ میں مشرق کا ذکر ہوا ہے اور عرب کے مشرق میں ایران، پاکستان اور افغانستان موجود ہیں۔ افغانستان کا قدیم نام خراسان بھی ہے پاکستان کے بہت سے علاقے بھی خراسان کا حصہ تھے۔ یعنی امام مہدیؑ کی مدد کے لیے پاکستانی فوج اور مجاہدین بھی اپنا کردار ادا کرینگے۔ اسی کتاب کے ایک باب میں موجود ہے کہ اگر اسرائیل کے خلاف جہاد کا فتویٰ آ گیا تو پاکستان کی فوج کسی مزید حکم کے بغیر لڑنے کے لیے روانہ ہو جائے گی۔ بعض بزرگوں کو تو یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب پاکستان اور افغانستان ایک ملک بن جائیں گے اور افغان مجاہدین پاکستان کے ساتھ مل کر فتح کے جھنڈے لہرائیں گے۔

Marfat.com

ویسے بھی خروج دجال سے قبل نبی کریمؐ نے چار فتوحات کی خوشخبری دی ہے۔ مسلم کی کتاب الفتن میں حضرت نافع بن عتبہؓ کی روایت سے بیان کی گئی حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں فتح فرمائے گا۔ پھر تم اہل فارس سے جنگ کرو گے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے۔ پھر تم روم (والوں) سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ اس میں بھی تمہیں فتح عطا فرمائیں گے۔ پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اور اس میں بھی اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے۔

مسلم کی کتاب الفتن میں امام مہدیؒ کے سلسلے میں بیان کی گئی کچھ اور احادیث بھی ہیں۔
سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے نیند میں اپنے ہاتھ پاؤں کو ہلایا تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ آپؐ نے نیند میں وہ عمل کیا جو پہلے نہ فرمایا کرتے تھے تو آپؐ نے فرمایا تعجب ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ بیت اللہ کا ارادہ کریں گے۔ قریش کے ایک آدمی کو پکڑنے کے لیے جس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ جب ایک ہموار میدان (بیداء) میں پہنچیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ ہم نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ راستہ میں تو سب لوگ جمع ہوتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! ان میں با اختیار مجبور اور مسافر بھی ہونگے جو کہ ایک ہی دفعہ ہلاک ہو جائیں گے اور مختلف طریقوں سے نکلیں گے اور (قیامت کے دن) اللہ انہیں ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔

ایک حدیث کی راوی سیدہ ام سلمہؓ ہیں۔ سیدہؓ نے کہا:۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا۔ پھر اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ جب ہموار زمین (بیداء) میں پہنچے گا تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول جس کو زبردستی اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو۔ اس کا حکم کیا ہے۔؟ آپؐ نے فرمایا کہ اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا۔ لیکن قیامت کے دن اسے اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔

ام المومنین سیدہ حفصہؓ سے بھی اسی نوعیت کی حدیث مروی ہے کہ جب وہ زمین کے ہموار میدان میں ہونگے تو ان کے درمیانی لشکر کو دھنسا دیا جائے گا۔ ان کے آگے والے پیچھے

Marfat.com

والوں کو پکاریں گے۔ پھر انہیں بھی دھنسا دیا جائے گا۔ سوائے ایک آدمی کے جو بھاگ کر ان کے بارے میں اطلاع دیگا۔ کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔ عبداللہ بن صفوان نے کہا اللہ کی قسم یہ وہ لشکر نہیں (جس کے بارے میں رسول اللہ ؐ نے دھنس جانے کی پیش گوئی کی ہے)

ابن ماجہ کے مطابق ام المومنین حضرت صفیہ ؓ نے بھی حدیث کی روایت کی ہے۔ یہ ایسی حدیث ہے جس کی روایت کم از کم چار امہات المومنین نے کی۔ ایک جگہ اس طرح بھی آیا ہے کہ امام مہدی بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہونگے کہ لوگ انہیں پہچان لیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ ان کے پاس کوئی فوج یا ساز و سامان نہ ہوگا۔ ان سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کا ہی ایک لشکر مکہ کا رخ کرے گا لیکن مدینہ سے کچھ فاصلے پر ذوالحلیفہ پر یہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔ جو ایک دو لوگ بچیں گے وہ باقی لوگوں کو اس کی خبر دیں گے۔ یعنی ظہور مہدی کی یہ لازمی شرط ہے کہ ان سے لڑنے کے لیے فوج آئیگی جو راستے میں ہی زمین میں دھنس جائے گی۔ لگتا ہے کوئی زلزلہ آئے گا اور لشکر کو تہہ زمین میں لے جائے گا۔

مقام بیداء پر جس جگہ یہ فوج دھنسے گی وہ مکہ کی طرف مدینہ سے چند کلومیٹر دور ذوالحلیفہ کے قریب ہے۔ ذوالحلیفہ یا ابیار علی وہ جگہ ہے جہاں حج اور عمرے کے لیے احرام باندھا جاتا ہے۔ یہاں ایک خوبصورت اور وسیع و عریض مسجد ہے جبکہ غسل وغیرہ کا بھی بہت اچھا انتظام ہے۔ اس سے آگے بیداء صحرائی علاقہ ہے اور مدینہ کو مکہ سے ملانے والی شاہراہ ہجرہ کے دونوں جانب واقع ہے۔

امام مہدی کے ظہور کا علم ہوگا تو لوگ گروہوں اور جماعتوں کی شکل میں آکر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ شام کے ابدال، عراق کے اولیاء اور نیک لوگوں کی جماعتیں بیعت کے لیے آئیں گی۔ جبکہ ہر شخص پر ان کی بیعت واجب ہوگی۔

حضرت امام مہدیؑ مشرقی ملک کی فوجوں کی مدد سے عرب میں ایک طاقتور اور مضبوط

Marfat.com

حکومت قائم کریں گے۔ حضرت عیسیٰ کی آمد اور دجال کا خروج اس سے کچھ بعد کی باتیں ہیں۔ احادیث مبارکہ کے مطابق امام مہدی حکومت سنبھالنے کے سات برس بعد تک حیات رہیں گے۔ امام مہدی کے حوالے سے کتب میں بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ یہاں چند ایک بیان کی جارہی ہیں۔

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ ایک حدیث کی راوی ہیں کہ شام کے ابدال عراق کے گروہ آ کر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اس کے بعد قریش کا ایک شخص بنی کلب کا بھانجا اس کی طرف لشکر کشی کے لیے بھیجا جائے گا۔ وہ اس لشکر کو مغلوب کر لیں گے۔ وہ لوگوں کے درمیان معاملات کا فیصلہ تمہارے نبیؐ کی سنت کے مطابق کریں گے اور اسلام اپنی گردن زمین پر لگا کر دے گا (غالب آ جائے گا) وہ سات برس رہ کر وصال پا جائیں گے۔ لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا عرب کا فرمانروا نہ ہو۔ جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا (ترمذی۔ جلد دوم)۔

ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:۔

مہدی مجھ سے ہے وسیع پیشانی اور اونچے ناک والا ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف کے نظام سے چمکا دے گا۔ جب وہ ظلم وستم سے بھر گئی ہوگی۔ وہ سات برس فرمانروائی کرے گا۔ (ابوداؤد۔ جلد سوم)

ابوسعید خدریؓ ہی کی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:۔

میری امت میں مہدی پیدا ہونگے۔ اگر وہ دنیا میں بہت کم رہے تو سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس ضرور رہیں گے۔ اس کے زمانے میں میری امت اس قدر خوش ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ زمین کا اس کے زمانے میں یہ حال ہوگا کہ جس قدر اس میں پھل پیدا کرنے کی صلاحیت ہے، سب پیدا کرے گی۔ پھل کا کچھ حصہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مال کی اس

Marfat.com

قدر فراوانی ہوئی کہ ان کے سامنے ڈھیر لگا ہوگا، لوگ ان سے کہیں گے مہدی ہمیں مال دو۔ جواب دینگے جتنا جی چاہے لے لو۔ (ابن ماجہ۔ جلد دوم)

انہی صحابیؓ کی ایک اور روایت میں ہے ایک شخص آ کر کہے گا کہ اے مہدی مجھے دیجئے وہ اس کے کپڑوں پر اتنا مال و زر ڈال دیں گے جس قدر وہ اٹھا سکے (ترمذی۔ جلد دوم)

یہاں ایک اور حدیث کا بیان دلچسپی سے خالی نہیں۔

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا:۔

تمہارے ایک خزانے کے پاس تین خلفاء کے بیٹے قتل کیے جائیں گے لیکن کسی کو بھی وہ خزانہ نہیں ملے گا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ نشان نمودار ہونگے (یہ غالبًا افغانوں کا ذکر ہے) وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔ اس کے بعد حضورؐ نے کچھ اور بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ اس کے بعد نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہوگا۔ جب تم اسے ظاہر ہوتا دیکھو تو گھٹنوں کے بل برف پر گھسٹ کر بھی جانا پڑے تو اس کی بیعت کر لینا۔ کیونکہ وہ مہدی خدا کا خلیفہ ہوگا۔ (ابن ماجہ۔ جلد دوم)

یہی حدیث حضرت عبداللہؓ نے اس طرح بیان کی ہے کہ ہم نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ چند ہاشمی نوجوان آئے۔ انہیں دیکھ کر حضورؐ کی آنکھیں بھر آئیں۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ ہم آپؐ میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی بات ضرور دیکھتے ہیں جس سے ہمیں دکھ ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بدلے آخرت عطا کی۔ بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے کہ میرے اہل بیت بہت سختی اور تکلیف میں ہونگے۔ ان پر بڑی مصیبتیں آئیں گی۔ حتیٰ کہ مشرق اور مغرب سے کچھ لوگ آئیں گے جن کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہونگے۔ ان کا مقصد دنیا کے خزانوں پر قبضہ کرنا ہوگا لیکن لوگ انہیں روکیں گے۔ وہ لوگوں سے جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں فتح عطا فرمائے گا۔ وہ جس کام کا ارادہ کرینگے وہ پورا ہوگا۔ اس وقت یہ لوگ حکومت کو پسند نہ کریں گے بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو اپنا سردار مقرر کریں گے۔ وہ شخص زمین کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جس طرح لوگوں نے

Marfat.com

اسے ظلم سے بھر دیا تھا۔ تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے وہ ان لوگوں میں شریک ہو۔ اگر چہ اسے گھٹنوں کے بل زمین پر کیوں نہ چلنا پڑے (ابن ماجہ)

یہاں سوال یہ ہے کہ پاکستان ہی کیوں۔۔۔۔؟

ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان امام مہدیؑ کی مدد کرے گا اور اس کی فوج ان کے ساتھ لڑنے کے لیے جائے گی۔۔۔۔؟

بڑی سیدھی سی بات ہے کہ نبی کریمؐ کی ایک حدیث پاک میں خراسان اور ایک میں مشرق کا ذکر ہے جہاں سے مجاہدین یا فوج جائے گی۔ اس سارے خطہ میں پاکستان سب سے اہم اور اللہ کے کرم سے فوجی لحاظ سے طاقتور ترین ملک ہے۔ ہم قیام پاکستان اور دیگر واقعات کی ترتیب کو دیکھتے ہیں تو بات صاف ہو جاتی ہے۔ اگر چہ اس کا تفصیلی ذکر پاکستان سے متعلقہ حصے میں آئے گا لیکن یہاں مختصراً عرض کر دیں کہ پاکستان نبی کریمؐ کی ذاتی توجہ سے معرض وجود میں آیا۔ عالم اسلام میں یہ اعزاز دو ریاستوں کو حاصل ہے۔ جن میں ریاست مدینہ رسول اللہؐ کی حیات مبارکہ میں وجود میں آگئی جبکہ آپؐ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے کئی سو سال بعد مملکت پاکستان قائم ہوئی اور اس کے قیام میں بھی آنحضرتؐ کی دلچسپی اور رضا شامل تھی۔ اسی لیے یہ ملک کلمہ طیبہ کی بنیاد پر حاصل کیا گیا۔ جس کا مطلب لا الٰہ الا اللہ اور جس کا مقصد محمد رسول اللہؐ تھا۔ اگر چہ ہم اس مطلب اور مقصد سے بھٹکے ہوئے ہیں اور اس لیے پریشانیوں سے دو چار ہیں مگر وہ دن دور نہیں جب ہم حصول منزل کے لیے صراط مستقیم کی طرف لوٹ آئیں گے۔

پھر ہندوستان کو فتح کرنے والے مجاہدین امام مہدیؑ کے پاس جائیں گے۔ آپؑ کی ہدایت پر جنگ کریں گے اور علاقوں پہ علاقے فتح کرتے جائیں گے۔ اگر چہ یہ متحدہ اسلامی فوج ہوگی مگر اس کا غالب حصہ یقیناً پاک فوج پر مشتمل ہوگا۔ اس ملک کے قیام میں رسول اللہؐ کی ذاتی توجہ کا مقصد بھی یہی تھا کہ یہ ملک پورے عالم اسلام کا معاون و مددگار ہوگا۔ اس حوالے سے کتاب میں تفصیل موجود ہے۔

○

Marfat.com

گریٹر اسرائیل کا منصوبہ

ہرمجدون کی جنگ کے باب میں ایک حدیثِ پاک گزر چکی ہے۔اس حدیث میں نبی کریمؐ نے یہودیوں کے قتل عام کی خبر دی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس قتل عام میں دو تہائی یہودی جہنم واصل ہو جائیں گے۔ یقیناً بچے کھچے یہودیوں میں اتنی سکت اور ہمت نہیں رہے گی کہ وہ کسی اور ایڈونچر کے بارے میں سوچ سکیں۔۔۔حدیث سے سچی خبر کوئی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کی یہ معتوب قوم خبر رکھنے کے باوجود بے خبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے منصوبے بنا رہی ہے کہ عالمی سامراجی طاقت کا روپ دھار لے۔ وہ غلبہ عالم کے خواب دیکھ رہی ہے۔اور اس کے لیے طویل عرصہ سے روبہ عمل ہے۔امریکہ اور یورپ اس معاملے میں اس کے اتحادی ہیں۔وہ یہ سوچنے سے قاصر ہیں کہ غلبہ عالم کے اسی منصوبے کے تحت یہودیوں نے مغرب کی اکانومی پر قریباً قبضہ کر لیا ہے اور سارا میڈیا تو اس کے کنٹرول میں ہے ہی۔

اس معاملے پر بحث یہاں ہمارا موضوع نہیں ہمارے پیش نظر وہ منصوبہ جس کو عرفِ عام میں گریٹر اسرائیل یا عظیم تر اسرائیل کا نام دیا گیا ہے۔اس کثیر جہتی منصوبہ کا سارے جزیرہ نما عرب پر قبضہ بنیادی مقصد ہے۔ جب کہ کچھ علاقوں میں ایسی حکومتوں کا قیام مقصود ہے جن کی بنیاد لسانی اور فرقہ ورانہ ہو گی مگر یہ اسرائیل کی تابع فرمان رہیں گی۔

جزیرہ نما عرب پر قبضے کے لیے اسرائیل انجیل کے عہد نامہ قدیم یعنی توریت سے جواز پیش کرتا ہے حالانکہ توریت سمیت انجیل میں اتنی تحریف ہو چکی ہے کہ معلوم نہیں اصل کیا ہے اور نقل کیا۔۔۔؟ یا اصل میں کچھ ہے بھی یا نہیں؟

Marfat.com

توریت کے حوالے سے دعوؤں کے ذکر سے پہلے اصل منصوبے کا ذکر کرلیا جائے لیکن اس سے بھی پہلے یہ ذکر ضروری ہے کہ پاکستان اسرائیل کو بری طرح پریشان کر رہا ہے۔ اور اس کی حکمتِ عملی میں یہ ملک بھی کسی نہ کسی طرح سے شامل ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

صیہونیت کے خالق تھیوڈور ہرل کے ذہن میں عظیم تر صیہونی مملکت کا خناس سمایا تھا جسے وہ اپنا خواب قرار دیتا تھا۔ یہودیوں کے مذہبی پیشوا ربی فشمان کا دعویٰ ہے کہ اس مملکت میں وادیٔ نیل سے دریائے فرات تک کا علاقہ شام کا پیشتر حصہ اور سعودی عرب کا وسیع علاقہ بھی شامل ہوگا۔ (اس خیالی مملکت کی سرحدیں مدینہ منورہ سے کچھ ہی فاصلے پر ہیں) لبنان کے کچھ حصے اور اردن کو بھی عظیم تر اسرائیل کا حصہ دکھایا گیا ہے۔

اس ناپاک صیہونی منصوبے کے دو حصے ہیں۔ پہلا اور بڑا حصہ تو ''گریٹر اسرائیل'' کو بہت بڑی سامراجی طاقت بنانا ہے۔ جن کے آگے خطے میں کیا دنیا بھر میں کوئی پر نہ مار سکے۔ اس پہلے حصے کی کامیابی کے لیے دوسرا حصہ تیار کیا گیا ہے کہ پورے خطے کا موجودہ نظام تہس نہس کر دیا جائے۔ یہاں چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کی جائیں جن کی بنیاد لسانی اور فرقہ ورانہ ہو اور وہ اسرائیل کی تابع فرمان رہیں۔ یہ ایک طرح سے اسرائیل کی نوآبادیاں ہوں گی جو اس کے ہر حکم کی تعمیل کریں گی۔ یہی وہ منصوبہ ہے جس میں پاکستان کو بھی شامل کیا گیا ہے کیونکہ یہ ملک اسرائیل ہی نہیں، اس کے حواریوں اور حامیوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ نام نہاد آزاد بلوچستان کا قیام بھی اسی منصوبے کا حصہ ہے۔ جن دوسرے ممالک کے لیے یہودیوں کے یہ ارادے ہیں ان میں لبنان، عراق، شام، ایران، ترکی اور صومالیہ کا نام آیا ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ لبنان کی جنگ اور وہاں خانہ جنگی، ایران عراق جنگ، عراق پر دوبار امریکی حملہ، شام کی جنگ اور پاکستان کے علاوہ مصر، لیبیا، یمن اور دیگر اسلامی ممالک میں افراتفری اسی منصوبے کا حصہ ہیں۔ مذکورہ ممالک سے پہلے سوڈان، لیبیا اور علاقے کے کچھ دیگر ممالک کو نشانہ بنایا جائے گا۔ یہودی عراق کو بھی بہت بڑا چیلنج سمجھتے ہیں۔ اسی لیے اسرائیلی

Marfat.com

منصوبہ سازوں نے عراق کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ تین میں سے ایک ملک کردوں، دوسرا شعیوں اور تیسرا سنیوں کا ہوگا۔ طویل عراق ایران جنگ اور بعد کے واقعات کا اصل مقصد یہی تھا تاکہ اسے اتنا کمزور کر دیا جائے کہ اس میں کسی قسم کی مزاحمت کی ہمت نہ رہے۔ شام کی خانہ جنگی بھی اسی لیے ہو رہی ہے۔ حد یہ ہے کہ وہاں امریکہ کے ساتھ ساتھ ترکی بھی باغیوں کی حمایت کر رہا ہے جو خود اسرائیلی نشانے پر ہے۔ اور یہ باغی کون ہیں؟ وہی القاعدہ جس کا امریکہ بدترین دشمن سمجھا جاتا ہے اور یہاں شامی حکومت کے ساتھ لڑائی کے لیے اس کا ساتھ دے رہا ہے۔

یہ سارا منصوبہ تھیوڈور ہرل نے 1904ء اور ربی فشمان نے 1947ء میں بنایا۔ بعد میں ایک اسرائیلی صحافی اوڈ ڈینون نے بھی اپنے حساب سے اس کے خدوخال پیش کیے جو 1980ء کے لیے اسرائیلی حکمت عملی کہلاتے ہیں۔ یہ شخص صحافت کے علاوہ اسرائیلی وزارت خارجہ سے بھی منسلک رہا۔ لہٰذا ظاہر ہے اسے سرکاری سرپرستی اور حمایت بھی حاصل ہوگی۔ تھیوڈور ہرل کی ڈائری کے جو اوراق ملے ہیں۔ ان کے مطابق مصر سے فرات تک کا علاقہ یہودیوں کا ہے۔ ربی فشمان نے 9 جولائی 1947ء کو اقوام متحدہ کے خصوصی تحقیقاتی کمیشن میں بیان دیا کہ ہمارے ساتھ مصر سے فرات، شام اور لبنان کے کچھ حصوں کا وعدہ ہے۔ ان کا یہ دعویٰ توریت کی بنیاد پر تھا۔ اوڈ ڈینون نے بھی بڑی واضح اور جامع دستاویزات تیار کیں۔ ان کا مقصد بھی علاقے پر تسلط اور اردگرد کمزور عرب ریاستوں کا قیام ہے۔

واضح رہے کہ موجودہ فلسطین کو ختم کرنے کے علاوہ غزہ اور مغربی کنارے کو بھی اسرائیل کے ساتھ شامل کرنا منصوبے کا حصہ ہے۔ یہودیوں کے مطابق 1923ء میں برطانیہ نے جو فلسطین قائم کرایا تھا وہ سارے کا سارا اسرائیل کا ہے۔

اب توریت کے حوالے سے یہودی دعوؤں کا ذکر ہو جائے۔ ان دعوؤں کے مطابق ابراہیم کے بیٹوں کو جو زمین دی گئی ان میں آج کا اسرائیل، فلسطین، لبنان، شام، اردن اور عراق کے علاوہ کویت، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اومان، یمن، ترکی کا بڑا علاقہ اور

Marfat.com

دریائے نیل کا سارا مشرقی علاقہ شامل ہیں۔ ایک دوسرے حوالے سے وہ ساری سرزمین یہودیوں کی بتائی گئی ہے جو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ مصر سے انخلاء پر بارہ یہودی قبیلوں کو دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ وعدہ تھا کہ پھر اسرائیل (حضرت یعقوبؑ) کے بچوں کو آہستہ آہستہ باقی علاقے بھی دے دیئے جائیں گے۔

یہودیوں کے ان دعووں کی بنیاد انجیل کے عہدنامہ قدیم یعنی توریت کے باب پیدائش (Genesis 15-18-21) توریت کی پانچویں کتاب (Deuteronomy 1:7-34:1-15) کے علاوہ بنی Ezekiel(47-13-20) کی بنیاد پر ہے۔

اب توریت کے مذکورہ ابواب پر تھوڑی تفصیل سے بات کر لی جائے۔ باب پیدائش کے مطابق وہ تمام سرزمین جو ابراہیمؑ کے بیٹوں کو دی گئی۔ اس میں جو نام دیئے گئے ہیں وہ اسمٰعیل، ضمران، جوکشان اور میدیان وغیرہ ہیں۔ یہ اسمٰعیل یقیناً حضرت اسمٰعیلؑ نہیں۔ اور باقی ناموں سے بھی ہم واقف نہیں۔ لگتا ہے یہ بعد کی اولادیں ہیں۔ یہ وسیع علاقہ مصر سے فرات تک ہے۔ اس کے علاوہ اس میں موجودہ اسرائیل، فلسطین، لبنان، شام، اردن، عراق جبکہ کویت، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اومان، یمن اور ترکی کے علاقے بھی شامل ہیں۔

یہودی تصور کے مطابق ان کی سرزمین کی وہ حدود ہیں جو ابراہیمؑ کے وارثوں کے لیے تھی۔ اس کے بقول اس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا۔ بعد میں یہ سرزمین اسحٰقؑ اور اسرائیل (یعقوبؑ) کے اس وقت موجودہ دس وارثوں کو ملی۔ تاہم یہ حدود ''متحدہ مملکت اسرائیل'' کی مجوزہ سرحدوں سے مختلف ہیں۔ پانچویں کتاب اور بنی عزاقیل کے ابواب میں مصر سے نکلنے کے بعد بارہ قبیلوں کو ملنے والا علاقہ دیگر دعووں کے برعکس بہت کم ہے۔ تاہم اس میں یہ بھی ہے کہ اس کے علاوہ اسرائیل کے بچوں کو آہستہ آہستہ علاقہ دیا جائے گا اور یہ عرصہ برسوں پر محیط ہوگا۔

باب خروج میں جغرافیائی سرحدیں وہ ہیں جو سرزمین داؤدؑ کہلاتی ہیں۔ یہ بحر احمر، بحیرہ

Marfat.com

روم اور دریائے فرات تک کا علاقہ ہے۔اسی باب میں کچھ قبیلوں کو دی گئی سرزمین کا بھی ذکر ہے۔قبیلہ روبن، گادجبکہ نصف قبیلہ متاسی کو دریائے اردن کے مشرق کا علاقہ ملا۔باقی قبائل کو مغربی سمت کا علاقہ دیا گیا۔اسی کو سرزمینِ کنعان کہا گیا ہے۔یہودی روایات کا دعویٰ ہے کہ مصر سے خروج کے بعد حام کے بیٹے کنعان کے وارثوں نے یہ علاقہ مشم سے چھینا تھا۔

عزاقیل (13-20-47) میں بارہ قبیلوں کی سرحدیں موجودہ لبنان کی شمالی سرحدوں، شام، دریائے اردن کے مغربی کنارے، بحرِ مردار کے مغرب میں گلیڈ سے تمار تک کا علاقہ۔ تمار سے کدیش جبکہ مصر میں بحیرہ روم تک کا علاقہ ہیں۔بعض جگہ پورا لبنان، دریائے اردن کے دونوں کنارے، غزہ کی پٹی، اور موجودہ اسرائیل، جس میں ایلات وغیرہ بھی ہیں شامل کیا گیا ہے۔

یہودی کہتے ہیں پانچویں کتاب میں وعدہ کیا گیا ہے کہ ''خدا تمہاری سرحدوں کو وسیع کر دے گا۔اسی بنیاد پر گریٹر اسرائیل کی تھیوری پیش کی گئی جس پر اسرائیل پوری تندہی کے ساتھ اور خفیہ یا ظاہری طور پر عمل کر رہا ہے۔فلسطین کے مرحوم صدر یاسر عرفات نے 1988ء میں اس اسرائیلی سکے پر سخت اعتراض کیا تھا جس کو بنیاد بناتے ہوئے اسرائیل توسیع پسندی پر گامزن ہے کیونکہ یہ سکہ اسی توسیع پسندی کی علامت تھا۔اگرچہ اسرائیلی بنک نے یہ کہتے ہوئے تردید کردی کہ یہ محض ایک پرانے سکے کا نمونہ ہے مگر حقیقت اپنی جگہ موجود تھی۔یہ علامتیں یونہی منظرِ عام پر نہیں لائی جا رہیں۔اسامہ بن لادن نے بھی 1998ء میں گریٹر اسرائیل کے منصوبے سے خبردار کر دیا تھا۔اے بی سی کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا تھا۔اس کا مقصد پورے جزیرہ نما عرب پر قبضہ ہے جسے گریٹر اسرائیل کے لیے بنیاد بنایا جائے گا۔اس کے لیے اسے امریکہ اور یورپ کی مکمل حمایت حاصل ہے۔

صیہونی منصوبے کے تحت گریٹر اسرائیل کا جو نقشہ بنایا گیا ہے اس پر بھی ایک نظر ڈال لیتے ہیں۔یہ نقشہ کوئی خفیہ دستاویز نہیں رہی بلکہ عام دستیاب ہے۔جس میں گریٹر اسرائیل کی سرحدوں نے کئی ملکوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔اگر خدانخواستہ اس پر عمل ہو جائے تو کئی سمندروں اور دریاؤں تک بھی یہودی مملکت کی رسائی ہو جائے گی۔اسلامی دنیا کا ایک بڑا حصہ بھی اس

Marfat.com

کے زیرِ نگیں ہوگا۔

موجودہ اسرائیل اور فلسطین کے علاوہ شام کے وسیع علاقہ، اردن اور لبنان کو یہودیوں کی ملکیت دکھایا گیا ہے۔ قاہرہ سمیت مصر کا کافی حصہ بھی اس کی سرحدوں کے اندر ہے۔ شاید اس خدشہ کے تحت حال ہی میں مصر نے قاہرہ کی بجائے نیا دارالحکومت بنانے کا اعلان کیا ہے۔ اس علاقے پر قبضہ کی صورت میں نہ صرف نہر سویز مصر کے ہاتھ سے نکل جائے گی بلکہ اس کی سرحدیں بحرہ احمر اور بحیرہ روم تک جا ملیں گی۔ عراق میں دریائے فرات تک کے بڑا علاقہ پر جس میں بصرہ اور ناصریہ کے تاریخی شہر بھی شامل ہیں یہودیوں کا دعویٰ ہے ایسی صورت میں سرحد خلیج فارس تک چلی جاتی ہے۔ سعودی عرب کے بہت بڑے علاقے پر بھی یہودی دعویدار ہیں۔ انہوں نے اپنی سرحد تبوک اور مدینہ منورہ کے درمیان تک دکھائی ہے۔ تبوک کی نسبت یہ مدینہ منورہ سے زیادہ قریب ہوگی۔ کویت کے علاوہ ترکی کا کچھ علاقہ اور اس کے ساتھ ملنے والا ایرانی علاقہ بھی اس خوفناک منصوبے کا حصہ ہیں۔

یہ ساری حقیقت اپنی جگہ موجود ہے۔ دشمن عیار اور چالاک ہے، اسے آج کے قیصروں کی حمایت اور ساتھ حاصل ہے۔ لیکن ایسی صورت میں ہم یعنی مسلمان کہاں کھڑے ہیں؟

کیا ہم نے اس کے تدارک کے لیے کچھ کیا ہے؟

اس کے مقابلے کی تیاریاں کی ہیں؟

منہ توڑ جواب دینے کے عزم کو جواں کیا ہے؟

کیا ہمارے گھوڑے پوری طرح چوکس ہیں؟

یا پھر ہم خوابِ خرگوش میں مست۔۔ کبوتر کی طرح پروں میں آنکھیں چھپائے بیٹھے ہیں۔۔؟

باری تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

ہمیں اپنی پناہ اور حفظ و امان میں رکھے۔

اور ہماری دستگیری فرماتا رہے۔ (آمین)

○

Marfat.com

حصہ چہارم

نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشگوئیاں

Marfat.com

پیش گوئیوں کی صداقت

بعد از فریضہ حج پیش از نماز فطر

از دست رفتہ گیرند از ضبط غاصبانہ

حج کی ادائیگی کے بعد اور عید الفطر کی نماز سے قبل وہ تمام کھوئے ہوئے علاقے واپس لے لیے جائیں گے جن پر غاصبانہ قبضہ کرلیا گیا تھا۔

یہ محض شعر نہیں، ان پیشگوئیوں کا حصہ ہے جو اللہ کے ولی نعمت اللہ شاہؒ نے قریباً ساڑھے آٹھ سو برس پہلے کی تھیں۔ مذکورہ پیش گوئی ہندوستان اور پاکستان کے حوالے سے ہے۔ جس کا تفصیلی ذکر متعلقہ باب میں آئیگا کہ حج کی ادائیگی کے بعد بھارت سے شروع ہونے والی جنگ نماز عید الفطر سے پہلے ختم ہو جائے گی۔ وہ کہتے ہیں میں یہ پیش گوئیاں خود نہیں کر رہا بلکہ وہی کہہ رہا ہوں جو باری تعالیٰ کی طرف سے مجھے بتایا جارہا ہے۔

قدرت کردگار مے بینم

حالت روزگار مے بینم

از نجوم ایں سخن نمے گویم

بلکہ از کردگار مے بینم

اپنے ان اشعار میں بھی انہوں نے یہی بات کی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور زمانے کی حالت دیکھ رہا ہوں۔ میں یہ باتیں کسی نجوم کے ذریعے نہیں کہہ رہا۔ میں انہیں ذات باری تعالیٰ کی طرف سے دیکھ رہا ہوں۔ نعمت اللہ شاہ ولی نے یہ پیش گوئیاں 548ھ میں کی

Marfat.com

تھیں۔صرف ہندوپاک کے بارے میں نہیں ان میں پوری دنیا کے حکمرانوں اور اہم واقعات کا بیان موجود ہے جو حرف بحرف سچ ثابت ہوا۔ یہ اللہ والوں کی باتیں ہیں۔اللہ اپنے محبوب بندوں کی زبان سے کیسی کیسی حقیقتیں کہلوا دیتا ہے۔۔۔۔ان رازوں کو وہی جانتا ہے عام انسانوں کی نظر سے یہ اسرار اوجھل ہی رہتے ہیں صرف اللہ والے کچھ جان پاتے ہیں۔

نعمت اللہ شاہ ولیؒ کہتے ہیں کہ پورے ہندوستان پر مسلمانوں کی حکمرانی ہوگی اور کفر کی بجائے وہاں اسلام کا بول بالا ہوگا۔لیکن یہ منزل حاصل کرنے کے لیے کتنے کٹھن مقام آئیں گے۔۔۔؟ ان کا بھی ذکر موجود ہے۔انجام کار یہ اسلام اور مسلمانوں کے لیے نوید ہے کہ آخری فتح انہی کی ہوگی اور وہ باری تعالیٰ کے کرم سے لطف انداز ہونگے۔

احادیث مبارکہ کے بعد کسی اور سند یا دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔احادیث کا تعلق غزوہ ہند سے ہے۔تاہم پوری دنیا کے واقعات کے بارے میں اس بزرگ روحانی شخصیت کے فرمودات دلچسپی سے خالی نہیں۔انہوں نے اڑھائی تین ہزار کے قریب اشعار کہے جن میں سے اب صرف اڑھائی تین سو ہی دستیاب ہیں۔۔۔۔معلوم نہیں باقی اشعار میں کیا کچھ کہا گیا ہے۔تمام باتوں کے احاطہ کے لیے تو ایک ضخیم کتاب درکار ہوگی لہٰذا یہاں صرف متعلقہ حصے ہی بیان کئے جائیں گے۔

ابتداء میں دیئے گئے شعر کے حوالے سے وہ کہتے ہیں کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان یہ آخری اور چوتھی جنگ ہوگی جس میں متحدہ اسلامی فوج کے ساتھ چین بھی ہوگا۔ دونوں ملکوں کے درمیان دو بڑی جنگیں 1965ء اور 1971ء میں ہو چکی ہیں۔تیسری جنگ علاقائی نوعیت کی ہوگی جس کے بعد بھارت انتشار کا شکار ہو جائے گا اور پھر چوتھی اور فیصلہ کن جنگ تیسری عالمی لڑائی کا پیش خیمہ ہوگی جس میں ایک الف (امریکہ یا انگلستان) اس طرح سے تباہ ہوگا کہ اس کا نام تاریخ کی کتابوں میں ہی رہ جائے گا۔ بزرگوں نے اس الف کو انگلستان قرار دیا ہے۔

Marfat.com

آنے والے حالات و واقعات اور ہمارے اصل موضوع یعنی غزوہ ہند پر بات کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ گزرے ہوئے ان چند واقعات اور حالات کا ذکر کردیا جائے جو حرف بحرف درست ثابت ہوئے۔ پہلے دونوں پاک بھارت جنگوں کا ذکر پہلی یعنی 1965ء کی جنگ کے بارے میں وہ کہتے ہیں۔

از لطف و فضل یزداں بعد از ایام ہفدہ
خون ریختند و قرباں دانند غازیانہ

یعنی (مجاہدین اسلام) سترہ روز کی اس جنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خونریزی اور قربانی کے بعد کامیابی حاصل کریں گے۔ اللہ کے اس نیک اور بزرگ بندے نے آٹھ سو سال بعد کی جنگ کا حال اور دن تک بتادیئے۔ یقیناً 6 ستمبر 1965ء کو شروع ہونے والی جنگ ٹھیک سترہ روز جاری رہی۔ قارئین کو شاید محض ایک شعر پر یقین نہ آئے لیکن تمام اشعار کو ترتیب اور تسلسل کے ساتھ پڑھا جائے تو بات صاف اور واضح ہوجاتی ہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے واقعات بتائے جبکہ چار پانچ سو سال بعد آنے والے ہندوستانی حکمرانوں کے نام اور انگریز کا عرصہ حکمرانی بھی دیا ہے جس پر لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے ان کے اشعار پر پابندی لگادی تھی۔ لارڈ کا کہنا تھا کہ ہم محض سو سال کے لیے نہیں ہمیشہ کے لیے آئے ہیں۔ اب 1971ء کی جنگ کی طرف آتے ہیں۔

قہر عظیم آید بہر سزا کہ شاید
آخر خدا بہ سازد یک حکم قاتلانہ

سزا کے طور پر ایک بہت بڑا قہر آئے گا اور آخر کار باری تعالیٰ کی طرف سے ایک قاتلانہ حکم جاری ہوگا۔

کشتہ شوند مسلماں افتاں شوند خیزاں
از دست نیزہ بنداں یک قوم ہندوآنہ

ایک مسلح ہندو قوم کے ہاتھوں مسلمان گرتے پڑتے اور اٹھتے ہوئے مارے جائیں گے۔

Marfat.com

مشرق شود خرابے از مکر حیلہ کاراں
مغرب دہند گریہ برفعل سنگدلانہ

مشرق (مشرقی پاکستان) ان لوگوں کے ہاتھوں تباہ ہوگا۔ وہ حیلہ کاروں کے مکروفریب سے تباہ ہو جائے گا۔ جبکہ مغرب (مغربی پاکستان) والے اپنے اس سنگدلانہ یا ظالمانہ فعل پر روئیں گے۔

شہر عظیم باشد اعظم ترین مقتل
صد کربلا چوں کربل باشد بخانہ خانہ

ایک بڑا شہر (ڈھاکہ) بہت بڑی قتل گاہ بن جائے گا۔ جس طرح کربلا بپا ہوئی تھی اسی طرح اس شہر کے گھر گھر میں سینکڑوں کربلائیں بپا ہوں گی۔

رہبر مسلماناں درپردہ یار آناں
امداد دادہ باشد از عہد فاجرانہ

مسلمانوں کا ایک رہنما (مجیب) درپردہ ان (بھارتیوں) کا دوست ہوگا اور اپنے فاجرانہ عہد سے اس کو مدد دے گا۔

ازگاف شش حروفی بقال کینہ پرور
مفتح شود یقینی از مکرما کرانہ

وہ کینہ پرور بنیا جس کا چھ حرفی نام گ (گاندھی اندرا) سے شروع ہوگا۔ اس کو اپنی مکاری کی بنا پر یقینی فتح حاصل ہوگی۔

اس حوالے سے کافی اشعار موجود ہیں لیکن طوالت کی وجہ سے نہیں دیئے جا رہے۔ کیونکہ ہمیں آنے والی جنگوں کا ذکر کرنا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ایک شعر یقیناً آپ کی دلچسپی کا باعث ہوگا اور وہ عدلیہ کی لڑائی کے بارے میں ہے جو زیادہ دور کی بات نہیں۔ نعمت اللہ شاہ ولی لکھتے ہیں:

درموموناں نزارے در جنگ قاضی آرے
چوں سگ پئے شکاری، گردد بسے بہانہ

Marfat.com

قاضی (عدلیہ) کی لڑائی میں کمزور مسلمان شکاری کے پیچھے کتے کی طرح بہانہ سازی کریں گے۔

اس کے بعد عدلیہ میں رشوت و بدعنوانی اور مسلمانوں میں پیدا ہو جانے والے افعال بد کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ وہ بھی اس طرح کہ لوگ چور اور ڈاکو کے سر پر دستار فضیلت دیکھیں گے۔ یعنی وہ مسلم معاشرے میں معززین شمار ہوں گے۔

مغلوں کے تین سو سالہ دور حکمرانی میں ہر بادشاہ کا نام، عرصہ اور طرز حکمرانی تک بتایا گیا ہے کئی سو سال بعد کے واقعات کی پیش گوئی کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ 300 سال بعد مغل اصحاب کہف کی طرح غائب ہو جائیں گے۔ پھر سکھوں کے دور کا ذکر ہے۔ نانک کا نام لیکر اس کے فکر کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ کہ وسطی پنجاب میں وہ سکھوں کا پیر ہوگا۔۔۔۔ یہ شعر ملاحظہ کریں۔

قوم سکھانش چیرہ دستی ہاکندر مسلمین
تا چہل ایں جور و بدعت اندر آں پیدا شود

سکھ قوم مسلمانوں پر بہت زیادہ ظلم و ستم کرے گی اور یہ ظلم و بدعت چالیس سال تک جاری رہے گا۔ ابھی بہت زیادہ وقت نہیں گزرا۔ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں تو آپ کو ان الفاظ کی صداقت کا یقین آ جائے گا۔ پھر نصرانیوں (انگریزوں) کی حکومت آتی ہے۔

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندویاں تمام
تا صدی حکمش میاں ہندوستان پیدا شود

اس کے بعد نصرانیوں کا دور آ جائے گا وہ سارے ہندوستان پر قبضہ کر لیں گے اور ہندوستان پر ان کا حکم ایک صدی یعنی ایک سو سال تک رہے گا۔ یہی وہ شعر ہے جس پر وائسرائے لارڈ کرزن نے پابندی لگا دی تھی ان کا خیال تھا کہ انگریز اب جانے کے لیے نہیں آئے لیکن درویشوں کی باتوں کی رمز اور معرفت وہ کیا جانیں۔ ٹھیک سو سال بعد انہیں ہندوستان سے جانا پڑا۔

Marfat.com

واگذار دہندرا ازخود مگر ازمکرشاں

خلفشار جاں گسل درمرداں پیدا شود

کہ وہ ہندوستان کو ازخود چھوڑ جائیں گے لیکن وہ ایک ایسا مکر کر جائیں گے کہ لوگوں کے درمیان ایک جان لینے والا جھگڑا پیدا ہو جائے گا۔ آپ دیکھیں کہ ان کا پیدا کردہ تنازعہ کشمیر دونوں ملکوں یعنی پاکستان اور بھارت کے درمیان وجہ نزاع بنا ہوا ہے۔ اس کی بنا پر جنگیں ہوئی ہیں اور ہر روز کئی افراد جان سے جاتے ہیں۔ تقسیم ہند کے وقت مسلمانوں کے قتل عام کے بارے میں اشعار ہیں اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے لیے 23 سال کا وقت دیا گیا ہے۔ مشرقی پاکستان اگرچہ 24 سال بعد علیحدہ ہوا مگر 23 سال بعد باقاعدہ طور پر علیحدگی کی تحریک شروع ہوگئی تھی۔

نعمت اللہ شاہ ولی نے دونوں عالمی جنگوں کا حال بھی بیان کیا اور دونوں کے درمیان ٹھیک اکیس برس کا وقت دیا ہے۔ پہلی جنگ کے بارے میں کہتے ہیں

تا چار سال جنگے افتد بہ برغربی

فاتح الف گردد برجیم فاسقانہ

غرب یعنی مغربی ممالک چار سال تک ایک جنگ کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ اس جنگ میں الف (انگلستان) ج (جرمنی) پر فتح حاصل کرلے گا اور یہ فتح سفاقانہ طریقے سے ہوگی۔ واضح رہے یہ جنگ 1914ء میں شروع ہوئی اور اس کا اختتام 1918ء (4 سال بعد) میں ہوا۔ اس جنگ سے قریباً سات سو برس قبل کی گئی پیش گوئی میں قتل و غارت کی کس قدر درست تعداد دی گئی ہے۔

جنگ عظیم باشد قتل عظیم سازد

یک صدوسی یک لک باشد شمار جانہ

اس جنگ عظیم میں قتل عظیم ہوگا، یعنی بہت بڑی تعداد میں قتل و غارت ہوگا اور ایک کروڑ اکتیس لاکھ جانوں کا ضیاع ہوگا۔ بعد کے اعداد و شمار کے مطابق اس جنگ میں قریباً اتنے ہی

Marfat.com

لوگ مارے گئے۔

پس سال بست و یکم آغاز جنگ دوئم

مہلک ترین اول باشد بہ جارحانہ

(پہلی جنگ عظیم کے) اکیس سال بعد دوسری جنگ عظیم شروع ہو جائے گی۔ جو پہلی جنگ سے بہت زیادہ مہلک اور جارحانہ ہوگی دوسری جنگ پہلی سے ٹھیک اکیس برس بعد شروع ہوئی۔ پہلی جنگ 1918ء میں ختم جبکہ دوسری کی ابتدا1939ء میں ہوئی۔

پاکستان اور بھارت میں حکمرانوں کی نادانیوں اور معاشرے کی پستی کے بارے میں اشعار بھی کہے گئے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

بے شرم و بے حیائی درمرد ماں فزاید

مادر بہ دختر خود، خودراکند میزانہ

کذب وریا وغیبت، فسق و فجور بے حد

قتل و زنی و اغلام ہر جا شوند عیانہ

ان اشعار کا مطلب آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے اور آج معاشرے کی حالت بالکل ایسی ہی ہے۔

آں مفتیان گمرہ فتوے دہند بیجا

درحق بیان شرع سازند بسے بہانہ

گمراہ مفتی غلط فتوے دینگے اور شریعت کے معاملات میں بہت سی بہانہ سازی کریں گے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ زمانہ حال میں کیا صورتحال ہے جو وضاحت کی متقاضی نہیں۔ صرف علماء کے بارے میں ہی نہیں لکھا گیا۔ یہ شعر بھی دیکھیں۔

بنی تو قاضیاں برمسند جہالت

گیرند رشوت ازخلق علامہ بابہانہ

تو قاضیوں (ججوں) کو کرسی جہالت پر دیکھے گا اور بڑے بڑے صاحبان علم بہانہ سازی

Marfat.com

سے رشوت وصول کریں گے۔ مذکورہ تمام حالات کے بارے میں بہت سے اشعار ہیں لیکن یہ ہمارا موضوع نہیں۔ یہ چند صفحات بھی محض اس بزرگ ہستی کی پیش گوئیوں کی صداقت جاننے کے لیے دیئے گئے ہیں۔

اگلے باب میں ہم اصل موضوع یعنی غزوہ ہند کی جانب آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ عظیم روحانی شخصیت ہمیں کن حقائق سے آگاہ کر رہی ہے۔ اگلا باب شروع کرنے سے پہلے ایک امر بیان کر دیں کہ اس بزرگ کی نگاہ کہاں تک گئی تھی۔ انہوں نے احمد نام کے دو افراد کا ذکر کیا ہے۔ انگریزوں کے دور میں ان کا فتنہ اسلام کو نقصان پہنچائے گا۔ ان میں سے ایک تو واضح طور پر مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو خالصتاً انگریزوں کا پیدا کردہ فتنہ ہے اور انگریز آج تک اس کا دم بھرتے ہیں۔ دوسرے احمد کے بارے میں کچھ واضح نہیں بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ یہ سرسید احمد خان ہیں لیکن یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا اس بارے میں مولا کریم ہی بہتر جانتا ہے۔

○

Marfat.com

غزوۂ ہند

اس باب کی ابتداء اس شعر سے کی جارہی ہے۔

برمومنان غربی شد فضل حق ہویدا

آید بدست ایشاں مردان کاروانہ

مغربی مسلمانوں یعنی مغربی پاکستان کے مسلمانوں کے پاس جو کہ اب پورے پاکستان کے مسلمان ہیں۔ کام کے آدمی آجائیں گے۔ حالات کو دیکھا جائے تو کام کے یہ لوگ یقیناً ہمارے ایٹمی سائنسدان اور ہمارے بہادر اور جری فوجی ہیں۔ جو اس ملک کے لیے بے بہا کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے اور ان لوگوں کی شبانہ روز محنت سے پاکستان دنیا کی واحد اسلامی ایٹمی قوت بن چکا ہے جبکہ ہماری بہادر افواج مسلسل حالت جنگ میں ہیں اور ملک وقوم کی بقا اور سلامتی کے لیے اس دھرتی کو اپنے لہو سے سینچ رہی ہیں۔ کاش! ہمارے سیاستدان اور بیوروکریسی بھی اس صف میں شامل ہو جائے۔

اس بزرگ نے 1965ء اور 1971ء کے بعد ایک تیسری لڑائی کا ذکر کیا ہے۔ پاک و ہند کی اس لڑائی کے بارے میں شعر ملاحظہ فرمائیں ۔

چترال، نانگا پربت، باسین، ملک گلگت

پس ملک ہائے تبت گیرند جنگ آنہ

اس لڑائی کا نشانہ کون سے علاقے بنیں گے۔۔۔؟ شعر کے مطابق چترال، نانگا پربت، گلگت اور چین کے ساتھ تبت کا علاقہ میدان جنگ ہوگا۔ تبت کے میدان جنگ بننے کا

Marfat.com

مطلب ہے کہ چین اس جنگ سے لاتعلق نہیں رہے گا جبکہ تبت کے مسئلہ پر اس کا بھارت کے ساتھ طویل عرصہ سے تنازعہ چل رہا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مولانا اکرم اعوان کی تھیوری کے مطابق یہی وہ جنگ ہے جو غزوہ ہند کا پیش خیمہ ہوگی۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں امریکہ شمالی علاقوں تک پہنچنا چاہتا ہے اور اسی مقصد کے لیے بھارت حملہ کرے گا جس کے بعد غزوہ ہند کی باقاعدہ ابتداء ہو جائے گی۔ نعمت اللہ شاہ ولی کا کہنا ہے۔

بعد از شدد چوں شورش در ملک ہند پیدا

فتنہ فساد برپا در ارض مشرکانہ

(اس جنگ کے نتیجے میں) مشرکوں کی سرزمین یعنی ہندوستان میں شورش برپا ہوگی۔ فتنہ وفساد ہوگا اور اس فتنہ وفساد کے دوران

درچین خلفشارے قومے کہ بت پرستانہ

برکلمہ گویاں جابر ازقہر ہندوانہ

اس خلفشار یا شورش کے دوران بت پرستوں یعنی کافروں کی قوم مسلمانوں کو اپنے قہر و غضب کا نشانہ بنائے گی۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ بھارتی مسلمانوں پر ایک بار پھر قیامت ٹوٹ پڑے گی اور ان کا قتل عام ہوگا۔ کچھ بزرگوں کی رائے ہے کہ اس جنگ سے پیدا ہونے والی شورش کے نتیجے میں بھارت اپنا اتحاد برقرار نہیں رکھ سکے گا اور اس کے اندر کئی ریاستیں وجود میں آجائیں گی۔ بالکل اسی طرح جیسے سوویت یونین کئی ملکوں میں تقسیم ہو گیا اور پیش گوئیاں کی جا رہی ہیں کہ امریکہ کا بھی یہی انجام ہوگا۔

اس تیسری جنگ کے بعد چوتھی جنگ ---- اور یہ چوتھی جنگ فیصلہ کن ہوگی۔ بھارت میں اسلام کا پرچم لہرائے گا ---- دوسری جانب تیسری عالمی جنگ بھی شروع ہو جائے گی۔ جس میں اتنی تباہی ہوگی کہ الامان والحفیظ ---- اسی جنگ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ کا وجود تک ختم ہو جائے گا۔

چوتھی جنگ میں جو متحدہ اسلامی فوج اور بھارت کے درمیان لڑی جائے گی، چین

Marfat.com

مسلمانوں کے ساتھ ہوگا لہٰذا چینیوں کو یاموج، ماجوج کہنا خارج از امکان ہو جاتا ہے۔۔۔۔

اس جنگ میں ہندوستان مسلمان کے قبضہ میں آجائے گا لیکن یہ فتح انہیں تھالی میں رکھ کر پیش نہیں کر دی جائے گی۔۔۔۔ مسلمانوں کو اس کے لیے بے انتہا قربانیاں دینا ہونگی۔

نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیش گوئیوں سے ایسا لگتا ہے کہ ابتداء میں بھارت کو کامیابیاں حاصل ہونگی۔ وہ لاہور سمیت پنجاب پر قبضہ کر لے گا۔ غالباً کشمیر اور اٹک تک کا علاقہ بھارت کے پاس چلا جائے گا۔ سندھ کے بارے میں بھی ایسا ہی تاثر ملتا ہے۔ پھر کیا ہوگا۔۔۔؟

ماہ محرم آید چوں تیغ بامسلماں

سازند مسلم آندم اقدام جارحانہ

محرم کے مہینہ میں مسلمانوں کے پاس ہتھیار آجائیں گے اور وہ جارحانہ کارروائی کریں گے اس ساری صورتحال میں عالم اسلام اور چین مدد کو پہنچیں گے۔۔۔۔ یہ متحدہ فوج بھارت کو تہس نہس کر کے رکھ دے گی اور عالم اسلام کا یہ اتحاد اسے اقوام عالم میں عظمت سے ہمکنار کر دے گا۔

بزرگوں کا خیال ہے کہ اس وقت جنگ کا مرکزی محاذ اٹک کا علاقہ ہوگا جس کے بارے میں ایک شعر موجود ہے کہ اٹک (دریائے سندھ اور کابل کے سنگم) پر تین بار ہندوؤں کا خون پانی کی طرح بہے گا۔ اسے اس امر سے بھی تقویت ملتی ہے کہ بھارت افغانستان میں اپنی موجودگی پر بہت زور دے رہا ہے۔ اس کے فوجیوں کو افغانستان میں دیکھا بھی گیا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ امریکی انخلاء کے بعد اس کی منظوری اور رضامندی کے ساتھ افغانستان میں بھارتی فوج کی تعداد بڑھتی رہے گی اور پھر اٹک کا مقام اس کی فوج کا مقتل بن جائے گا۔ آخر کار نہ صرف لاہور، پنجاب اور سارے کا سارا کشمیر آزاد کرا لیا جائے گا بلکہ ہندوستان بھی مجاہدین کے قبضہ میں چلا جائے گا اور وہاں ہندوازم کی بجائے اسلام کا بول بالا ہوگا۔

اس صورتحال پر اللہ کے ولی کے اشعار کیا کہتے ہیں۔۔۔؟ آئیے، ان پر بھی ایک نظر ڈال لیتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے وہ شعر یہاں دوبارہ دیا جا رہا ہے جو گزشتہ باب کی ابتداء

Marfat.com

میں موجود ہے۔

بعد از فریضۂ حج، پیش از نماز فطرہ

از دست رفتہ گرنید از ضبط غاصبانہ

اس شعر کو دوبارہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ قریباً دس ماہ تک جنگ و جدل اور قتال جاری رہے گا معلوم نہیں اس کی لپیٹ میں کون کون آجائے لیکن یہ معرکہ اتنا خوفناک ہوگا کہ ہر طرف خون ہی خون بہہ رہا ہوگا اور ہر لمحہ تباہی و بربادی کو آواز دے رہا ہوگا۔۔۔ہم اس جنگ کی ہولناکیوں کو دیکھنے کے لیے زندہ ہونگے یا نہیں تاہم ہماری آنے والی نسلیں ضرور اس کی شاہد ہوں گی ایک اور شعر میں یہ مدت چھ ماہ بتائی گئی ہے۔ یہ شعر آگے آئے گا اور یہ ماہ محرم بھی اس جنگ کے دوران آئے گا جس کے بارے میں یہ بزرگ لکھتے ہیں۔

ماہ محرم آید چوں تیغ مسلماں

سازند مسلم آندم اقدام جارحانہ

پھر محرم کا مہینہ آجائے گا اور اس ماہ کے دوران مسلمانوں کے پاس ہتھیار آجائیں گے لہٰذا وہ جارحانہ اقدام کریں گے۔ یعنی آگے بڑھ کر وار کریں گے۔

ہندوستان کے خلاف معرکہ کے بارے میں ہی ہے کہ۔

از خاص و عام آیند جمع تمام گردند

در کار آں فزایند صد گونہ غم افزانہ

خاص و عام تمام لوگ یکجا ہو جائیں گے یا جمع ہو جائیں گے۔ اس کام میں سینکڑوں قسم کے غم بھی پیش آئیں گے۔ خاص و عام کے جمع ہونے کے بارے میں اشعار آگے دیئے جا رہے ہیں لیکن سینکڑوں قسم کے غم۔۔۔؟ معلوم نہیں یہ کیا ہونگے یقیناً ان کا تعلق انہی قربانیوں سے ہے جو اس جنگ کے دوران فرزندان اسلام دیں گے۔ جدال و قتال تو اپنی جگہ لیکن ایک تباہ کن زلزلے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

Marfat.com

یک زلزلہ کہ آید چوں زلزلہ قیامت

آں زلزلہ بہ قہر در ہند سند ہیانہ

ایک ایسا زلزلہ آئے گا جو قیامت کے زلزلوں کی طرح ہوگا۔ یہ ہندوستان اور سندھ میں قہر بن کر نازل ہوگا یعنی بہت بڑی تباہی پھیلائے گا۔ زلزلہ جنگ سے پہلے آئے گا یا بعد میں، اس کا کوئی ذکر موجود نہیں۔

یہ جنگ کیسے لڑی جائے گی۔ کون کون لڑے گا اور اس میں کیا احوال پیش آئیں گے۔۔۔؟ اب اس پر نظر ڈالتے ہیں۔ پہلے یہ دو اشعار۔

بہر ضیافت خود از سمت کج شمالی

آید برائے فتح امداد غائبانہ

آلات حرب و لشکر درکار جنگ ماہر

باشد بہم مومن بے حد و بیکرانہ

فتح کے حصول کی خاطر شمال مشرقی علاقے سے امداد آئے گی۔ اس مد میں جنگی ہتھیار ہی نہیں، ماہرین جنگ بھی شامل ہونگے۔ جن سے مسلمانوں کو بے حد و حساب تقویت حاصل ہوگی۔ اگلے اشعار میں بتایا گیا ہے کہ کہاں کہاں سے فوج، ہتھیار، ماہرین اور دوسری قسم کی امداد و اعانت حاصل ہوگی۔

عثمان و عرب و فارس ہم مومنان اوسط

از جذبہ اعانت آئندہ و البانہ

اعراب نیز آیند از کوہ و دشت و ہاموں

سیلاب آتشیں شد از ہر طرف روانہ

یک جاں شود عثمان ہم چینیاں و ایراں

فتح کنند ایناں کل ہند غازیانہ

غلبہ کنند ہمچوں مورو ملخ شباشب

حقا کہ قوم مسلم گوند فاتحانہ

Marfat.com

ان چاروں شعروں کے مطابق عثمان یعنی ترکی (اس وقت غالباً خلیفہ عثمان برسر اقتدار ہونگے) عرب، فارس (ایران) اور مشرق وسطی والے امداد کا جذبہ لے کر والہانہ انداز میں آئیں گے۔ عرب قوم پہاڑوں، بیابانوں اور صحراؤں سے آئے گی۔ ہر طرف آگ کا سیلاب ہوگا۔ ترکی، چین اور ایران یکجا ہو جائیں گے اور پورے ہندوستان کو فتح کر لیں گے۔ میں باری تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی اور یہ مکڑیوں اور چیونٹیوں کی طرح راتوں رات چھا جائیں گی۔

کابل خروج سازد در قتل اہل کفار
کفار چپ و راست سازند بے بہانہ
از غازیان سرحد لرزد زمیں چو مرقد
بہر حصول مقصد آیند والہانہ

کابل کے لوگ بھی نکل آئیں گے تاکہ کافروں کو قتل کریں اور یہ کافر دائیں بائیں ہونے کی کوشش کریں گے۔ سرحد کے لوگ دیوانہ وار آئیں گے اور ان غازیوں (کی آمد) سے زمین لرزے گی۔

رود اٹک نہ سہ بار از خون اہل کفار
پُر مے شود بہ یکبار جریان جاریانہ
پنجاب، شہر لاہور، کشمیر ملک منصور
دوآب، شہر بجنور، گیرند غالبانہ
از دختران خوش رو از دلبران مہ رو
گیرند ملک آں سو خلقے مجاہدانہ

دریائے اٹک (سندھ اور اٹک کا سنگم) کافروں کے خون سے بھر جائے گا اور یہ خون تین بار دریا میں سے جاری ہوگا۔ یعنی اس مقام پر تین بار ان کا قتل عام ہوگا۔ دوسرے شعر میں کہا گیا ہے کہ (صوبہ) پنجاب، شہر لاہور، اور کشمیر کو آزاد کرا لیا جائے گا۔ دوآب یعنی دریائے

Marfat.com

گنگا اور جمنا کے درمیانی علاقہ اور بجنور پر مسلمان قابض ہو جائیں گے۔ مجاہدین کو مال غنیمت میں خوبرو لڑکیاں اور حسینائیں ملیں گی۔

اگلے شعر میں جنگ کی مدت ہی نہیں بتائی گئی بلکہ یہ ایک اور حوالے سے بھی انتہائی قابل غور ہے۔

ایں غزوہ تابہ شش ماہ پیوستہ ہم بشرہا؛
مسلم بفضل اللہ گردند فاتحانہ

یہ جنگ چھ ماہ تک چلے گی۔ جس میں اللہ کے فضل سے مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔ اس سے پہلے اسے دو عیدوں کے درمیان جنگ قرار دیا گیا ہے جو قریباً دس ماہ کی مدت ہے لیکن اس شعر میں یہ مدت چھ ماہ بتائی گئی ہے۔ ممکن ہے جنگ عیدِ قربان کے کچھ عرصہ بعد شروع ہو۔ جو بھی صورت ہوگی، اللہ والے ان باتوں کو بہتر جانتے ہیں۔ اصل میں قابل غور دوسرا معاملہ ہے کہ شعر میں جنگ کو غزوہ قرار دیا گیا ہے جس کا صاف اور واضح مطلب ہے کہ یہی وہ جنگ ہے جس کی نوید رسول اکرمؐ نے دی تھی۔ اس دوران امام مہدی تشریف لا چکے ہونگے۔ بیت اللہ شریف میں مقام ابراہیمؑ پر ان کی بیعت ہو چکی ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰؑ بھی شام میں تشریف لے آئیں گے۔

یہ غزوہ کب ہوگا۔۔۔؟ اس کے بارے میں محض قیاس ہی کیا جا سکتا ہے کہ یہ دنیا کا قریباً آخری زمانہ ہوگا۔ لیکن بندوں کو کچھ معلوم نہیں۔ مولا کریم ہی بہتر جانتا ہے۔

اس عظیم فتح کے بعد کی صورتحال کیا ہوگی۔۔۔؟ بزرگ کہتے ہیں۔

بعد از عقب ایں کار مغلوب اہل کفار
مسرور فوج جرار باشند فاتحانہ

اس کام یعنی اس فتح کے بعد کفار مغلوب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کا لشکر جرار فتح حاصل کر کے خوش ہو جائے گا۔

Marfat.com

خوش می شود مسلماں از لطف و فضل یزداں

خالق نماید اکرام از لطف خالقانہ

اللہ تعالیٰ کے لطف و فضل کی بنا پر مسلمان خوش ہو جائیں گے۔ خالق اسی طرح لطف و کرم فرمائے گا جیسے پیدا کرنے والا فرماتا ہے۔

اس باب کا یہ آخری شعر بھی ملاحظہ فرمالیں۔

کشتہ شوند جملہ بدخواہ دین وایماں

کل ہند پاک باشد از رسم ہندوانہ

دین و ایمان کے بدخواہ یعنی دشمنان دین و ایماں قتل کر دیئے جائیں گے اور تمام (سارے کا سارا) ہندوستان ہندوؤں کی رسوم اور ان کی عملداری سے پاک ہو جائے گا۔

نعمت اللہ شاہ ولیؒ کے اشعار یا پیش گوئیاں درحقیقت غزوہ ہند کے سلسلے میں ہی ہیں۔ رسول کریمؐ نے جس غزوہ میں مسلمانوں کی فتح اور اس کے شرکاء کے لیے جنت کی بشارت دی ہے۔ یہ اسی بشارت کی تفصیل ہے۔ غزوہ ہند کی احادیث میں مخبرِ صادقؐ نے جہاد اور اس کے انجام کی خبر دیدی جبکہ ان بزرگ نے جنگ کا حال تفصیل سے بتایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی نجوم نہیں بلکہ باری تعالیٰ کے راز ہیں جو ان پر منکشف کیے جا رہے ہیں۔

اس باب کو ختم کرنے سے پہلے یہ ذکر تو کر دیں کہ ہندوؤں کا قتل عام کون کرے گا

قاتل کفار خواہد شد شہہ شیر علی

حامی دین محمدؐ پاسبان پیدا شود

کفار کو قتل کرنے والے کا نام شاہ شیر علی بتایا گیا ہے یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کا حامی ہوگا اور ملک و دین کی پاسبانی کریگا۔ اب یہ شاہ شیر علی اس وقت اسلامی سلطنت کا حکمران ہوگا یا فوج کا سپہ سالار۔۔۔؟ امکان غالب ہے کہ افواج کی کمان شیر علی شاہ کے ہاتھوں میں ہوگی اور یہ کفار کا صفایا کرے گا۔ شیر علی شاہ کے علاوہ پیش گوئیوں میں دو اور شخصیات کا نام بھی آیا ہے۔ یہ دونوں شخصیات عبدالحمید اور حبیب اللہ ہیں۔ یقیناً ان تینوں ہستیوں کا تعلق ماضی یا

Marfat.com

حال سے نہیں بلکہ مستقبل سے نظر آتا ہے کیونکہ ان کے کارناموں کا تعلق مستقبل سے ہے۔

نعمت اللہ شاہؒ نے ہندوستان پر مسلمانوں کے قبضے کی مدت چالیس برس بتائی ہے۔اس دوران امام مہدی کا ظہور دجال لعین کا خروج اور عیسیٰؑ کا ظہور ہوگا۔۔۔۔تیسری عالمگیر جنگ کا بھی یہی زمانہ ہے۔اس جنگ میں کیا کچھ ہوگا۔۔۔؟ اس کا ذکر انہی کی زبان سے اگلے صفحات میں دیا جا رہا ہے۔

○

Marfat.com

اور کیا ہوگا۔۔۔؟

غزوہ ہند کا ذکر ختم ہوا۔ بزرگ ہندوستان پر مسلمانوں کا قبضہ چالیس برس تک بتاتے ہیں۔جس کے بعد دجال کا خروج ہوگا۔یعنی امام مہدیؒ کا دور شروع ہو چکا ہوگا اور حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ یہ مجاہدین اللہ کی رضا سے جب تک چاہیں گے ہندوستان میں رہیں گے۔پھر شاہ فلسطین (امام مہدی) انہیں بلالیں گے۔اس دوران حضرت عیسیٰؑ تشریف لا چکے ہونگے۔یہ لشکر مشرق و مغرب کو فتح کرے گا اور دجال کے ساتھ بھی جنگ کرے گا۔حضرت عیسیٰ ہی ان مجاہدین کو جنت کی خوشخبری سنائیں گے۔

چالیس برس کے بعد ہندوستان کا کیا بنے گا۔۔۔؟ نعمت اللہ شاہ ولیؒ کے قریباً نوے فیصد شعر دستیاب نہیں۔اگر مل جائیں تو ان میں بعد کے حالات اور واقعات کا بھی ذکر ملے گا۔ لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ ساری دنیا پر غلبہ اسلام کا دور ہوگا اور ہندوستان کا معاملہ کچھ مختلف نہیں ہوسکتا جہاں پہلے ہی اسلام کا نور روشنی پھیلا رہا ہوگا۔

واقعات کی ترتیب کا جائزہ لیں تو ایسا لگتا ہے کہ پھر یوم حساب کا عمل شروع ہو جائے گا اور دنیا قیامت کی جانب سفر شروع کر دے گی۔لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے بھید ہیں۔۔۔کب کیا ہوگا۔۔۔؟ قیامت کب آئے گی۔۔۔؟ مولا کریم نے اس کا کیا ٹائم ٹیبل بنا رکھا ہے۔۔۔؟انسان اس پر بات کرنے سے قاصر ہے۔

اب امام مہدیؒ کے ظہور کی طرف آتے ہیں اور اس شعر سے ابتداء کرتے ہیں۔

Marfat.com

نائب مہدی آشکار شعور
بلکہ من آشکار مے بینم

نائب مہدی ظاہر ہونگے۔ بلکہ میں تو انہیں ظاہر دیکھ رہا ہوں۔ یہ بزرگ یقیناً باطن کی آنکھ سے ان کا ظہور دیکھ رہے ہونگے جو ہم جیسے عام انسانوں کے تصور سے بھی بہت دور کی بات ہے۔

تا سال بہتری ازکان زھوقا آید
مہدی عروج سازد ازمہد مہدیانہ

پھر زھوقا والا بہتریں سال آجائے گا تو امام مہدیؒ مہدیانہ ہدایت کے ساتھ اپنے عروج پر آجائیں گے۔

ناگاہ بہ موسم حج مہدی عیان باشد
ایں شہرت عیانش مشہور در جہانہ

امام مہدی حج کے دنوں میں اچانک ظاہر ہونگے اور ان کے ظاہر ہونے کی خبر ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ یعنی ہر کوئی بیعت کے لیے آئے گا۔

صورت پنمہ ہمہ خورشید
بنظر آشکارے مے بینم

ان کی صورت اس سورج کی مانند ہوگی جو دوپہر کو چمک رہا ہوتا ہے اور میں اس وقت اسے دیکھ رہا ہوں۔ اب روئے سخن دجال کی جانب ہے۔

سمت مشرق زیں طلوع کند
ظہور دجال زار مے بینم
رنگ یک چشم اوبچشم کبود
خرے برخر سوار مے بینم

میں دیکھ رہا ہوں کہ مشرق کی جانب سے دجال لعین ظاہر ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ پھولی

Marfat.com

ہوئی ہوگی اور ایک گدھا ایک گدھے پر سوار ہوگا۔ ایک اور شعر ہے۔

زیں بعداز اصفہان دجال ہم درآید
عیسیٰ برائے قتلش آیدز آسمانہ

اس میں مزید وضاحت کی گئی ہے کہ دجال اصفہان شہر سے ظاہر ہوگا اور اس کے قتل کے لیے عیسیٰ بھی آسمان سے اتر آئیں گے۔ اس حوالے سے کچھ مزید اشعار ہیں۔

لشکر او بود اصفہاں
ہم یہود و نصاریٰ مے بینم
ہم مسیح ازسماء فرودآید!!
پس کوفہ غبار مے بینم
کوفیاں تمام کشتہ شوند
باہزاروں سوار مے بینم

اس کا (دجال کا) لشکر اصفہان میں ہوگا اور میں یہودیوں اور عیسائیوں کو اس کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ حضرت مسیحؑ بھی آسمان سے اتر آئیں گے اور میں کوفہ میں گردوغبار دیکھ رہا ہوں۔ سارے کوفی مارے جائیں گے میں حضرت مسیحؑ کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں سوار (مجاہد) دیکھ رہا ہوں۔

ازدم تیغ عیسیٰ مریم!!
قتل دجال مے بینم

میں عیسیٰ ابن مریم کی تلوار سے اسے قتل ہوتا دیکھ رہا ہوں۔ مذکورہ اشعار احادیث مبارکہ کی روشنی میں کہے گئے ہیں۔ نبی کریمؐ نے مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ دجال ادھر سے ظاہر ہوگا۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ کو دیکھ کر وہ پانی میں نمک کی طرح پگھلنے لگے گا لیکن عیسیٰ اسے قتل کریں گے اور پھر دکھائیں گے کہ یہ دجال کا خون ہے۔

اگلے اشعار غالباً حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں ہیں۔

Marfat.com

مسکنش شہر کوفہ خواہد بود
دولتش پائیدار مے بینم
زینت شرح دین از اسلام
محکم و استوار مے بینم
کارداران نقد و سکندر
ہمہ در راہ کار مے بینم

ان کا قیام کوفہ میں ہوگا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کی حکومت مستحکم و پائیدار ہوگی۔ اسلام کی شریعت سے دین کو زینت ملے گی اور میں اسے مضبوط و استوار دیکھ رہا ہوں۔ دولت والے اور عزت والے سب لوگوں کو میں ان کی راہ میں یعنی ان کے کام آتے دیکھ رہا ہوں۔ ایک اور شعر ہے

نہ ور دے نجوم ہے گویم
بلکہ از سریار مے بینم

یہ وارداتیں میں از خود یا اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ میں اللہ تعالیٰ کے رازوں کو دیکھ رہا ہوں۔

کچھ اسلامی ممالک کے بارے میں چند اشعار موجود ہیں۔ یہ اشعار زمانہ حال اور ماضی قریب کے بارے میں معلوم ہوتے ہیں۔ یہ شعر ایران کے بارے میں ہے

جنگ و آشوب و فتنہ بسیار
در یمین و یسار مے بینم

میں دیکھ رہا ہوں کہ دائیں بائیں جنگ و آشوب اور بہت زیادہ فتنہ ہوگا۔ یہ شعر بھی مشرق وسطیٰ کے کچھ ممالک کی حالیہ صورتحال کے حوالے سے ہے

خراسان و مصر و شام و عراق
فتنہ و کار زار مے بینم

Marfat.com

میں خراسان (افغانستان) مصر، شام اور عراق میں فتنہ وفساد اور لڑائی دیکھ رہا ہوں۔

غارت و قتل لشکر بسیار
درمیاں و کنار مے بینم

ملک کے وسط میں اور سرحدوں پر بھی بہت سا لشکر قتل یا تباہ ہو جائے گا۔

ابتداء میں دیا گیا ہے کہ غزوہ ہند کے بعد تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی جس میں تباہی و بربادی ہوگی جبکہ برطانیہ کا وجود صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔

ایک جانب مسلمان اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے خوش ہو رہے ہونگے مگر دوسری جانب۔

چوں ہند ہم بہ مغرب قسمت خراب گردد
تجدید یاب گردد جنگ سہ نوبتانہ

ہندوستان کی طرح مغرب کی قسمت بھی خراب ہو جائے گی اور تیسری عالمی جنگ کی ابتدا ہوگی۔ اشعار سے لگتا ہے کہ یہ جنگ مغرب میں ہی لڑے جائے گی اور تباہی و بربادی کا مرکز مغرب ہی ہوگا جس میں ایٹمی اور نجانے کون کون سے خوفناک ہتھیار استعمال ہونگے لیکن یہ کہنا بھی بجا نہ ہوگا کہ باقی دنیا مکمل طور پر بچی رہے گی۔ تباہی و بربادی کا اثر یقیناً ساری دنیا پر پڑے گا اور کچھ ممالک تو اس کا نشانہ بھی بن سکتے ہیں۔ یہ شعر ملاحظہ کریں جس کے بارے میں دو تین جگہ ذکر آچکا ہے۔

آں دوالف کہ گفتم الفے تباہ گردد
راحملہ ساز یابد برالف مغربانہ
کاہدالف جہاں کہ یک نقطہ رونماند
الاکہ اسم یادش باشد مورخانہ

دوالف (امریکہ اور انگلینڈ) جو کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ ان میں سے ایک الف تباہ ہو جائے گا۔ یہ تباہی روس پھیلائے گا جو برطانیہ پر حملہ کر دے گا اور اس طرح تباہ کرے گا کہ اس ملک کا وجود تک مٹ جائے گا اور اس کا نام محض تاریخ کی کتابوں میں رہ جائے گا۔

Marfat.com

ظاہر ہے اگر پورا ملک تباہ ہوتا ہے تو اس میں رہنے والے کروڑوں انسان کہاں بچیں گے۔ یہ ساری کارستانی یقیناً ایٹمی ہتھیاروں کی ہوگی۔ روس کا امریکہ پر تو شاید بس نہ چل سکے مگر برطانیہ پر اس کا داؤ چل جائے گا۔ جرمنی اور جاپان بھی جنگ میں برابر کے حصہ دار ہونگے۔ اس کا اظہار اگلے شعر سے ہوتا ہے ۔

جیم شکست خوردہ بارا برابر آید
آلات نار آرند مہلک جہنمانہ

جرمنی اور جاپان دوسری جنگ عظیم کے شکست خوردہ ہیں۔ یہ ممالک تیسری جنگ میں روس کے ہم پلہ ہونگے یا پھر اس کا ساتھ دیں گے۔ اس جنگ میں اتنے مہلک آتشیں ہتھیار استعمال ہونگے کہ جہنم کا منظر پیش کریں گے۔ اس وقت دنیا میں جس قدر آتشیں یا ایٹمی ہتھیار ہیں ان سے ایک کیا کئی دنیائیں تباہ وسکتی ہیں اور غالباً یہی وہ منظر ہوگا کہ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے۔ مطلب یہ کہ کچھ بھی باقی نہیں بچے گا۔ نعمت اللہ شاہ ولیؒ کے تمام اشعار مل جائیں تو معلوم ہو سکے گا کہ تباہی کا یہ سلسلہ کہاں تک جائے گا۔ یہ چند اشعار ہی رونگٹے کھڑے کر دیتے ہیں۔ کہ ایک جیتے جاگتے ملک انگلینڈ کا ایک نقطہ بھی باقی نہیں بچے گا اور آن کی آن میں سب کچھ تحلیل ہو جائے گا۔ اسی ملک کے بارے میں یہ کہا گیا ہے ۔

تعزیر غیبی آید مجرم خطاب گیرد
دیگر نہ سرفرازد برطرز راہبانہ

ان کی یہ پکڑ اللہ کی طرف سے ہوئی ہے۔ باری تعالیٰ نے انہیں یہ سزا دی ہے لہٰذا کوئی اور راہبوں (عیسائیوں) کی طرح سر بلند نہیں کرے گا۔ اس ملک نے دنیا میں بہت فتور مچائے رکھا ہے۔ ملکوں کے ملک غلام بنا لیے۔ ایسا وقت بھی آیا کہ برطانوی سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔۔۔ اس جنگ میں روس کے ساتھ ساتھ چین کا کیا کردار ہوگا۔۔۔؟ دیکھتے ہیں ۔

راہم خراب باشد از قہر ''سین'' ساز
از اوامان یابد از حیلہ و بہانہ

Marfat.com

روس پر بھی چین کا قہر وغضب نازل ہوگا اور وہ تباہ ہو جائے گا۔ تاہم روس حیلہ سازی اور بہانہ بازی کر کے اس سے امان حاصل کرے گا۔ شعر کا مفہوم یہ ہے کہ اس جنگ میں روس بھی نہیں بچ پائے گا۔ جرمنی اور جاپان سے ممکنہ اتحاد کے باوجود وہ تباہی سے دو چار ہوگا۔ بہر صورت یہ انگلینڈ جیسی تباہی نہیں ہوگی وہ دانش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چین کے ساتھ جنگ جاری نہیں رکھے گا بلکہ اس کے پاؤں پکڑ لے گا۔ اس طرح اس کی جان بچ جائے گی۔ اس شعر سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ چین اس وقت تک بے پناہ قوت حاصل کر چکا ہوگا کہ روس جیسی بڑی طاقت اس کے سامنے بے بس ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ افغانستان پر حملے کے بعد سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ سے چین نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اب وہ کوشش کرتا ہے کہ کسی تنازعہ میں نہ الجھے بلکہ خود کو فوجی کے ساتھ ساتھ اقتصادی طور پر بھی مضبوط و مستحکم بنا لے۔ کیونکہ سوویت یونین کو اقتصادی استحکام حاصل نہیں تھا لہٰذا وہ ایک جنگ بھی برداشت نہیں کر سکا اور دھڑام سے گر گیا۔ اقتصادی استحکام کے لیے چین اپنی کوششوں میں کامیاب رہا ہے اور جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے صورتحال یہ ہے کہ اب امریکی معیشت کا تمام تر دارومدار چینی قرضوں پر ہے۔ چین اس قدر مضبوط ہو چکا ہے کہ اس وقت بھی سب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتا ہے لیکن کسی تنازعہ میں الجھنے کے بجائے اس کی تمام تر توجہ ملک کو مضبوط و مستحکم کرنے پر صرف ہو رہی ہے۔

تیسری عالم جنگ کے بارے میں ابھی بہت کچھ پردہ راز میں ہے شاید یہ بھی باری تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس میں بھی رب ذوالجلال کی کوئی حکمت ہوگی۔

نعمت اللہ شاہ ولیؒ نے اپنے ان اشعار یا پیش گوئیوں کے بارے میں بھی کچھ کہا ہے۔ یہ شعر دیکھیں جس میں انہوں نے سب کو ایک مشورہ دیا ہے۔

عجلت اگر بخواہی، نصرت اگر بخواہی
کن پیروی خدارا احکام قدسیانہ

اگر تو جلد فتح کا طلبگار ہے تو خدا کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کر اس شعر

Marfat.com

میں وہ ہمیں اللہ کی راہ پر چلنے کی تلقین کر رہے ہیں۔اپنے اشعار کے حوالے سے ان کا فرمانا ہے۔

رازے کہ گفتہ ام من، درے کہ سفتہ ام من

باشد برائے نصرت اسناد غائبانہ

وہ راز جو میں نے بیان کیے ہیں۔ یہ موتی ہیں جو میں نے پرو دیئے ہیں۔ یہ غیب کی باتیں ہیں جو میں نے فتح کے لیے بیان کر دی ہیں۔مولائے کریمؐ یقیناً مسلمانوں کی مدد کرے گا۔ یہ سب کچھ بیان کر دینے کے بعد وہ خود کو تلقین کر رہے ہیں۔

خاموش باش نعمت اسرارِ حق مکن فاش

درسال کُنتُ • کنزا باشد چنیں بیانہ

وہ اپنے آپ کو خاموشی کرا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رازوں کو ظاہر نہ کر۔اس شعر میں کنت کنزا در اصل سال کا بیان ہے جس میں یہ اشعار کہے گئے۔علم اعداد کی روشنی میں یہ 548 بنتے ہیں۔جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے 548ھ میں پیش گوئیاں کیں۔جبکہ اس وقت عیسوی سن 1153 تھا۔

○

Marfat.com

حصہ پنجم

پاکستان اور روحانیت

Marfat.com

''مرد درویش''

مرد درویش کون ہوتا ہے۔۔۔؟

یا روحانیت کیا ہے۔۔۔؟

یہ ہمارا موضوع نہیں۔ لیکن روحانیت والے کس کس رنگ میں ہوتے ہیں۔۔۔؟ ضروری نہیں وہ گدڑی پوش ہی ہوں۔۔۔۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ آنکھیں سرخ اور چہرے سے جلال ٹپکتا ہو۔ ایسا بھی نہیں کہ وہ سادھو سنت کے روپ میں ہی ہوں۔۔۔۔ وہ ہر رنگ اور ہر روپ میں ہو سکتے ہیں۔ آیئے آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں۔

ایک نامور بزرگ۔۔۔۔ جن کا روحانیت میں ایک نام تھا۔

انگریزی اور انگریزوں والے لباس سے سخت نفرت کرتے تھے۔ کوئی ان کے قریب حقہ یا سگریٹ نوشی کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ ایک گھوڑی ان کے لیے مخصوص تھی۔ جس پر کوئی اور سوار نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کی نشست پر بیٹھنے کا تصور بھی محال تھا۔ جس کی وجہ کچھ اور نہ ہو، بہت زیادہ احترام ضرور تھا۔

اب دوسری جانب ان کے ہم عصر علامہ اقبالؒ نے بالکل برعکس طبیعت پائی تھی۔ انگریزی لباس پہنتے اور حقہ، سگریٹ بھی نوش کرتے تھے۔

ایک دن ایسا آیا کہ ان بزرگ نے کسی کو طلب کیا اور صبح سویرے ریلوے سٹیشن پہنچنے کی ہدایت کی اسے ایک مسافر کو لانا تھا۔ ہدایت یہ تھی کہ بڑے احترام سے پیش آنا میری گھوڑی لے جاؤ اور گھوڑی کی لگام پکڑ کر انہیں لانا۔ جب مسافر کا حلیہ بتایا گیا تو حاضرین مجلس چونک

Marfat.com

اٹھے۔ مہمان انگریزی لباس میں اور سگریٹ نوش بھی تھا۔

آنے والا کون تھا۔۔۔۔؟ علامہ اقبالؒ۔۔۔۔! شاعر مشرق۔۔۔۔شاعر فطرت

سواری پہنچی تو بزرگ ننگے سر پیر استقبال کے لیے بھاگے۔ سوار کے پاؤں پکڑ کر گھوڑی سے اتارا۔ ان کے برابر نہیں بلکہ ایک قدم پیچھے چلتے رہے۔ عقیدت کا یہ عالم تھا کہ آنے والے کو خود حقہ پیش کیا اور بڑی نیاز مندی کے ساتھ سر جھکا کر باتیں کرتے رہے۔ مہمان رخصت ہونے لگا تو ہاتھ باندھ کر خدا حافظ کہا۔

مرید حیران و پریشان تھے کہ آج کیا ہو گیا سارے اصول، سارے ضابطے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ آخر ایک مرید نے ہمت کی اور پوچھ ہی لیا۔

بزرگ یوں گویا ہوئے کہ میری حد تو دس گاؤں ادھر اور دس گاؤں ادھر ہے مگر اقبالؒ کی ولایت کا علاقہ مشرق سے مغرب تک ہے۔ کلکتہ سے لندن۔۔۔۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اب بتاؤ اتنے بڑے بادشاہ کے سامنے مجھ جیسے معمولی اہلکار کو کیسے پیش آنا چاہیے۔

اب بولو۔۔۔۔! بتاؤ۔۔۔۔!

مگر اب وہاں کون بولتا اور کون بتاتا! ان کو علم ہو گیا کہ انگریزی لباس والا پیر طریقت سے بڑی شے ہے۔

اسی طرح کہا جاتا ہے کہ ایوب دور کے بہت بڑے بیوروکریٹ قدرت اللہ شہاب بھی روحانیت میں ایک بڑے مقام کے حامل تھے۔ بہت سے واقعات ہیں ایرانی پاسپورٹ پر خفیہ دورہ اسرائیل۔۔۔۔ مسجد اقصیٰ میں رات بھر خفیہ قیام اور وہاں کچھ وظائف۔۔۔۔ اثرات ظاہر ہونے لگے تو یہودی جادوگروں کو پتہ چل گیا وہ واپس تو آ گئے مگر آخری عمر بڑی خراب گذری۔ شاید یہ بھی کسی قسم کا امتحان تھا۔

لکھنے کا مقصد محض یہ بتانا ہے کہ اہل روحانیت کسی بھی رنگ میں ہو سکتے ہیں۔ مجذوب کی شکل۔ صاحب بہادر کے حلیہ۔۔۔۔ عام آدمی کے لباس میں۔۔۔۔ سب کچھ ممکن ہے۔

ایک اور شخصیت کا ذکر کرتے ہیں ہمارے ہاں ردی والا بابا آتا ہے وہ گزشتہ بیس پچیس

Marfat.com

برس سے آرہا ہے۔بچوں سے ردی لیکر چلا جاتا۔لیکن بچے پڑھ لکھ کر کام دھندے سے لگ گئے اور اپنے اپنے مقام کار پر چلے گئے لہٰذا کبھی کبھی بابا جی کے ساتھ ٹاکرا ہونے لگا۔وہ عجیب طرح کی باتیں کرتے ہیں ان کی باتوں میں دلچسپی محسوس ہوئی۔۔۔۔اب بابا جی جب بھی آتے ہیں انکے ساتھ باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ان کی باتوں سے احساس ہوتا ہے کہ وہ ردی والے تو ہیں مگر ان کے اندر کچھ اور بھی ہے۔بعض اوقات ایسی ایسی باتیں کر جاتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ایک وظیفہ بھی بتایا جو میں نہ کر سکا۔کافی عرصہ بعد ایک دن بابا جی نے پوچھ لیا کہ وہ وظیفہ کیوں نہیں کیا۔میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے وظیفہ نہیں کیا۔کہنے لگے اس لیے کہ وہ میرے پاس واپس آ گیا ہے۔میں دنگ رہ گیا۔یہ ناتواں بوڑھا یقیناً کسی نہ کسی طرح سے ان ''بابوں'' میں شامل ہے جنہیں ہم روحانیت والے کہتے ہیں۔

بات لمبی ہورہی ہے۔۔۔۔اصل مقصد یہی ہے کہ جن روحانیت والوں کا ذکر ہورہا ہے، وہ پاکستان اور اس کے مستقبل کے بارے میں کیا کہتے ہیں اور کیا رائے رکھتے ہیں؟ وہ اس مملکت خداداد کو کس طرح سے دیکھ رہے ہیں؟

سب سے پہلے اشفاق احمد کا ذکر کرتے ہیں۔وہ اب اس دنیا میں موجود نہیں مگر ان ہستیوں کو ''بابوں'' کا نام انہوں نے ہی دیا ہے۔ان کا زیادہ تر اٹھنا بیٹھنا انہی بابوں میں تھا۔ لہٰذا وہ ان کی سوچ اور انداز فکر کا بہتر ادراک کر سکتے تھے۔شاید اسی لیے انہوں نے پاکستان کو حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی طرح قرار دیا تھا جس طرح حضرت صالحؑ کی اونٹنی معجزے سے وجود میں آئی اور اسے اللہ تعالیٰ کی نشانی کے طور پر رکھا گیا جس نے بھی اس اونٹنی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوا۔اسی طرح کا معاملہ پاکستان کے ساتھ ہے۔جس نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی اسے بہرصورت ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

اشفاق احمد خود مرد درویش تھے۔ان کی باتیں کچھ معنے اور مطلب رکھتی تھیں۔وہ جو کہتے شاید ان کے دل سے نکلتا تھا۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرحوم میں ایک بہت بڑا ''بابا'' چھپا ہوا تھا۔

تفصیل میں جانے سے پہلے دوبارہ اقبالؒ کا ذکر ہو جائے۔انہیں حکیم الامت کا خطاب

Marfat.com

ایسے ہی نہیں دیدیا گیا۔ وہ مرد درویش تھے۔ ان کی دور بین نگاہیں جو کچھ دیکھ رہی تھیں، شاید ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ کہتے ہیں کہ میں عارف، مجدد، محدث یا فقیہہ نہیں ہوں لیکن یہ مرد درویش کیا تھے۔۔۔؟ ان کی شاعری اور تحریریں یا تقریریں تو اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ابتداء میں جن بزرگ کا ذکر آیا ہے وہ کوئی معمولی شخصیت نہیں تھے کہ ان کی باتوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ خود اقبالؒ جو کچھ بھی کہتے ہیں، اسے ان کی کسر نفسی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جبکہ انہوں نے مستقبل میں جہاں تک جھانک لیا تھا، وہ بعد میں سچ ثابت ہوا۔ انہوں نے اپنے ہی بارے میں فرمایا تھا۔

کھول دل کی آنکھیں مرے آئینہ افکار میں
آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ

یہ بھی اقبالؒ ہی کا فرمان ہے ع

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

اوریا مقبول جان کوئی روحانی شخصیت نہیں، بیوروکریٹ اور دانشور ہیں۔ انہوں نے اپنے کالم میں اقبالؒ کی دور بینی کی تصویر کھینچی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اقبالؒ نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں ملک بنانے کے لیے تحریک چلاؤں گا۔ انہوں نے ایک روحانی پیشگوئی کی تھی کہ وہ علاقے جو ہندوستان میں ایک ساتھ ملحق ہیں اور جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں، ایک آزاد اسلامی مملکت ان کا مقدر ہے یہ ملک وسطی ایشیا کی محکوم ریاستوں کی آزادی کا باعث بنے گا۔ تاریخ نے یہ پیش گوئی ثابت کر دی۔ اس ملک نے روس سے جنگ کی۔ عظیم مملکت ٹوٹی اور مسلمانوں کی چھ ریاستیں آزاد ہوئیں۔

ایسی باتیں کوئی مرد درویش ہی کر سکتا ہے۔ ایسی شخصیت ہی کر سکتی ہے جس پر باری تعالیٰ کا خاص کرم ہو اور اسے دور تک جھانکنے والی نظر عنایت کی گئی ہو۔ 29 دسمبر 1930ء کے تاریخی خطبہ الٰہ آباد میں انہوں نے فرمایا تھا میری خواہش ہے کہ پنجاب، صوبہ سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ایک ریاست میں ملا دیا جائے۔ خواہ یہ ریاست سلطنت برطانیہ کے اندر حکومت خود

Marfat.com

اختیاری حاصل کرے، خواہ اس کے باہر۔ مجھے تو ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمالی مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک منظم اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی اور پھر ایسا ہی ہوا۔ اس خطبہ میں اقبالؒ نے بنگال کا ذکر نہیں کیا اور لوگوں نے اس کی مختلف تاویلیں کی ہیں لیکن لگتا ہے کہ اقبالؒ حقیقت کو پا گئے تھے کہ یہ دونوں حصے اکٹھے نہیں رہ پائیں گے۔

ہم پاکستان کے جس روشن اور درخشاں مستقبل کی بات کرتے ہیں۔ وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم بھی اپنا رویہ اور طرز عمل تبدیل کریں اور باری تعالیٰ کی ناراضگی مول نہ لیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ نہ سوچا جائے کہ اس قسم کا مستقبل ہمیں تحفے میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس کے لیے سخت محنت، جدوجہد اور قربانیوں کی ضرورت ہے۔ سب سے بڑی اور اہم بات اللہ کے حضور توبہ ہے۔ جن بزرگوں نے اس ملک کے خوبصورت مستقبل کی جھلک دکھائی ہے۔ انہوں نے قربانیوں کی جانب بھی اشارہ کر دیا ہے۔ بات چونکہ علامہ اقبالؒ کی ہو رہی ہے لہٰذا دیکھ لیتے ہیں کہ آپؒ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ یہاں صرف ایک شعر پیش کیا جا رہا ہے اور غالباً وہی کافی ہے۔

ازاں کشت خرابے حاصل نیست
کہ آب ازخون شبیرے ندارد

اس ویران کھیتی سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ یعنی یہ کوئی پیداوار نہیں دے گی جسے کسی شبیر کے خون سے سینچا نہیں جاتا (سیراب نہیں کیا جاتا) اور ہر مسلمان خون شبیری سے بہت اچھی طرح آگاہ ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے طبرانی اور اوسط کے حوالے سے ایک حدیث پاک دی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:۔

''میں عرب ہوں لیکن عرب مجھ میں سے نہیں اور میں ہند میں نہیں مگر ہند مجھ میں ہے''

اسی حدیث کو بنیاد بناتے ہوئے علامہ اقبالؒ نے کہا تھا۔

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

Marfat.com

دیندار انجمن کی ویب سائیٹ پر یہ حدیث اس طرح دی گئی ہے کہ ''مجھے ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے اور اس کے ساتھ اقبالؒ کا پورا شعر ہے ؎

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

ساری بات کچھ نامکمل سی لگتی ہے مگر اگلے صفحات پڑھ کر شاید آپ کو اس کی تکمیل کا احساس ہو جائے گا۔

○

Marfat.com

میرِ عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

بزرگ کہتے ہیں کہ پاکستان کا قیام خاص طور پر نبی کریمؐ کی نگرانی میں عمل میں آیا اور اس ملک پر رب ذوالجلال کا خاص سایہ ہے۔ اسی لیے تمام تر مشکلات اور مصائب کے باوجود یہ ملک قائم و دائم ہے اور انشااللہ قائم و دائم رہے گا۔

بزرگ اس کے لیے جو استدلال اور جواز پیش کرتے ہیں۔ اس کے مطابق اس ملک کے قیام کے لیے نبی کریمؐ نے ہدایات صادر فرمائی تھیں۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو دنیا میں دو ہی مملکتیں ہیں جو اسلام کی بنیاد پر قائم ہوئیں۔ ان میں سب سے پہلی ریاست مدینہ تھی جو نبی کریمؐ کی وہاں آمد کے بعد قائم ہوئی جبکہ دوسری مملکت پاکستان ہے اس کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے مدینہ کا تو خیر اپنا مقام ہے جس کا مقابلہ اور موازنہ ممکن ہی نہیں لیکن پاکستان کے ساتھ ایک خصوصیت ہے کہ یہ مملکت عین اسی شب وجود میں آئی۔ جو بخشش اور مغفرت کی رات ہے۔ اپنے رب کو منا لینے کی رات ہے۔ یہ وہی رات ہے جس میں نزول قرآن ہوا اور یہ وہی رات ہے جسے شب قدر کہا جاتا ہے۔

رمضان کا مہینہ اور قدر والی رات۔۔۔!

گزشتہ دنوں ایک ٹی وی پروگرام میں اس کے کمپیئر بتا رہے تھے اور ان کی باتیں بزرگوں کے اقوال کے عین مطابق تھیں کیونکہ بزرگوں کی شہادت یہی ہے سب سے پہلی شہادت تو خود حضرت قائداعظمؒ کے حوالے سے ہے۔ فرماتے ہیں قائداعظم کو خواب میں ہدایت کی گئی کہ وطن واپس جاؤ اور ملت اسلامیہ کی قیادت کرو۔ قائداعظم ان دنوں ہندوستان

Marfat.com

چھوڑ کر انگلستان میں مقیم تھے۔ لہٰذا آپ واپس آئے اور پھر ناممکن، ممکن ہوگیا۔۔۔۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی شہادت بھی موجود ہے۔ انہیں خواب میں ہدایت فرمائی گئی کہ محمد علی جناح کی مدد کرو۔ چنانچہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ ہی نہیں بہت سے دوسرے علمائے کرام بھی قائداعظم کی قیادت میں قیام پاکستان کی تحریک کے لیے کمر بستہ ہوگئے۔۔۔۔ خان آف قلات بھی اس کے شاہد ہیں۔ جب پاکستان بنا تو بلوچستان اس کا حصہ نہیں تھا۔ یہ خطہ 1948ء میں پاکستان کے ساتھ ملا۔ خان آف قلات حکمران تھے اور بلوچستان کو علیحدہ مملکت بنانا چاہتے تھے۔ مگر انہیں بھی خواب میں حکم ہوا کہ پاکستان کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ ایسے میں بلوچستان کی پاکستان سے علیحدگی کی باتیں حقیقت میں کوئی وجود نہیں رکھتیں کیونکہ جو علاقہ رسول کریمؐ کی ہدایت اور حکم پر پاکستان کا حصہ بنا ہو وہ پاکستان سے علیحدہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مشکل صورتحال ضرور ہے۔ علیحدگی پسند اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ انہیں کچھ ہمسایہ اور غیر ہمسایہ ممالک کی امداد و اعانت بھی حاصل ہے لیکن آخر کار سب کوششیں دم توڑ جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ بلوچستان بدستور پاکستان کا حصہ رہے گا اور عروج کی جانب سفر میں اہم کردار ادا کرے گا۔

نبی کریمؐ کی پاکستان کے قیام میں دلچسپی اور خاص ہدایات کے حوالے سے ایک اور معاملے کا ذکر کرتے چلیں۔

بات اگرچہ کافی پرانی ہے۔ قیام پاکستان کی دوسری دہائی کا قصہ ہے اور اس کے راوی معلوم نہیں اب اس دنیا میں موجود بھی ہیں یا نہیں کیونکہ نصف صدی پہلے کی روایت ہے۔

ان بزرگ کے حوالے سے ایک خواب کا ذکر کیا جا رہا ہے۔۔۔۔ ایک نہیں۔ تین خواب۔ یہ خواب جہلم کے ایک سابق فوجی کے ہیں۔ وہ مدینہ طیبہ گئے اور پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ممتاز مفتی نے انہیں روضہ رسولؐ کا کلید بردار بتایا ہے۔ اس کلید برداری پر بحث ہو سکتی ہے کیونکہ جس کمرے میں روضہ اطہرؐ ہے۔ اس میں کوئی دروازہ ہی نہیں تاہم یہ اس وقت کا موضوع نہیں۔ اتنا ہی کافی ہے کہ یہ بزرگ مسجد نبویؐ میں خدمات انجام دے رہے ہیں یاد دیتے رہے ہیں۔ یہی بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ کاش ہم جیسے گنہگاروں کو وہاں جاروب کشی کا

Marfat.com

کام ہی مل جائے تو ہمارے دونوں جہان سنور جائیں گے۔

اس بزرگ نے قدرت اللہ شہاب کو ایک پیغام بھیجا جس میں انہوں نے اپنے خوابوں کا ذکر کیا تھا۔شہاب صاحب اس وقت ایوب خان کے سیکرٹری ہوا کرتے تھے۔لہٰذا یہ چار عشروں سے کافی اوپر کی بات ہے۔

ان بزرگ کا کہنا تھا جب پاکستان بننے والا تھا تو میں نے ایک خواب دیکھا کہ مسجد نبویؐ سے ایک بیل پھوٹی وہ بڑھتے بڑھتے بہت دور نکل گئی اور اس کے سرے پر سبز پتیاں بھی نکل آئیں۔

چند سال کے بعد انہوں نے پھر خواب دیکھا۔

وہی بیل ہے۔اس کی پتیاں مرجھا گئی تھیں مگر بیل اپنی جگہ قائم رہی۔

جبکہ اس کی جڑیں بھی مسجد نبوی میں موجود ہیں۔

وہ بزرگ بیان کرتے ہیں۔اب ہم نے ایک اور خواب دیکھا ہے۔

بیل پھر سے ہری ہو رہی ہے۔اس میں ہری بھری کونپلیں ایک بار پھر پھوٹ رہی ہیں۔

انہوں نے اپنے تینوں خوابوں میں جو بیل دیکھی وہ پاکستان تھا جس کی تین مختلف حالتیں بتائی گئی ہیں۔یہ خواب چند سال بعد کا ہوتا تو ہم بیل مرجھانے کو آسانی سے ساتھ سانحہ مشرقی پاکستان سے تعبیر کر سکتے تھے۔مگر یہ اس سے پہلے کی بات ہے۔پاکستان یقیناً ابتلاؤں کا شکار رہا ہے۔معلوم نہیں بیل مرجھانے کا کیا مقصد تھا۔بیل کا پھوٹنا تو پاکستان کا وجود میں آنا تھا۔مسجد نبویؐ میں بیل کا مطلب ہے کہ پاکستان پر رب ذوالجلال کا سایہ موجود ہے۔مگر اسے لوٹنے کھسوٹنے والوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔یہ رحمت خداوندی ہی ہے کہ ملک اب تک محفوظ ہے اور باری تعالیٰ اسے تا ابد محفوظ اور سلامت رکھے گا۔

اب بیل کے مرجھانے اور دوبارہ پھوٹنے کا معاملہ ہے،ممکن ہے اس خواب کے ذریعے ہمیں مستقبل کی تصویر دکھائی گئی ہو۔اگر ایسا ہے تو مایوسیوں کے باوجود یہ تصویر خوبصورت ہے جس کی بہتر وضاحت اللہ والے ہی کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

یہ اس جگہ کی بات ہے جہاں سردارالبشرؐ آرام فرما رہے ہیں اور سردارالبشرؐ کو ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آتی تھی کیا خبر روضہ مبارکؐ میں بھی اس ہوا کا گزر ہو جاتا ہو اور وہ جسم اطہرؐ کے لمس سے سرشار ہو جاتی ہو۔ ہماری ناقص عقل اور سمجھ میں تو یہی آتا ہے کہ یہ اس خطہ میں اسلام کے غلبہ کا معاملہ ہے۔ یہاں وقتاً فوقتاً غلبہ اسلام رہا ہے لیکن رسول اللہؐ کے فرمان کو پیش نظر رکھا جائے تو حقیقت روز روشن طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مخبرِ صادق نے اسلام کے مکمل غلبہ کی بات کی ہے۔ غزوہ ہند کا تعلق بھی اس سے لگتا ہے۔

یہاں ہندوستان سے آنے والی ٹھنڈی ہوا کا ذکر ذرا تفصیل سے ہو جائے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی اوسط اور طبرانی کے حوالے سے حدیث کا ذکر گزر چکا ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ''میں عرب ہوں لیکن عرب مجھ میں سے نہیں اور میں ہند میں نہیں مگر ہند مجھ میں ہے۔'' ایک جگہ یہ اضافی جملہ بھی ہے کہ:۔

''مجھے ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے۔''

کچھ بزرگوں نے اسے اس طرح دیا ہے:۔

مجھے ہندوستان کے ساحلوں سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے۔''

مذکورہ حدیث کو بنیاد بناتے ہوئے علامہ اقبال نے یہ شعر کہا تھا جو پہلے بھی دیا جا چکا ہے

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

میر عربؐ (نبی کریمؐ) کو ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا کا آنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس کتاب کے ایک باب میں ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کے افکار دیئے گئے ہیں۔ ان کی سوچ اور فکر یہ ہے کہ عالمی غلبہ اسلام کی تحریک پاکستان سے اٹھے گی۔ اس میں یقیناً افغانستان کے کردار کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ قیاس یہ کہتا ہے کہ ٹھنڈی ہوا کا ذکر غلبہ اسلام کی اسی تحریک سے ہے۔ یہ امر بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ امام مہدیؒ کی مدد کے لیے عرب کے مشرق سے لشکر کی آمد کی حدیث ہے۔ نبی کریم کے فرمان کے بعد آنے والے وقتوں میں پاکستان اور پاک فوج کے

Marfat.com

کلیدی کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کردار یقیناً رسول کریمؐ کے لیے باعث مسرت و طمانیت ہوگا۔

ایک اور حدیث میں خراسان سے آنے والے لشکر کا ذکر ہے۔ بعض روایات کے مطابق رسول اللہؐ نے فرمایا کہ امام مہدی انہی میں ہونگے۔ آجکل تو خراسان ایران کے ایک صوبے کا نام ہے۔ مگر زمانہ قدیم کا معاملہ مختلف ہے۔ پرانے دور میں خراسان کا علاقہ بڑا وسیع و عریض تھا۔ افغانستان ہی نہیں پاکستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے بعض علاقے خراسان کہلاتے تھے۔ خصوصاً بلوچستان اور شمالی علاقے خراسان کا حصہ تھے۔ ایرانی بلوچستان یا سیستان بھی خراسان تھا۔

عربوں کی مدد کے لیے اس علاقے سے لشکر کا جانا یقینی امر ہے۔ واضح رہے کہ رسول اللہؐ نے عربوں کے مغلوب ہو جانے کی خبر دی ہے۔ پھر ہمارے علاقے سے جانے والے لشکر انکے معاون و مددگار ہونگے اور علاقے پہ علاقہ فتح کرتے چلے جائیں گے۔ ایک حدیث کے مطابق غزوہ ہند کے بعد مجاہدین فلسطین اور شام جائیں گے۔ اس میں کسی شک کی بات نہیں کہ یہ مجاہدین کون ہوں گے۔ احادیث مبارکہ اسی جانب ارشارہ کرتی ہیں کہ اس میں ہمارے خطے دوسرے لفظوں میں پاکستان کا کردار اہم ہوگا۔

○

Marfat.com

روحانی شخصیات کیا دیکھ رہی ہیں

بزرگان دین اور روحانی شخصیات مستقبل میں پاکستان کو کس طرح سے دیکھ رہی ہیں۔۔۔؟

ان کی نگاہوں کے سامنے اس ملک کی تصویر کیسی ہے۔۔۔؟

گزشتہ ابواب میں اس کا کچھ ذکر آیا ہے اور کچھ ذکر اگلے ابواب میں بھی ہے یہاں بعض اقوال پیش کرتے ہیں جس سے بات مزید صاف ہو جاتی ہے یہ روحانیت والوں کی باتیں ہیں روشن ضمیر بزرگوں کے افکار ہیں۔ مردان درویش کے دلوں سے نکلی ہوئی آوازیں ہیں۔۔۔۔ جن کو پڑھ اور سن کر ہماری یاسیت ایک جاندار امید میں بدل جاتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم ایک روشن اور تابناک مستقبل کی جانب بڑھ رہے ہیں باری تعالیٰ نے ہمیں سبق ضرور سکھائے ہیں اور اب بھی ہم مسائل سے دوچار ہیں لیکن لگتا ہے اس ذات پاک کو ہم پر رحم آ گیا ہے ہمیں کسی بڑے عذاب سے دوچار نہیں کیا گیا بلکہ رحمت خداوندی سے برے دن کٹنے والے ہیں اور اچھے دنوں کی آس اور امید ہے۔

امام بریؒ پوٹھوہار نہیں۔۔۔۔ پاکستان ہی نہیں پورے برصغیر میں عظیم روحانی شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ انکا ٹھکانہ راولپنڈی کے قریب مارگلہ کی پہاڑیوں میں تھا۔ اس وقت اسلام آباد ایسا شہر کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔ ان کو نور پور شاہاں میں اس جگہ دفن کیا گیا جہاں اب اسلام آباد موجود ہے۔ اس شہر کی آبادی سے پہلے اور بعد میں بھی آپؒ کا مزار مرجع خلائق رہا ہے۔ یہاں ہر وقت عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے۔ ماضی کی طرح ان کے

Marfat.com

مزار کی آج بھی اک نرالی شان ہے۔

ممتاز مذہبی سکالر سرفراز شاہ نے ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے امام بریؒ کے حوالے سے ایک کتاب دیکھی ہے جس میں آپؒ کا ایک قول لکھا تھا کہ جس جگہ میری قبر ہوگی، اس جگہ ایک شہر آباد ہوگا جہاں عالم اسلام کے بارے میں فیصلے ہوا کریں گے۔ قدرت اللہ شہاب نے بھی اسی نوعیت کی ایک تحریر دیکھی جس کا ذکر ممتاز مفتی نے الکھ نگری میں کیا ہے۔

ابھی تک اس شہر کے بارے میں ایسے آثار نظر نہیں آرہے لیکن باری تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی باتیں سچ کر دکھاتا ہے۔۔۔ بلکہ اس نوعیت کی باتیں وہ خود ان کے ذہن میں ڈالتا ہے۔۔۔ اسلام آباد امام بریؒ کے انتقال کے کئی سو سال بعد آباد ہوا۔ آپؒ کا مزار مبارک اس شہر میں سیکرٹریٹ کے عقب میں موجود ہے اور ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ ان بزرگ کے فرمان کے مطابق وہ وقت دور نہیں جب یہاں عالم اسلام کے فیصلے ہوا کریں گے۔

اسی طرح کی ایک بات صوفی برکت علی بھی کہہ گئے ہیں۔ فیصل آباد کے نواح میں آباد وہ بہت بڑی روحانی شخصیت تھے ایک دن انہوں نے فرمایا کہ وہ وقت آنے والا ہے جب اقوام متحدہ پاکستان سے پوچھ کر فیصلے کیا کرے گی۔ یہ بھی انہی کے الفاظ ہیں کہ وہ دن دور نہیں جب پاکستان کی ہاں اور ناں میں اقوام عالم کے فیصلے ہوں گے۔ آپؒ کا کہنا ہے کہ ایسا نہ ہوا تو آپ میری قبر پر تھوک دینا یہ ہستی اب اس دنیا میں موجود نہیں لیکن یقین ہے کہ ان کا کہا ہوا اللہ تعالیٰ ضرور پورا کرے گا۔

ممتاز مفتی کے مطابق اس بزرگ کے اتنے بڑے دعوے پر میں حیران رہ گیا کہ یا اللہ یہ پاکستان کیا شے ہے کیوں لوگ اس کی عظمت کی باتیں کرتے ہیں۔

1924ء میں ہندوستان میں دیندار انجمن قائم ہوئی۔ اس کے بارے میں بعد میں بات کرینگے پہلے اسکی ویب سائیٹ پر ایک نظر ڈال لیں۔ ایک جگہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتاب ''فیوض الحرمین'' کا ذکر ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ مسلمان انڈیا کو فتح کرلیں گے۔ ایک اور

Marfat.com

بزرگ ذوقی شاہ نے بھی اپنی کتاب ''تربیت العشاق'' میں ایسی ہی بات لکھی ہے۔اس میں یہ بھی ہے کہ انڈیا کی فتح سے پہلے انہیں سخت امتحانات میں سے گزرنا پڑے گا۔

مولانا صدیق دیندار نے یہ انجمن اس وقت قائم کی جب شمالی ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے انتہائی نازک حالات پیدا ہو گئے اور لاکھوں مسلمانوں نے مذہب تبدیل کر لیا۔مولانا صدیق کے مطابق انہوں نے 1927ء میں اللہ کی طرف سے آواز سنی کہ تمام ہندوستان مسلمان ہو جائے گا۔اگرچہ اس انجمن کے بارے میں کچھ لوگوں کے تحفظات بھی ہیں لیکن ہندوستان کی تسخیر کی خبر تو خود رسول اللہؐ نے دی ہے لہٰذا یہ تو ہو کر رہے گا۔

انجمن کی ویب سائیٹ پر فقیر حبیب بن وحید کا 1982ء میں تحریر کردہ ایک مضمون موجود ہے۔وہ لکھتے ہیں لیلۃ القدر 26 رمضان المبارک 1366ھ میں عالم اسلام کی سب سے بڑی مملکت پاکستان کا قیام تمام فرقہ ہائے اسلامی کی مشترکہ جدوجہد اور دعاؤں سے عمل میں آنا بذات خود ایک بہت بڑا نقارہ تھا جو تمام دنیائے انسانیت کے سامنے بجا۔یہ لیلۃ القدر خیر القرون کی پہلی تین صدیوں کے بعد،ایک ہزار سال کے ایک ہزار رمضان کے مہینے گزرنے کے بعد ''خیر من الف شہر'' کی صورت میں مطلع الفجر کے لیے آئی تھی۔اس میں نزول ملائکہ و ردح ہو چکا ہے۔اہل بصیرت اس راز سے واقف ہیں۔پوری دنیا کے ہنگامہ ہائے روز و شب اس ارادہ خداوندی کے گرد گھوم رہے ہیں۔اس راز کو ہم مسلسل عالم اسلام پر کھول رہے ہیں آگے لکھتے ہیں کہ اسلام کا سب سے بڑا امور چہ یہی خطہ رہا ہے۔

اوریا مقبول جان اکثر روحانی معاملات کو بھی زیر بحث لاتے ہیں۔اپنے ایک کالم میں وہ لکھتے ہیں کہ صاحبان نظر کی نگاہیں ایک ایسے آدمی کو دیکھ رہی ہیں جو بہت جلد اس قوم کی امیدوں،دعاؤں اور خواہشات کا مرکز بننے والا ہے۔آئندہ معرکہ میں ایسے ہی سپہ سالار کی ضرورت ہے۔ایسے ہی قائد کا انتظار ہے۔۔۔۔خوشخبری کے دن آنے والے ہیں۔

معلوم نہیں اس سے ان کا کیا مقصد ہے مگر آمریت یقیناً نہیں ہو گا۔غالباً انکی مراد معرکہ حق و باطل میں ایک ایسے قائد کی ہے جو اس سسکتی ہوئی قوم کے تن میں جان ڈال دے اور دشمن

Marfat.com

کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے بدترین ہزیمت سے دوچار کردے۔ باری تعالیٰ یقیناً ایسی شخصیت کو کامیابی و کامرانی عطا کرے گا۔

الکھ نگری میں ایک عجیب بات لکھی گئی ہے۔ مصنف کو ایک بزرگ نے طلب کیا اور کہا تو نہیں سمجھتا بزرگوں کی باتیں برحق ہیں لیکن تجھ میں سمجھ کی کمی ہے۔ تو انکی بات کے رخ کو نہیں سمجھتا اور باتیں اس طرح بیان کرتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تجھے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پاکستان کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ایک چھوٹا سا، عام سا، غریب ملک ہے۔ ساری اہمیت اللہ کے دین کی ہے۔ وہ دن آنے والا ہے جب اللہ کے دین سے دنیا منور ہوگی اور اللہ کا بھیجا ہوا وہ بندہ جس کے وجود سے دنیا منور ہوگی، پاکستان میں آئے گا۔ ان کا قیام پاکستان میں ہوگا۔ انشاء اللہ پاکستان کی عظمت ان کے قیام سے وابستہ ہے۔ بذات خود نہیں۔

پھر تڑپ کر بولا کہ دیکھ ضروری نہیں وہ پاکستانی نژاد ہو۔ کیا پتہ یورپ کے ہوں، افریقہ کے ہوں یا کہیں کے ہوں۔ البتہ ان کا قیام پاکستان میں ہوگا۔ یہ پاکستان کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ وڈیائی ہے۔ آخری فیصلہ اس کے ہاتھ میں ہے۔

پھر بزرگ نے کہا وہ قادر مطلق ہے۔ جو چاہے۔

بہر حال! بات یہاں بھی پاکستان کی عظمت کی گئی ے۔ بزرگوں کی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ یہ کون شخصیت ہیں ۔۔۔۔؟ ان کے بارے میں رائے نہیں دی جا سکتی۔ دیکھتے ہیں ۔۔۔۔! شاید ہماری زندگی میں ہی پردہ غیب سے کچھ ظاہر ہو جائے۔

اس باب سے پہلے اور بعد میں بھی کچھ روحانی شخصیات کے فرمودات موجود ہیں۔ قارئین میں سے کسی کے ذہن میں مزید کچھ موجود ہو تو حوالہ کے ساتھ ارسال فرما دیں تا کہ بصد شکریہ اسے اگلے ایڈیشن میں شامل کیا جا سکے۔

○

Marfat.com

پاکستان۔۔۔۔ہر مسلمان کا ملک

سوشل میڈیا کی تحریریں اکثر قابل اعتماد نہیں ہوتیں لیکن گزشتہ دنوں ایک ایسی تحریر دیکھنے کا اتفاق ہوا جس نے بہت کچھ سوچنے اور سمجھنے پر مجبور کر دیا۔ سچی بات یہ ہے کہ اس صورتحال کا مجھے خود بھی ادراک اور احساس نہیں تھا۔

یہ تحریر پڑھ کر ذہن میں خیال آیا کہ پاکستان محض اس لیے نہیں بنا تھا کہ برصغیر کے مسلمانوں کی تکالیف، پریشانیوں، محرومیوں اور مظلومیت کا ازالہ کیا جائے بلکہ یہ مملکت خداداد پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے تھی۔ سارے مسائل اور پریشانیوں کے باوجود مولائے کریم نے اسے پوری امہ کے لیے امید کا مرکز بنایا ہے۔ جہاں کہیں مسلمانوں کو تکلیف ہوگی۔ اسلام کسی خطرہ سے دوچار ہوگا۔ پاکستان وہاں موجود ہوگا اور یہ باری تعالیٰ کی طرف سے خاص عنایت ہے۔

اب اس تحریر کا ذکر کر لیا جائے جس کی یہ تمہید ہے۔ تحریر میں نہیں بتایا گیا کہ یہ باتیں کس نے کہیں اور کس سے کہیں۔ صرف پاکستان ایجوکیشن نیوز کا نام دیا گیا ہے۔ تحریر درج ذیل ہے:۔

اس بات کو گزرے کچھ سال ہو گئے ہیں۔ میرے ایک عزیز کا تعلق صومالیہ سے تھا وہ عالمی معاملات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ ان کے ساتھ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ پاکستان کے بارے میں بات شروع ہوئی تو انہوں نے کہا اسلامی دنیا ایسا ریوڑ ہے جس میں تمام گائیں کالی ہیں۔ پاکستان اس ایوڑ میں واحد سفید گائے ہے۔

مجھے یہ سن کر بہت تجسس ہوا تو میں نے کہا کہ آپ کا مطلب کیا ہے۔؟

Marfat.com

انہوں نے کہا دیکھو جب کشمیر میں مسلمانوں پر ظلم ہوا تو تم وہاں گئے۔ افغانستان پر سوویت یونین نے حملہ کیا تو تم وہاں گئے۔ بوسنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا تو تم یورپ میں جا کر لڑے۔ صومالیہ میں جنگ کے دوران تم نے فوج بھیجی۔ عرب ممالک میں اسرائیل کے خلاف تم نے اپنے پائلٹ بھیجے۔ ترکی اور یونان کی جنگ میں تم نے ترکوں کی مدد کی۔ اس جذبے کی وجہ سے تم ساری اسلامی دنیا کی واحد جوہری قوت بنے۔

اگر تم سمجھتے ہو کہ عالمی طاقتوں نے تمہاری ان کاوشوں کا ادراک نہیں کیا تو تم غلطی پر ہو۔ جس طرح ریوڑ میں سفید گائے پر سب سے پہلے ضرب لگائی جاتی ہے۔ اس طرح دشمن تم پر اپنے تکفیری قاتلوں سے تابڑتوڑ حملے کرارہا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سفید گائے کے ختم ہونے کے بعد سارا ریوڑ کالی گائے کا ہے جسے دشمن جیسے چاہے گا، ہانکتا رہے گا۔

یہ کس کی تحریر ہے یا کس نے ایسی بات کہی ہے۔۔۔؟ اس کی کوئی اہمیت نہیں اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ کہا گیا اس میں کس حد تک حقیقت اور جان ہے۔ مجھے تو یہ بات بالکل سچ معلوم ہوتی ہے ہم جن مصائب اور پریشانیوں کا شکار ہیں وہ اگرچہ بیگانوں کے ساتھ ہمارے اپنوں کی بھی پیدا کردہ ہیں لیکن شاید انہیں بھی معلوم نہیں ہوگا کہ اس کے پس پردہ کچھ اور ہی قوتیں کارفرما ہیں۔ حکمت عملی اور منصوبہ بندی کسی اور کی ہے، مگر دانستہ یا نادانستہ عمل ان کے ذریعے ہو رہا ہے۔ لہٰذا ہم میں سے ہر شخص کو اپنے گریبان میں منہ ڈالنا ہوگا اور بیگانوں کے ساتھ اپنوں میں سے ان کا پتہ چلانا ہوگا جو محض آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ ان اپنوں میں پاکستانی ہی نہیں پوری اسلامی دنیا اور اس کے لوگ شامل ہیں۔ ہمیں اپنے اندر میر جعفر اور میر صادق قسم کے غداروں کا سراغ لگانا ہوگا۔

اس کتاب کے صفحات لکھتے ہوئے راقم نے جتنا مطالعہ کیا ہے اور بزرگوں سے استفادہ کا جس قدر موقع ملا ہے اس کے بعد کم از کم میرے ذہن میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان ایک منتخب ملک ہے۔ اگر آج نہیں تو آنے والے وقتوں میں اس سے بڑے بڑے کام لیے جانے ہیں اور احادیث نبویؐ کا مطالعہ کرتے وقت گہرائی میں جائیں تو ہماری ناقص عقل میں یہی بات آتی

Marfat.com

ہے۔۔۔۔شاید ہم وہ وقت نہ دیکھ سکیں۔لیکن انشاء اللہ ہماری آئندہ نسلیں پاکستانی ہونے پر فخر کرسکیں گی۔

یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ پاکستان کے قیام کے عوامل اقتصادی، معاشی یا اقتصادی نہیں تھے۔ان کی بنیاد خالصتاً مذہبی تھی۔ یہ ملک ''لا الٰہ الا اللہ'' کی بنیاد پر حاصل کیا گیا۔تحریک آزادی کے دوران ہر مسلمان بچے، بوڑھے، جوان کی زبان پر، خواہ وہ مرد تھا یا عورت یہی نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا ''لا الٰہ الا اللہ'' یعنی اس ملک کو حاصل کرنے کا واحد مقصد اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ان کی روح کے مطابق بروئے کار لانا تھا۔ہم نے ان مقاصد کو کس حد تک حاصل کیا۔۔۔؟ یہ ہم سب جانتے ہیں اور جب اپنے دامن کی طرف دیکھتے ہیں تو اسے خالی ہی پاتے ہیں لیکن پھر بھی۔

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

دل کی گواہی ہے کہ طویل خشک سالی کے بعد ابر کرم اب برسا ہی چاہتا ہے۔
اس سرزمین میں نم آجائے گا اور ہر سو ہریالی ہوگی۔

لیکن من حیث القوم ہمیں سوچنا اور سمجھنا ہے کہ ہم نے باری تعالیٰ سے کیا عہد کر کے یہ وطن حاصل کیا اور پھر خواب خرگوش میں پڑ گئے۔اللہ کرے ہمیں اس کا احساس ہو جائے اور ہم اپنے خالق کے ساتھ وعدے کو ایفا کرسکیں۔

پاکستان صرف ایک ارضی ٹکڑے کا نام نہیں۔ یہ کسی مخصوص علاقے کے لوگوں کے لیے بھی نہیں بلکہ پاکستان تو اس کرہ پر بسنے والے ہر مسلمان کی سرزمین ہے۔اس کی بنیاد اللہ کے نام پر رکھی گئی لہٰذا اس پر کسی خاص گروہ یا رنگ و نسل کی اجارہ داری نہیں۔ ہر مسلمان کا اس پر حق ہے۔دنیا بھر میں جہاں کہیں مسلمانوں پر ابتلا پڑتی ہے، وہاں پاکستان موجود ہوتا ہے اور اس کی یہ موجودگی اسی حق کی بنیاد پر ہے۔

○

Marfat.com

مارشل لاء کیوں لگتے ہیں؟

موضوع کچھ اور ہے۔۔۔۔ پھر یہاں مارشل لاء کا کیا ذکر۔۔۔؟

سوال اپنی جگہ بالکل درست لیکن جو بات کی جا رہی ہے وہ کچھ ایسی ہی ہے کہ لامحالہ مارشل لاء کا ذکر آئے گا۔لہٰذا تفصیل سے بات کرتے ہیں۔

پاکستان کے خلاف عالمی سازشوں کا تانہ بانا آج ہی نہیں۔۔۔۔آج سے نصف صدی بلکہ اس سے بھی پہلے بنا جاتا تھا اور اب تک بنا جا رہا ہے۔اس میں کمی کے بجائے کچھ شدت ہی آ رہی ہے کیونکہ بڑی طاقتیں سمجھتی ہیں کہ یہ ملک ہمارے مفادات کے راستے کی رکاوٹ ہے۔۔۔۔شاید انہیں مستقبل کے حوالے سے بھی اندازہ ہو کہ یہ ملک کس طرح ان کے اور ان کے ساتھیوں کے لیے دو دھاری تلوار ثابت ہوگا۔

آپ کو قریباً نصف صدی قبل کا ایک قصہ بتاتے ہیں۔۔۔۔

قدرت اللہ شہاب اس کے راوی اور سازش سے آگاہ کرنے والے مشرقی یورپ کے ایک باشندے ہیں۔۔۔۔ لیجئے راوی کی زبانی۔۔۔۔ بلکہ راوی کے قلم سے جانئے کہ قصہ کیا ہے۔

لکھتے ہیں 1969ء میں جب میں یونیسکو کے ایگزیکٹو بورڈ کا ممبر تھا تو ایک صاحب سے میرے نہایت اچھے مراسم ہو گئے جو مشرقی یورپ کے باشندے تھے اور ان کا ملک اپنی مرضی کے خلاف روس کے حلقہ اقتدار میں جکڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے وطن میں بعض کلیدی اسامیوں پر رہ چکے تھے اور روس کی پالیسیوں اور حکمت عملی سے بڑی حد تک آگاہ اور نالاں تھے۔

Marfat.com

ایک روز باتوں باتوں میں انہوں نے کہا کہ اگر چہ روس اور امریکہ ایک دوسرے کے حریف ہیں۔ لیکن بعض امور میں اپنے اپنے مفاد کی خاطر دونوں کی پالیسیاں اور منصوبے ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت اختیار کر لیتے ہیں۔

مثلاً میں نے پوچھا۔

مثلاً پاکستان۔ وہ بولے۔

میری درخواست پر انہوں نے وضاحت کی۔ یہ ڈھکی چھپی بات نہیں کہ پاکستان کی مسلح افواج کا شمار دنیا بھر کی اعلیٰ افواج میں ہوتا ہے۔ یہ حقیقت نہ روس کو پسند ہے اور نہ امریکہ کو روس کی نظر افغانستان کے علاوہ بحیرہ عرب کی جانب بھی ہے اس کے علاوہ روس کو بھارت کی خوشنودی حاصل رکھنا بھی مرغوب خاطر ہے۔ ان تینوں مقاصد کے راستے میں جو چیز حائل ہے وہ پاکستان کی فوج ہے۔ امریکہ کا مقصد مختلف ہے امریکہ کی اصل اور بنیادی وفاداری اسرائیل کے ساتھ ہے۔ یہ بھی سب جانتے ہیں کہ اگر کسی وقت اسلامی سطح پر جہاد کا فتویٰ ہو گیا تو پاکستان ہی وہ واحد ملک ہے جہاں کی افواج اور نہتی آبادی کسی مزید حکم کا انتظار کئے بغیر جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر ایک دم سوئے اسرائیل اٹھ کھڑی ہوگی۔

عالم اسلام میں اپنی تمام کامیاب ریشہ دوانیوں کے باوجود امریکہ یہ خطرہ مول نہیں لینا چاہتا۔ اس کے علاوہ روس کے مانند امریکہ بھی بھارت سے خیر سگالی اور خوشنودی بڑھانے کا آرزومند ہے۔ پاکستان کی مسلح افواج روس امریکہ اور بھارت کی آنکھ میں کھٹکتی ہیں۔ اس لیے تمہاری فوج کو نکما اور کمزور کرنا تینوں کا مشترکہ نصب العین ہے۔

لیکن وہ اس مشترکہ نصب العین کو کیسے پورا کر سکتے ہیں، میں نے پوچھا۔

وہ ہنس کر بولے۔۔۔۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے ہر کوئی اپنا طریقہ کار وضع کرنے میں آزاد ہے۔ بدی اور شر کو بروئے کار لانے کے لیے ہزاروں راستے کھل جاتے ہیں۔ تیسری دنیا کے چھوٹے ممالک میں ایک طریقہ کار کامیابی سے آزمایا جا رہا ہے کہ وہاں کی مسلح افواج کو طویل عرصہ کے لیے سول حکومت کے امور میں الجھائے رکھا جائے۔

Marfat.com

یہ گفتگو اس زمانے میں ہوئی جب روس نے ابھی افغانستان پر قبضہ نہیں کیا تھا۔ نہ ہی ابھی مشرقی پاکستان میں بنگلہ دیش کی تحریک نے شدت اختیار کی تھی۔ اس کے بعد آج تک 17 میں سے 13 برس (اب 27 میں سے 35 برس) ہمارا وطن مارشل لاء کے تحت رہا ہے۔ خدا نہ کرے یہ صورتحال روس، امریکہ اور اسرائیل کی دلی خواہش پوری کرنے کے لیے زمین ہموار کرنے کا کام دے۔

جی ہاں! یہ بڑی خطرے کی بات ہے۔ گھنٹی بج رہی ہے بلکہ مسلسل بجے چلی جا رہی ہے اور ہم کبوتر کی طرح پروں میں سر دیئے بیٹھے ہیں۔ یقین نہیں آتا۔۔۔۔ ہماری بہادر، دلیر اور غیور مسلح افواج کسی سازش کا حصہ نہیں بن سکتیں کیونکہ وطن کی مٹی کی حفاظت اور تقدس کی خاطر یہی مسلح افواج مسلسل خون کا نذرانہ پیش کر رہی ہیں۔۔۔۔ ہاں! نادانستگی میں کسی سازش کا شکار بنا جا سکتا ہے۔ ایسی صورتحال سے بچنے کے لیے ہمیں اور ہماری مسلح افواج کو اپنی آنکھیں کھلی رکھنا ہونگی۔۔۔۔ اس قسم کی کسی بھی سازش کا پتہ چلتے ہی اس کو سختی سے کچل دینا ہوگا۔۔۔۔ اقتدار کی ہوس ازل سے انسانوں کے ذہنوں پر سوار رہی ہے اور ابد تک رہے گی لیکن ایسی داستانیں بھی کم نہیں کہ وطن کی خاطر اقتدار کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھ دیا گیا۔

اوپر جو حقیقتیں بیان کی گئی ہیں وہ قریباً نصف صدی پہلے کی ہیں مگر بعد پر نظر ڈالیں تو یہ پرانی نظر نہیں آتیں۔۔۔۔

وہی کردار ہیں۔ صرف عمل کرنے والے چہرے بدل جاتے ہیں۔ روس، امریکہ، بھارت، اسرائیل۔۔۔۔ آج بھی پاکستان اور اس کی مسلح افواج سے پریشان ہی نہیں باقاعدہ تنگ آئے ہوئے ہیں۔۔۔۔ آخر ایسا کیوں نہ ہو۔۔۔۔ پاکستان کی قیادت میں عالم اسلام کی متحدہ فوج نے ہندوستان کو فتح کرنا اور اس کے حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑنا ہے۔۔۔۔ اٹک کے مقام کو تین بار ہندوؤں کے خون سے لال کرنا ہے۔ اس طرح لال کہ وہاں دریائے سندھ اور دریائے کابل کے پانیوں کی بجائے ان کا خون بہے گا۔۔۔۔ ہر مجدون کا معرکہ ابھی آنے والا ہے۔۔۔۔ پاکستان کا کردار اس میں کسی طرح سے کم نہیں ہوگا۔ غالباً یہی وہ جنگ ہے

Marfat.com

جس میں یہودیوں کا قتل عام ہوگا۔حضرت امام مہدی کی مدد واعانت کے لیے بھی اسی خطے سے لشکر جانے کے اشارے ہیں۔۔۔۔کتنی جنگیں ہیں جو پاک فوج کو لڑنا ہیں۔۔۔۔ کتنے معرکے ہیں جو اسے سر کرنا ہیں۔

مذکورہ چاروں ممالک اس کا زور بازو دیکھ چکے ہیں۔۔۔۔خائف ہو کر ریشہ دوانیاں کرنا ان کی فریب کاریوں کا حصہ ہے۔۔۔۔ہمیں بھی جذبات کی بجائے ہوشمندی کا دامن تھامنا ہوگا اور اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

یہاں آپ کو ایک کہانی سناتے ہیں۔یہ میر جعفر اور میر صادق کوئی افسانوی کردار نہیں۔ ان ناموں کو غداری کے حوالے سے یوں ہی ضرب المثل نہیں بنا دیا گیا یہ غداروں کے نمائندہ حقیقی کردار ہیں۔میر جعفر کے حوالے سے ذکر ہر پاکستانی کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔یہ وہ سیاہ رو ہے جو حاکم بنگال سراج الدولہ کا سپہ سالار تھا اور راتوں رات غداری کر کے انگریزوں (ایسٹ انڈیا کمپنی) کے ساتھ مل گیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ بنگال میں سراج الدولہ کا اقتدار ختم ہو گیا میر جعفر کی معرفت انگریز پہلی بار ہندوستان کے ایک علاقے کا باقاعدہ حکمران بن گیا یہ قیام پاکستان سے ٹھیک سو سال پہلے کا واقعہ ہے جسے تاریخ پلاسی کی جنگ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

اس میں بتانے والی بات یہ ہے کہ اس میر جعفر کی نسل میں سے ایک صاحب نے پاکستان میں پہلا مارشل لاء لگایا اور پاکستان کا پہلا آئین توڑا۔

یہ صاحب پاکستان کے آخری گورنر جنرل اور پہلے صدر مسٹر سکندر مرزا تھے۔یہ داستان محض سنی سنائی نہیں بلکہ اس سکندر مرزا کے صاحبزادے ہمایوں مرزا نے خود اس کا انکشاف کیا ہے۔یہ انکشاف ان کی کتاب From Plassy to pakistan (پلاسی سے پاکستان تک) میں موجود ہے۔

ممکن ہے میں غلط ہوں لیکن محسوس ہوتا ہے کہ ان کی نسل کے خون میں کچھ اس قسم کے جراثیم رچ بس گئے ہوں گے جنہوں نے انہیں ایسا کرنے پر مجبور کر دیا۔واضح رہے کہ پاکستان

Marfat.com

کے موجودہ آئین میں دستور شکنی اور بزور طاقت حکومت حاصل کرنا غداری کے زمرے میں آتا ہے۔لہٰذا اس حوالے سے یہ پاکستان میں سب سے پہلی ''غداری'' تھی۔

سکندر مرزا کا یہ معاملہ محض اتفاق تھا یا کچھ اور۔۔۔!

حکومت تحقیقات کرائے کہ جن لوگوں نے پاکستان میں مارشل لاء لگائے۔ان کا خاندانی پس منظر کیا ہے اور اسے بہت دور تک دیکھا جائے کہ ان کے ڈانڈے بھی تو کہیں اسی قسم کے لوگوں سے نہیں جا ملتے۔

○

Marfat.com

نوے برس بعد

مہاجر مکی بہت بڑے بزرگ تھے اور قریباً ڈیڑھ صدی سے مکہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں آرام فرما رہے ہیں۔ ہندوستان میں 1857ء کی جنگ آزادی کے واقعات کا جائزہ لیں تو آپ کو مہاجر مکی کا نام نامی بھی نظر آ جائے گا۔اس جنگ آزادی کے درمیان انہیں موقعہ ملا تو انہوں نے کچھ علاقوں پر قبضہ کر کے ہندوستان میں پہلی اسلامی ریاست قائم کر دی۔ یہ چھوٹی سی ریاست چند ماہ ہی چل سکی کیونکہ دیگر معاملات سے فارغ ہو کر انگریزوں نے اس پر توجہ دی اور اسلحہ اور افرادی طاقت کے بل پر اسے قبضہ میں لے لیا۔

بقول قدرت اللہ شہاب اس وقت مہاجر مکی کو ایک مست مجذوب نے خبر دی کہ تمہارے خواب کی تعبیر آج سے نوے سال بعد نکلے گی اور ٹھیک نوے برس بعد پاکستان کا قیام عمل میں آ گیا۔مجذوب نے ان سے کہا کہ یہ نہ سمجھنا تیری یہ کوشش بیکار گئی جو بیج تو نے بویا ہے۔نوے سال بعد اس میں سے کونپل پھوٹے گی۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ انگریزوں نے مہاجر مکی کو قید کر لیا۔لیکن ایک روز انہوں نے دیکھا کہ جیل کے تمام دروازے کھلے ہیں۔وہ جیل سے باہر آئے اور پیدل ہی کراچی کی جانب چل دیئے۔مہینوں چلنے کے بعد کراچی پہنچے اور یہاں سے بحری جہاز میں سوار ہو کر مکہ معظمہ چلے گئے۔باقی زندگی وہیں بسر کی۔اسی لیے انہیں مہاجر مکی کہا جاتا ہے۔

یہ مہاجر مکی کون تھے اور انہوں نے کہاں اور کس طرح اسلامی ریاست قائم کی۔۔۔۔؟

آپ کا اصل نام امداد اللہ یا امداد حسین تھا۔3 جنوری 1807ء کو سہانپور کے قصبہ نانوتہ میں

Marfat.com

پیدا ہوئے۔ پیدائش کے ساتھ ہی والدہ فوت ہوگئیں تو ایک دوسری عورت نے انہیں پالا۔ دینی علوم حاصل کر کے چشتیہ سلسلے کے بہت بڑے عالم بنے۔ ایک بزرگ کی ہدایت پر مکہ گئے اور وہیں ایک اور بزرگ شاہ اسحاق نے انہیں امداد اللہ کا نام دے دیا ان دنوں ہندوستان پر مغل راج برائے نام تھا۔ انہیں حکم ملا کہ ہندوستان جا کر شاہ ولی اللہ کی تحریک کو آگے بڑھایا جائے۔ یہاں آپ کی قیادت میں سرفروشوں کا ایک قافلہ مظفر نگر روانہ ہوا۔ اس گروہ یا دستے کے امام امداد اللہ جبکہ سپہ سالار کی حیثیت مولانا قاسم نانوتوی کی تھی۔ مولانا رشید احمد گنگوہی کو قاضی مقرر کیا گیا۔ میمنہ اور میسرہ پر مولانا منیر اور حافظ ضامن تھے۔ اور لوگ بھی ان کے ساتھ ملتے گئے بہت جلد اتنی قوت حاصل ہوگئی کہ تھانہ بھون کے اردگرد سے انگریزوں کے ماتحت حکام کو نکال کر یہاں کا نظم و نسق سنبھال لیا۔ جلدی ہی انگریزی توپخانہ حرکت میں آ گیا جبکہ ان حضرات کے پاس محض تلواریں اور توڑے دار بندوقیں تھیں۔ توپخانہ ایک باغ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اس پر اچانک حملہ کر کے مار بھگایا۔ پھر شاملی کے علاقہ پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس دوران حافظ ضامن شہید ہوگئے۔ معرکہ میں شریک ایک بزرگ مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی یہ کہتے ہوئے میدان سے نکل گئے کہ میں نے ان (انگریزوں) کے درمیان خواجہ خضر کو دیکھا ہے لہٰذا تم ناکام ہوگے۔ پھر انگریزوں نے دہلی پر قبضہ کر کے مغل بادشاہ کو گرفتار کر لیا اور اردگرد کے علاقے سر کرنا شروع کر دیئے۔

انگریزوں نے انتہائی کوشش کی کہ مولانا امداد اللہ کو حراست میں لے لیا جائے مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ اگرچہ کچھ بزرگوں کا کہنا ہے کہ انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ امداد اللہ نہیں بلکہ مولانا رشید گنگوہی کو گرفتار کیا گیا تھا مولانا مکہ روانگی سے قبل کڑے پہرے کے باوجود حوالات میں مولانا گنگوہی سے ملاقات کر کے گئے اور کسی نے انہیں روکا تک نہیں۔ بزرگ تھے اس لیے کوئی دیکھ ہی نہیں سکا ہوگا۔

پچاس برس کی عمر میں غیبی اشارے پر شفاعت رام پوری کی صاحبزادی بی بی خدیجہ سے عقد کر لیا۔ اس کے بعد بھی آپ 34 برس تک حیات رہے آپ نے 12 جمادی الآخر 1317ھ

Marfat.com

میں فجر کی اذان کے وقت وفات پائی اور مکہ میں ہی آسودہ خاک ہوئے۔

آپ اپنی زندگی میں تو اسلامی ریاست کے خواب کی تعبیر نہ دیکھ سکے تاہم 1857ء کی جنگ آزادی کے ٹھیک نوے برس بعد پاکستان قائم ہوگیا۔ یہ ملک اسلام کا گہوارہ ہے یا نہیں۔۔۔؟ بہرحال دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس کی حفاظت کرے اور اسے حقیقی معنوں میں اسلامی ملک بنادے تاکہ مہاجر مکی جیسے بزرگوں کو ان کے خوابوں کی تعبیر مل سکے اور قبور میں ان کی ارواح کو سکون نصیب ہو۔

قارئین! ابتدا میں جس جنگ آزادی کا ذکر آیا ہے یہ وہی جنگ ہے جو آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے دور میں شروع ہوئی اور نتیجہ کے طور پر بادشاہ کو معزول کر کے رنگون بھیج دیا گیا جہاں وہ قید رہے اور آخر کار قید حیات سے نجات پا گئے۔ اپنی جلاوطنی کے بارے میں ہندوستان کے اس مغل فرمانروا نے لکھا تھا کہ۔

کتنا ہے بدنصیب ظفر کہ دفن کے لیے
دو گز زمیں بھی نہ ملی کوئے یار میں

اس جنگ کا اختتام اور انجام اگرچہ افسوسناک تھا لیکن یہ تو ابتدا تھی اس جذبے اور اس ولولے کی جس نے ہر مسلمان کے دل میں آزادی کی تڑپ کو موجزن کیا۔ اس سے پہلے بنگال مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکا تھا اور انہی صفحات میں میر جعفر کا ذکر موجود ہے جس کی غداری نے ہندوستان میں فرنگی سلطنت کی داغ بیل ڈال دی۔ یہ سارا کچھ 1847ء میں پلاسی کی جنگ میں ہوا۔ ٹھیک سو سال بعد فرنگی ہندوستان سے نکل گیا۔ نعمت اللہ شاہ ولی نے سو سال کی پیشگوئی ہی کی تھی۔ یہ پیشگوئی اس بزرگ سے متعلقہ حصے میں موجود ہے۔

○

Marfat.com

گھنی داڑھی اور سبز آنکھوں والا سخت گیر ڈکٹیٹر

خاتون عطیہ نے کہا عرش پر خوشیاں منائی جا رہی ہیں
اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور شروع ہونے والا ہے
اور پاکستان اس کا گہوارہ ہوگا
ایک گھنی داڑھی اور سبز آنکھوں والا ڈکٹیٹر سب کو ٹھیک کر دے گا۔

یہ خاتون عطیہ کون ہیں۔۔۔؟

اعلیٰ تعلیم یافتہ۔۔۔۔کراچی کی رہنے والی۔۔۔۔معلوم نہیں اب حیات بھی ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ نصف صدی پرانا قصہ ہے۔ عطیہ خاتون دیدہ و بینا تھیں باری تعالیٰ نے انہیں مستقبل میں جھانکنے کی صلاحیت عطا کی تھی۔ اگر چہ یہ بڑی تکلیف دہ صلاحیت ہے کہ انسان اپنی ہی مٹی اور اپنے ہی پیاروں کے بارے میں بعض ایسی حقیقتوں سے آگاہ ہو جاتا ہے جو اسے خون کے آنسو رلاتی ہیں مگر مشیتِ ایزدی کے سامنے مجبور ہوتا ہے مولائے کریم نے کچھ لوگوں کو ایسی صلاحیتیں کیوں دی ہوئی ہیں؟ یہ اسی کے اسرار ہیں۔ اسی کے راز ہیں۔ اسی کی حکمتیں ہیں اور اس سب کچھ کے بارے میں وہی بہتر جانتا ہے۔

عطیہ کو یہ صلاحیت بچپن ہی سے ملی تھی۔ یقیناً جب اس نے اپنی ساتھ والی چارپائی پر کفن دیکھا تو اس کے لیے وہ لمحہ کتنا کرب انگیز ہوگا۔

خاتون سے کئی واقعات منسوب ہیں خصوصاً اس وقت کے صدر ایوب خان کی جان بچانے کے لیے انہوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ خاتون نے دیکھا کہ ایوب خان کا تختہ الٹنے اور

Marfat.com

انہیں زہر دیکر ہلاک کرنے کی سازش کی جارہی ہے انہوں نے یہ بات قدرت اللہ شہاب کو بتا دی جو ان کے جاننے والے تھے۔ قدرت اللہ شہاب ایک اہم بیوروکریٹ اور صدر پاکستان کے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ مسٹر شہاب نے جب انٹیلی جنس کو اس راہ پر لگایا تو بات سچ نکلی کئی ایک گرفتاریاں ہوئیں اور پکڑے جانے والوں نے سب کچھ تسلیم کرلیا۔

اس خاتون نے حسین شہید سہروردی کی گرفتاری سے پہلے ہی اس گرفتاری کی خبر دیدی تھی اور 1971ء سے دس سال قبل مشرقی پاکستان کو علیحدہ ہوتے دیکھ لیا تھا۔ ویسے مشرقی پاکستان کے بارے میں تو علامہ مشرقی مرحوم بھی کہہ گئے تھے کہ 1970ء کے لگ بھگ یہ حصہ پاکستان سے الگ ہو جائے گا۔ یہ یقیناً ان کا تجزیہ تھا۔

خاتون کی دوربین اور روشن آنکھیں آگے کیا دیکھ رہی ہیں۔ وہ کہتی ہیں بعض واقعات فلم کی صورت میں ان کی نظروں سے سامنے آجاتے ہیں۔ ممتاز مفتی نے اپنی کتاب الکھ نگری میں بہت کچھ لکھا ہے۔ خاتون کی آنکھوں کے سامنے مستقبل کی فلم ہی نہیں چلتی۔ کبھی انہیں احساس ہو جاتا ہے اور کبھی ذہن میں کوئی بات آجاتی ہے۔ عطیہ کہتی ہیں میں نے بعض ایسے واقعات بھی دیکھے جن کے بارے میں علم نہیں کہ وہ کب وقوع پذیر ہوں گے۔

جب وہ شہاب صاحب کے ساتھ عطیہ کے پاس گئے تو خاتون خوش تھیں۔ انہوں نے ایک بڑی خوشخبری سنانے کے لیے بلایا تھا۔ وہ بڑے موڈ میں تھیں۔ کہنے لگیں عرش پر بڑی خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ چراغاں ہو رہا ہے حضورؐ دولہا بنے ہوئے ہیں پھولوں کے ہار پہنے ہوئے ہیں۔ گلاب کی پتیاں نچھاور ہو رہی ہیں سب خوشیاں منا رہے ہیں۔

کہتے ہیں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور شروع ہونے والا ہے۔ عرش اور فرش ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ پاکستان اس دور کا گہوارہ ہوگا۔ وہ رک گئی۔ پھر وقفے کے بعد کہنے لگی۔ میں نے دیکھا ہے کہ صدر پاکستان کی کرسی خالی پڑی ہے۔ وہاں ایک جھنڈا لگا ہوا ہے جو شخص یہ جگہ لے گا وہ بہت سخت گیر ہوگا۔ اس کی داڑھی گھنی ہے۔ آنکھیں سبز ہیں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ ایک خونیں جنگ ہوگی۔ ایسٹ پاکستان ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کشمیر

Marfat.com

ہمیں مل جائے گا۔ پاکستان کے علاقے میں وسعت ہوگی۔ ہم دلی پر قابض ہو جائیں گے۔ (یہ پیشگوئی نعمت اللہ ولی کی پیشگوئیوں سے ملتی جلتی ہے)

مفتی صاحب بتاتے ہیں اس روز عطیہ بڑے جوش میں تھی۔ وہ مسلسل باتیں کیے جا رہی تھی۔ شہاب اور میں چپ چاپ بیٹھے سن رہے تھے۔ پھر شہاب بولا، محترمہ کچھ ایسی باتیں بھی تو ہیں جو آپ عرصہ دراز سے دیکھ رہی ہیں لیکن وہ وقوع پذیر نہیں ہوتیں۔ وہ بولی ہاں! کچھ ایسی باتیں بھی ہیں لیکن نشاۃ ثانیہ کی بات تو ہو کر رہے گی۔ چاہے آج ہو یا چالیس سال بعد اور پاکستان نشاۃ ثانیہ کا مرکز ہوگا یہ تو طے شدہ باتیں ہیں۔

عطیہ کی باتیں میرے لیے بہت پریشان کن تھیں۔ یہ نشاۃ ثانیہ کیا چیز ہے بھائی جان (ایک اور شخصیت) بھی اس کے بارے میں بات کیا کرتے تھے کہا کرتے تھے تم پاکستان کی فکر نہ کرو۔ پاکستان کی فکر کرنے والے اللہ کے بندے موجود ہیں۔ تم جب بھی کوئی قدم اٹھانے لگو تو سوچو کہ میرا یہ قدم پاکستان کے لیے باعث نقصان تو نہیں۔

اس پر مجھے خیال آتا کہ پاکستان کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے۔ کیا اس لیے کہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ مسلمانوں کے تو دنیا میں بیسیوں ملک ہیں۔ پھر یہ بھی تو ہے کہ ہم پاکستانی برائے نام مسلمان ہیں۔ نہ ہمارے کردار میں اسلام کی جھلک ہے۔ نہ ہمارے اعمال میں اسلام کا رنگ ہے۔ ایک وصف ضرور ہے کہ ہم میں اسلام کے لیے حضورؐ کے لیے جذبہ موجود ہے کیا پاکستان کو یہ شرف اس جذبے کے لیے حاصل ہوگا؟

پھر میں نے عطیہ سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ مقصد اسے جاننا اور جانچنا تھا میرے استفسار پر کہ آپ کو مستقبل کی جھلکیاں کیسے نظر آتی ہیں وہ مسکرائی کہنے لگی کبھی محسوسات کے ذریعے جھلکی نظر آتی ہے۔ کبھی آنکھوں کے سامنے تصویر آ جاتی ہے کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں کبھی دیوار پر فلم چلنے لگتی ہے اور یہ سلسلہ بچپن سے ہی ہے جبکہ ابھی مجھے پوری طرح شعور بھی نہیں تھا۔

یہ کہانی کچھ آگے بھی چل رہی ہے تاہم موضوع کے اعتبار سے یہاں اتنا ہی کافی ہے۔ اللہ کرے خاتون کی بات سچ ثابت ہو اور پاکستان واقعی اسلام کی اس نشاۃ ثانیہ کا گہوارہ بن

Marfat.com

جائے جس کی انہیں جھلک نظر آئی ہے۔

محترمہ عطیہ کے اس بیان کے قریباً نصف صدی بعد یعنی آج کے دور میں روحانی شخصیات سے اکثر تذکرہ سننے میں آتا ہے وہ بھی اس قسم کی کسی شخصیت کی آمد کی بات کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ یہ شخصیت سب کو سیدھا کردے گی اور وہی کرے گی جو پاکستان کے مفاد میں ہوگا۔ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ موجودہ سیاستدانوں یا صاحبان اقتدار میں کوئی ایسا نہیں جس کا ہم انتظار کررہے ہیں۔لیکن وہ بہت جلد آنے والا ہے۔روحانی شخصیات کی باتیں غلط نہیں ہو سکتیں۔لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نہیں تو آئندہ نسل انشاءاللہ یہ دور ضرور دیکھے گی۔(آمین)

○

Marfat.com

شیر بلیاں بن گئے

چند ماہ پہلے کی بات ہے۔ اسلام آباد سے ہمارے ایک عزیز دوست اسلم خان صاحب نے فیس بک پر کچھ تصویریں لگائیں۔ یہ خواجہ غفور احمد صاحب کی تصاویر تھیں۔ میری اس بزرگ شخصیت سے شناسائی نہیں تھی۔ مگر جب تصاویر کے ساتھ تحریر پڑھی تو ایک دم دلچسپی پیدا ہوگئی بلکہ ساتھ ہی ساتھ بڑھنے لگی۔ لکھا تھا:۔

''خواجہ غفور احمد جو پاکستان کے روشن مستقبل کی پیشگوئی کرتے ہیں۔''

ان دنوں میں اسی موضوع پر کام کر رہا تھا لہٰذا اس میں دلچسپی فطری سی بات تھی۔ میں نے اسلم خان سے فون پر اس شخصیت کے بارے میں استفسار کیا تو یہ انجان شخصیت اچانک جانی پہچانی بن گئی۔ یہ خواجہ افتخار مرحوم کے بڑے بھائی ہیں۔ خواجہ افتخار انتہائی پیارے اور عزیز دوست ہی نہیں۔ بہت ہی نفیس شخصیت کے، مالک تھے۔ انہیں یاروں کا یار کہنا چاہیے جو ہر دم دوستوں کے ہی نہیں ایسے لوگوں کے کام آنے کے لیے بھی تیار رہتے جن سے ان کا کوئی تعلق واسطہ تک نہیں ہوتا تھا۔ وہ مصنف بھی تھے۔ خصوصاً ''جب امرتسر جل رہا تھا'' ان کی مقبولیت حاصل کرنے والی کتاب تھی جس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ مولا کریم ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔

تعارف حاصل کر لینے کے بعد اصل موضوع پر بات کی تو بتایا گیا کہ خواجہ غفور صاحب کو ایسے خواب دکھائی دیتے ہیں جو بعد میں حقیقت کا روپ دھار لیتے ہیں۔ اسلم خان صاحب نے دو تین خوابوں کا ذکر بھی کیا۔ چونکہ وہ غیر متعلقہ ہیں اس لیے یہاں ان کا بیان بے جا معلوم

Marfat.com

ہو گا۔ میں نے پاکستان کے روشن مستقبل کے بارے میں بات کی جواب میں مجھے فیس بک پر ہی ایک ویڈیو بھیج دی گئی۔ مگر خواجہ صاحب اتنے دھیمے بول رہے تھے کہ کوئی لفظ سمجھ نہ آسکا۔ ان کے دھیمے بولنے کی وجہ ضعیف العمری ہے کیونکہ وہ ایک صدی پوری کرنے ہی والے ہیں۔

فون پر اسلم خان صاحب سے پوچھا خواجہ صاحب کیا فرماتے ہیں۔ وہ بتانے لگے کہ انہیں خواب آتے ہیں۔ ان خوابوں میں ان پر بہت سی حقیقتیں منکشف کر دی جاتی ہیں۔ پاکستان کے روشن مستقبل کے بارے میں بھی ان کی بنیاد خواب ہی ہیں۔ وہ پر امید ہیں کہ ہر ملک تمام مشکلات سے نکل آئے گا اور ایک روشن شاہراہ پر آگے کی جانب سفر کریگا۔

ویڈیو میں خواجہ غفور صاحب کیا کہہ رہے تھے۔۔۔؟

انہوں نے اپنا خواب بیان کیا۔۔۔

وہ ایک پر ہول جنگل میں ہیں۔ ڈراؤنا ماحول ہے کہ اچانک کئی شیر نکل آتے ہیں۔ ان کی تعداد بارہ کے قریب ہے، اس سے ایک دو زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ شیر ان پر جھپٹنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ ظاہر ہے شیروں کے اتنی تعداد میں آگے بڑھنے اور ان کی آوازوں سے ماحول خوفناک ہو گیا تھا خواجہ صاحب پر بھی یقیناً خوف طاری ہوگا کہ اب کیا ہوگا۔۔۔؟ یہ شیر تو ان کی تکا بوٹی کر دیں گے اور وہ اپنے دفاع میں کچھ بھی نہ کر پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ یہ شیر ابھی کچھ فاصلے پر ہی ہیں کہ اچانک ان کی شکل تبدیل ہونے لگتی ہے اور وہی شیر بلیوں کی شکل اختیار کر گئے۔

خوبصورت بلیاں۔۔۔ جن کی آنکھوں سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔ منظر کی اس تبدیلی پر وہ حیران ہو رہے تھے کہ وہی بلیاں آکر ان کے قدموں میں گر گئیں اور انہیں چاٹنا شروع کر دیا۔

پھر خواجہ غفور صاحب کی آنکھ کھل جاتی ہیں۔ وہ فوری طور پر اس خواب کا مطلب نہیں سمجھ پاتے۔۔۔ خواب سے ایک بات صاف ظاہر ہے کہ دشمن نقصان پہنچانے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔ مگر اسے ناکامی ہوئی اور وہ نقصان نہیں پہنچا سکا۔

Marfat.com

مگر دشمن کسے نقصان پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔؟

کچھ دوستوں سے خواب بیان کیا گیا۔ آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ خواجہ صاحب اس وقت پاکستان اور وہ شیر پاکستان کے دشمنوں کی علامت تھے جس کو اپنے مقاصد میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔۔اب یہ بات طے ہے کہ مولا کریم پاکستان پر کرم فرمائے گا اور یہ ملک تمام مشکلات اور تمام مصائب سے نکل آئے گا۔

اسی دوران ذاتی لائبریری میں ایک کتاب پر نظر ٹک گئی۔ یہ کتاب دراصل خواجہ غفور کے قلم کا کمال ہے۔ ''سفر فوز وفلاح'' مکہ مدینہ کے دو بار سفر کی روداد ہے۔ یہ سفر حج اور عمرہ کی غرض سے کئے گئے جن کا بیان باکمال ہے۔ یہ ناچیز فوز وفلاح کا سفر کئی بار کر چکا ہے مگر خواجہ صاحب کی روداد میں دلچسپی کسی طرح سے کم نہیں ہوئی اور فوری طور پر کافی کچھ پڑھ ڈالا۔ دسمبر 1987ء میں شائع ہونے والی یہ کتاب کم از کم 25 برس پہلے پڑھی ہوگی جواب ذہن میں نہیں تھی۔ اب جو کچھ پڑھا اس میں دلچسپی کے بہت سے سامان تھے۔

اسے دیکھ کر پتہ چلا کہ اپنے برادر خورد خواجہ افتخار کی طرح خواجہ غفور بھی صاحب کتاب ہیں ان کی انکساری اپنی جگہ مگر وہ خوب لکھنے والے ہیں۔ جس کا اظہار کتاب کے بارے میں رائے دینے والوں نے بڑی فراخدلی سے کیا ہے۔

واصف علی واصف لکھتے ہیں یہ کتاب خواجہ صاحب کے بزرگوں کے فیض کی داستان ہے۔ یہ عطا ہے اور بڑی دلربا ہے اس میں بیان حسن بھی ہے اور حسن بیان بھی۔ یہ سفر خوبصورت ہے اور سفر نامہ بھی خوبصورت اور یہ مصنف تو خیر ظاہر و باطن کا خوبصورت انسان ہے ہی۔ مجیب الرحمٰن شامی کا کہنا ہے کہ ان کی یہ تحریر زندہ جذبوں میں ڈھل کر زندہ جاوید ہوگئی ہے۔ اہل دل اس کو پڑھ کر جھومتے اور اس کے ذریعے فوز وفلاح کی راہ پر چلتے رہیں گے۔ شیخ منظور الٰہی اور ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا ہے۔

باری تعالیٰ نے خواجہ غفور احمد سے کبھی ملاقات کرادی تو ان سے پاکستان کے حوالے سے بہت کچھ پوچھیں گے اور انشاءاللہ اگلے ایڈیشن میں آپ تک پہنچائیں گے۔

Marfat.com

کتب میں ایک اور غفور صاحب کا نام بھی ملتا ہے۔ جو پیشے کے اعتبار سے وکیل، خوشاب کے رہنے والے مگر لاہور میں پریکٹس کرتے تھے۔اب وہ اس دنیا میں موجود نہیں۔ یہاں ان کے ذکر کا مقصد خواجہ غفور صاحب سے موازنہ نہیں بلکہ یہ ایک دوسرا ہی معاملہ ہے یہ غفور صاحب ایوب خان کے دور میں تھے وہ ایوب خان کو خطوط لکھا کرتے اور انہیں ملکی امور پر مشورے دیا کرتے تھے ان میں فوجی حکمت عملی سے متعلق معاملات بھی شامل تھے۔جس کے نتیجے میں ان کے گھر کے باہر باقاعدہ پولیس چوکی بنادی گئی۔

انہوں نے ایوب خان کو جو پہلا خط لکھا۔اس نے صدر محترم کو بوکھلا کر رکھ دیا۔اس خط میں انہوں نے لکھا کہ ارباب بست وکشاد نے مجھے آپ کو روزانہ خط لکھنے کا حکم دیا ہے۔جس کا مقصد کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا نہیں۔آپ سے قرب حاصل کرنا یا حصول اقتدار بھی نہیں۔نہ ہی مقصد آپ کو خوش کرنا ہے۔جس قدر میرے خط پڑھنا آپ کے لیے ناگوار ہوگا اسی قدر میرے لیے آپ کو خط لکھنا ناگوار ہے۔ یہ ایک مجبوری ہے حکم ماننا میرے لیے فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔آپ میرے خط پڑھیں۔نہ پڑھیں۔ان پر عمل کریں نہ کریں یہ آپ کی مرضی ہے باقاعدگی سے آپ کی خدمت میں خط بھیجنا میرے لیے فرض کر دیا گیا ہے۔

ان کے اس خط کے اقتباسات الکھ نگری میں موجود ہیں۔ظاہر ہے وہ جن کے حکم کا حوالہ دے رہے ہیں وہ روحانی شخصیات ہی ہو سکتی ہیں۔ان کے کچھ اور اقتباسات بھی موجود ہیں۔ مثلاً 12 جنوری 1966ء کے خط میں لکھتے ہیں کہ:۔

چار درویشوں نے صدر پر اتنے زور کا غلبہ حاصل کیا ہوا ہے کہ بعض معاملات میں صدر کی عقل ماؤف ہو کر رہ جاتی ہے۔حالانکہ اس سے بڑی خوش قسمتی کیا ہے کہ پوری قوم نے یکجہتی سے ان کا ساتھ دیا ہے۔

میں نے صدر صاحب کو مختلف اوقات میں ہدایات بھیجیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انہیں موصول نہیں ہوئیں یا انہوں نے عمل نہیں کیا تو یہ پوری قوم کی بدنصیبی ہے۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ افسوس صدر نے سخت غلطی کی ہے۔قوم کا اعتماد کھو دیا لیکن چار

Marfat.com

درویش کامیاب ہیں۔

شاستری کی ذلیل موت کا میں نے چار ماہ ہوئے صدر کو تحریر کر دیا تھا۔ شہاب کو بھی لکھا تھا۔ خدا جانے صدر میں کیوں اتنی بصیرت نہیں۔ میں نے انہیں مکمل اور مفصل حالات کے علاوہ مکہ شریف سے ایک تعویذ بھی لا کر دیا تھا۔ میں وہاں وعدہ کر آیا تھا کہ ایوب کافر سے نہ ڈرے گا۔ اچھا جو خدا کو منظور۔

غفور صاحب نے 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں ایوب خان کو سیز فائر نہ کرنے کا مشورہ دیا اور کہا اگر مجبوری ہو تو منہ زبانی کر دینا۔ عملی طور پر نہ کرنا۔ اسی طرح انہوں نے تاشقند نہ جانے کا بھی مشورہ دیا اور لکھا کہ ضروری ہو تو اپنا نمائندہ بھیج دیں۔ لیکن ایوب خان نے ان کا کوئی مشورہ نہ مانا۔

ان کے خطوط میں اگرچہ کوئی مذہبی یا روحانی رنگ نہیں تھا مگر صاف ظاہر ہے کہ ان کا روحانیت میں کچھ عمل دخل ضرور تھا اور روحانی شخصیات سے رابطے میں بھی تھے۔ ان صاحب کے بارے میں اور بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے مگر یہاں اس سب کچھ کی گنجائش نہیں۔ بتانا یہ مقصود تھا کہ روحانی شخصیات کے کئی رنگ ہوتے ہیں غفور صاحب بھی انہی میں سے ایک تھے۔ جن کے مشوروں پر ایوب خان نے کان نہ دھرے یا یہ مشورے ان تک پہنچنے ہی نہیں دیئے گئے۔ کیونکہ وہ مغرب زدہ شخصیت تھے اور اس قسم کی باتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اگر وہ روحانی ہستیوں کی باتیں مان لیتے تو شاید تاریخ مختلف ہوتی مگر اللہ کی رضا یہی تھی۔

○

Marfat.com

آپ اپنے وعدے سے مُکر گئے ہیں

پروفیسر احمد رفیق اختر ماہر تعلیم اور دانشور ہی نہیں روحانیت میں بھی نمایاں مقام کے حامل ہیں۔ پاکستان کے طول وعرض میں ان کے معتقد بڑی تعداد میں موجود ہیں اور لوگ ان سے فیض حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔ وہ پاکستان کے بارے میں کیسے اور کیا سوچتے ہیں۔؟

اس وقت ان کے افکار پر مشتمل کتاب ''پس حجاب'' میرے سامنے ہے جس کے سب سے آخری مقالے کا عنوان ''برصغیر کی نامناسب تقسیم'' ہے۔ ذیل میں اس مقالے کے اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں اور اس کی ابتداء مقالے کی انتہا سے کی گئی ہے۔ اس کا آخری پیراگراف ''پاکستان کا مستقبل'' کے عنوان سے ہے جس میں وہ کہتے ہیں:۔

'حضورؐ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی فرمایا جب زمین پر ایک بھی شخص اللہ، اللہ کرنے والا نہ رہے گا پاکستان ابھی خوش قسمت ہے کہ یہاں بہت سارے لوگ اللہ اللہ کرر ہے ہیں۔ اس لیے اس پر قیامت نہیں ٹوٹے گی۔

اب دیگر اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ صاحب علم شخصیت لکھتی ہے:۔

وہ (ہندو) اس حقیقت پر بہت حساس ہیں کہ ان کا کوئی مذہب نہیں۔ ہندوازم کسی مذہب کا نام نہیں۔ مگر ہندو یہ بات کہنا نہیں چاہتا وہ رسم ورواج اور ممنوعات سے اپنی آشنائی کو آپ پر مسلط ضرور کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً پوچھیے کہ تم بت کیوں پوجتے ہو تو کہے گا کہ علامت ہے

Marfat.com

ورنہ پوجتے تو ہم اسی خدائے واحد کو ہیں۔اب اس صورتحال میں ہم تو قطعاً ان کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ پاکستان اجماع امت کے نتیجے میں بنا ہے۔ یہ سائنسدانوں یا فلاسفروں کے کہے پر نہیں بنا۔اجماع، حضور اکرمؐ کی حدیث ہے کہ کبھی غلط نہیں ہوتا اور یہ دیکھ لیجئے کہ تمام علماء نے اس وقت پاکستان کی مخالفت کی۔ یہ واحد امت ہے کہ جس کی امت درست سوچتی ہے اور عالم غلط سوچتا ہے۔اجماع امت کے نتیجے میں 26 کروڑ انڈیا اور دس کروڑ جو بنگلہ دیش میں مسلمان نظر آتا ہے، نے پاکستان بنایا ہے۔اجماع امت یہ تھا کہ چاہے ہم انڈیا میں رہیں مگر ایک خطہ ایسا ہونا چاہیے۔اب ہم کہتے ہیں کہ ہم نے ایک کی بجائے دو مسلمان ممالک بنا لیے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں مسلمان ممالک نہیں۔ پرابلم یہ ہے جس دن پاکستان بنا ہے اسی دن ہم نے اس کمٹمنٹ سے غداری کی اور راہ فرار اختیار کیا ہے، جس کا نعرہ تھا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ!

بدقسمتی یہ ہے کہ ہم گریز کرتے کرتے بہت دور چلے گئے ہیں۔ پاکستان بننے کا فیصلہ صحیح تھا۔ پاکستان کو خراب کرنے کی ذمہ داری امت مسلمہ پر عائد نہیں ہوتی، اس کے مولوی پر عائد ہوتی ہے۔اس کے بڑے لوگوں اور رہنماؤں پر ہے۔اس کی کرپٹ لیڈر شپ پر ہے۔

اسلام میں دارالامن اور دارالحرب کا کانسپٹ ہے۔ وہ لوگ انڈیا سے ادھر نہیں آئے مگر پاکستان بنانے پر ان کے دل آمادہ تھے۔اس پر ان میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔انہوں نے اپنے لحاظ سے وہاں ٹھہرنا زیادہ بہتر خیال کیا۔اتنے زیادہ اخراج عوام کی ایک نئی جگہ متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ بہت سارے مسلم لیڈر خیال کر رہے تھے کہ پاکستان بن گیا تو ایک سائیڈ کے دارالامن کی وجہ سے ہمارے پاس ایک Way out رہے گا کہ پاکستان جا سکیں گے۔

دوسرا ان کا خیال تھا کہ اگر ہم سارے لوگ یکجا رہے تو اکثریت غلبہ حاصل کر کے اقلیت کو بالکل ختم کر دے گی۔ جیسے اب ہماری دو ریاستیں پاکستان اور بنگلہ دیش کی صورت میں بن گئی ہیں۔ اگر ہمارے ساتھ انڈیا میں کچھ ہوتا ہے تو اس کا جواب پاکستان اور بنگلہ دیش باہر سے دے سکے گا۔اس طرح انہیں اپنی حفاظت سے ایک قدیم لیوریج مل گیا ہے۔انڈیا میں ذرا

Marfat.com

سی گڑبڑ ہوتی ہے تو حکومت پاکستان اور حکومت بنگلہ دیش اس پر احتجاج کرتی ہیں۔ چنانچہ یہاں سے سیاسی اظہار و بیانات سے انہیں امن قائم کرنا پڑتا ہے ورنہ ہندوانہ فلاسفی تو مکمل فنا کی قائل ہے اس کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جتنی بھی مذہبی تحریکیں ہندوستان میں اٹھی ہیں وہ مکمل طور پر ختم ہوگئی ہیں۔ چاہے وہ جس فرقہ یا مذہب کی تھیں کوئی مذہب سوائے اسلام کے ہندومت میں پھل پھول نہیں سکا۔

اسلام صرف اپنے واحدانی نظریے کی وجہ سے زندہ رہ گیا۔ وہ کسی قیمت پر خدا کے تصور پر مصالحت اختیار نہیں کرتا۔ دو خداؤں کا تصور اسلام میں نہیں۔ یہ اتنا سائنٹفک کانسپٹ ہے کہ مسلمانوں نے اس کے لیے خوب جم کر لڑائی کی۔ اس کا دفاع کیا۔ ایک ہزار سال کے تصادم کے باوجود اسلام ان کے قبضے سے بچ نکلا۔ آپ آئیڈل ازم کو کسی موقع پر بھی بلیم نہیں کرسکتے۔ آپ کو اپنے آپ کو موردالزام ٹھہرانا چاہیے۔ آپ اپنے وعدے سے مکر گئے ہیں۔ آپ کو نظریئے نے کوئی فریب نہیں دیا۔ یہ نقص میرا، آپ کا اور ہر اس بندے کا ہے جس نے اپنے عہد کے ساتھ کمٹ کیا تھا۔ لیکن اسے پورا نہیں کیا۔ آج بھی ہم اتنے منافق اور جذباتی لوگ ہیں کہ ہمارا سیکولر حکمران بھی اوپر چڑھ کر یہی کچھ کہتا ہے۔

ہمیں زندگی میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ خیال کی حد تک ہم کس چیز سے کمٹڈ ہیں اگر ہم اپنے مذہب سے کمٹڈ اور نظریاتی تشخص سے متفق نہیں ہیں تو اس میں کس کا قصور ہے؟ اس میں آئیڈیا کا نہ ملک کا قصور ہے اسرائیل کو دیکھ لیں وہ اپنے جیوش لینڈ کے ساتھ کس قدر کمٹڈ ہیں کہ بیسیوں مسلمان ملکوں کو انہوں نے نکر پر رکھا ہوا ہے۔ ان کے بالمقابل مسلمان ممالک بمشکل قوم پرستی سے باہر نکلے ہیں۔ کل کی بات ہے کہ سعودی وزیر خارجہ سے کسی نے پوچھا تمہیں کون بچائے گا، تو اس نے کہا امریکہ۔ یہ نہیں کہا، ہمیں خدا بچائے گا۔ یہ ہمارے اپنے ایمان کی بات ہے۔ خداوند کریم نے جب وعدہ کیا ہوا ہے کہ ''ولا تھنو'' کہ سستی نہ کرنا میرے بارے میں ''ولا تحزنو'' اور غم نہ کرنا ''وانتم الاعلون ان کنتم مومنین.'' مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم ہے، تم ہی غالب رہو گے، اگر ایمان والے ہوئے تو۔ اس کا مطلب یہ

Marfat.com

ہے کہ ہم مومنین نہیں ہیں۔ ہمیں بلا تکلف یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ ہم میں مومنین سرے سے ہیں ہی نہیں۔ ہم وہ ایمان ظاہر نہیں کر رہے ہیں، جس سے خدا ہمیں انفرادی یا اجتماعی طور پر برکت اور عزت دے۔ مجھے یہ سو فیصد یقین ہے کہ اگر ہماری ترجیحات درست ہو جائیں، تو کوئی طاقت پاکستان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ ہم اسلامی دنیا کی قیادت کرنے کے پابند ہیں۔

پاکستان کا مسئلہ

پاکستان کا مسئلہ بدعہدی، غداری اور خدا کے دین سے بھاگنا ہے۔ پاکستان سے اللہ بالکل خوش نہیں۔ بنی اسرائیل کے ضمن میں اللہ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے عہد کیا۔ نبھایا، بخش دیا۔ انہیں اپنی سرزمین پر اتارا اوران کے لیے دودھ اور شہد کی نہریں چلائیں۔ مگر جب یہ پلٹ گئے، تو میں پلٹ گیا۔ جب آپ کو مصیبت تھی، عذاب تھا۔ ہندوؤں اور انگریز کی غلامی سے نکلنے کے لیے مچل رہے تھے۔ وجوہات اور بھی تھیں۔ آپ کے پاس نوکریاں اور رزق کم تھا۔ آپ کے اکابر کے لباس آپ کے چپڑاسی پہن رہے تھے۔ آپ کو روز ذلت و رسوائی سے روشناسی دی جارہی تھی۔ آپ کا کوئی نعرہ اتنا موثر نہیں تھا کہ آپ کو جمع کر سکتا۔ پھر سب نے مل کر نعرہ مارا، پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔

اس وقت شیخ العرب والعجم اور شیخ الہند اور از خود بڑے بڑے ٹائٹل گرفتہ اور خطاب یافتہ لوگ موجود تھے۔ برصغیر میں بہت تھے۔ تو مرا حاجی بگو من ترا ملا بگو۔ ایک دوسرے کی تعریف میں صفحے کالے کر رہے تھے۔ بڑے بڑے علماء ظاہر و باطن موجود تھے۔ مگر ایک شخص جو نہ بکنے والا تھا، ان میں کوئی نہ تھا۔ یہ لوگ اس قابل نہیں تھے کہ خدا ان کی طرف، جو آج بڑے بڑے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، آنکھ بھی اٹھا کر دیکھتا۔

اس کے برعکس جس کی ظاہری زندگی میں بظاہر کوئی اسلام نہ تھا۔ جو مغربی ماحول میں پلا بڑھا۔ اس نے شاید سور بھی کھایا ہو، شراب بھی پی ہو۔ اس کی زندگی میں کوئی ایسا قرینہ نظر نہیں آتا تھا کہ اس کے باطن میں چھپا ہوا ایک کٹر ترین اور اپنے موقف پر اڑا ہوا سخت ترین مومن

Marfat.com

موجود ہے۔اس سے کسی نے پوچھا، قائداعظم، یہ اتنی محنت جو کر رہا ہے، کیوں کر رہا ہے؟ اس نے کہا، میں صرف ایک کام کے لیے کر رہا ہوں۔ میں مرنے کے بعد اللہ کے پاس جاتا ہوں، تو مجھے اللہ یہ کہے کہ Well done Mr jinnahl۔ اس کی جوابد ہی صرف اللہ کے ساتھ تھی۔ وہ کسی اور کو جوابدہ سمجھتا نہیں تھا۔ لارڈ ویول نے جب اسے کہا:

Muhammad Ali One can become the Lieutenant Governor of India, why cannot another be? (محمد علی اگر ایک ہندوستان کا گورنر بن سکتا ہے، تو ایک اور کیوں نہیں) ہم آپ کو لیفٹیننٹ گورنر بناتے ہیں۔ انہوں نے ٹوپی اٹھائی اور دوڑ لگا دی۔ وہ پیچھے پیچھے بھاگا، مسٹر جناح مسٹر جناح۔ انہوں نے کہا:

Your Lordship, I have not come to bargain on my national interest, (جناب میں اپنے قومی مفادات پر سودے بازی کے لیے نہیں آیا)

پھر اللہ نے انہیں اٹھالیا کہ جو اس کا کام تھا، وہ ختم ہو چکا تھا۔ شاید بنانے کے بعد وہ سارے پیٹرن کو چلا نہ پاتا کہ وہ اسلام سے اتنا واقف نہ تھا۔ قانون اسلام سے واقف ضرور تھا۔ اچھا ہوا کہ وہ دنیا میں اپنا کیس بہت اچھی طرح پیش کر کے رخصت ہو گیا۔ آنے والوں نے نہ صرف اس سے اور پاکستان سے غداری کی، بلکہ ملک اسلام سے غداری کی۔ اب خدا کہتا ہے کہ مجھ سے پلٹ جاؤ گے، تو میں پلٹا ہوا ہوں۔ جب تم میری طرف لوٹو گے، تو میں بھی تمہاری طرف لوٹ آؤں گا۔

برصغیر میں دو بڑے دشمن اسلام کے پیدا ہوئے۔ ایک سیکولر، دوسرا مولوی۔ مولوی نے اتنے بڑے مابعد الطبیعات مذہب کو انتہائی پست درجہ خیال میں قید کر دیا۔ جدھر جاؤ، رسم و رواج کے سوا اسلام کہیں نظر نہیں آتا۔ اسلام کی نفیس ترین قدر جستجوئے پروردگار حق ہے۔ وہ اس وقت سرے سے غائب ہے۔ اب خدا کی بجائے سکولوں (مکاتب فکر) کی پرستش کی جاتی ہے۔ خداوند کریم بڑی وضاحت سے کہتا ہے۔ ''ان الذین فرقوا دینھم.....'' جن لوگوں نے اپنے اپنے دین کے پیٹرن بنا لیے۔ فرق کیا، '' وکانوشیعاً'' اور گروہ بنا لیے، ''لست منھم

Marfat.com

فی شی''، اے پیغمبر! تو ان میں سے کسی میں بھی نہیں۔ نہ پیغمبر دیوبند میں ہے نہ بریلی میں ہے۔ پیغمبر تو اجماع امت کے سینے میں ہے۔ جو بظاہر گناہگار اور کمزور لگتے ہیں، مگر آج بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کے لیے جان دینے کو تیار ہیں۔ اسی کے بارے میں اقبال نے کہا کہ شیطان مولویوں سے نہیں ڈرتا۔ سیاستدانوں سے بھی نہیں ڈرتا۔ البتہ وہ اس فاقہ کش سے ڈرتا ہے۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

یہ وہ سادہ سا آدمی ہے، جو گلی کوچے میں ایک سادہ سا ایمان لیے پھرتا ہے۔ وہ فلسفہ خداوند سے آگاہ نہیں ہے۔ مگر وہ روح محمدؐ سے سرشار ضرور ہے۔

پاکستان، تعمیر میں خرابی

آپ غور کریں کہ ہم نے ایک وعدہ کیا تھا۔ اس وقت ہمارے پاس ملازمتیں اور کام نہیں تھے۔ ہمیں بڑی ذلت نصیب ہو رہی تھی۔ انگریز ہمیں ہر حال میں رسوا کر رہا تھا۔ مالی طور پر ہم بڑے پریشان حال تھے۔ چپڑاسیوں اور منشیوں کے ہمارے کام تھے۔ لیبر اور جوتے پالش کا کام مسلمان کرتے تھے۔ اس سے لگتا تھا کہ برٹش ایمپائر ایک محارب مسلمان قوت کو رسوا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہمارے پاس ایک سو ایک وجوہ برٹش اور ہندو کے خلاف بغاوت کی تھیں۔ مگر ان میں سے کوئی وجہ بھی امت کو اکٹھا کرنے کا باعث نہ بن سکتی تھی۔ جاب، عزت، حیثیت نہ ہی پارلیمنٹ ان کے اکٹھ کی بنیاد بن سکی۔ جو بات ان کے کام آئی، وہ تھی پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ یہی وہ نعرہ تھا، جس نے ہر مسلمان کو اپنے شکنجے میں لے لیا۔ صبح و شام اس کا رولا ہوا۔ جو فرنٹ لائن پر سلوگن آیا اور جس نے مسلمانوں کو اکٹھا کیا، وہ اسلام تھا۔ اقبال نے بڑی خوبصورت بات کہی ہے کہ یہ اسلام ہے، جو ہر دفعہ مسلمانوں کی مدد کو آتا ہے۔ مسلمانوں نے کبھی اسلام کی مدد نہیں کی۔ اسلام نے ہی ہمیشہ مسلمانوں کی مدد کی۔

Marfat.com

جب پاکستان بن گیا، تو سب سے پہلی کوشش ہم نے اپنی کمٹمنٹ سے علیحدگی کی کی۔ اپنے عہد سے پلٹنے کا یہ نقص ہوا کہ پاکستان کبھی اطمینان میں نہیں پڑا۔ آپ میں سے بہت سارے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں خدا کے کچھ بندے ہیں، جن کی وجہ سے ملک قائم ہے۔ میں سمجھتا ہوں، پاکستان قائم تھا، ہے اور انشاء اللہ رہے گا بھی۔ لیکن خدا کی ناراضگی اس سے کبھی نہیں ہٹے گی۔ یہ خدا کی ناراضگی کا ثبوت ہے کہ ہم کبھی امن میں نہیں رہے۔ ہماری معیشت کبھی نہیں سنوری۔ کیونکہ خدا ایسے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا، جو اس کے ساتھ عہد کر کے اسے توڑ دیتے ہیں۔ ہم نے بہت بڑا عہد توڑا ہوا ہے۔ اب بھی جب کبھی اسلام کا نام آتا ہے، تو یہ سوال سامنے آتا ہے کہ کس کا اسلام؟ دیوبندی، اثناء عشری، وہابی، کس کا اسلام؟ حالانکہ یہ بہت معمولی سوالات ہیں۔ سیکولرسٹ کی نیت یہ ہے کہ مسلمان کبھی یکجا نہ ہوں۔ سیکولرسٹ ہی اس حکومت پر رول کرتا آیا ہے اور وہ بہت ہوشیار ہے۔ آپ کا پورے کا پورا ماحول مل کر بھی ایک ہوشیار سیکولر کا جواب نہیں دے سکتا۔ وہ بہت ہوشیار اور بہت ذہین ہے۔ اگر مذہب میں توازن اور شائستگی نہیں ہے، تو یہ مذہب کا قصور نہیں ہے۔

ایک آدمی اندلس اور ماریشس کے ساحل پر اترتا ہے۔ عرب ہے، اس کی زبان بھی اجنبی ہے۔ اس کا کیا کلچر ہوگا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے ایک شہر کو تبدیل کر دیا۔ ملک میں اسلام پھیلا دیا۔ انڈونیشیا میں چار بندے اترتے ہیں اور انہوں نے اترتے ہی سارا انڈونیشیا مسلمان کر دیا۔ ہم میں وہ کلچر نہیں رہا، جو بنیادی اسلامی کلچر ہے۔ اسلامی بندے کو کیا لگے کہ جب وہ قرآن میں لا اکراہ فی الدین پڑھ کر باہر کافر کو اس کی آزادی دیتا ہے، لیکن مسلمان بھائی کو نہیں دیتا۔ یہ کیا کلچر ہے، جو اسلام کری ایٹ کرتا ہے؟

مذہب نے کہیں بھی پگڑ باندھنے کے لیے کوئی مسئلہ نہیں کھڑا کر رکھا۔ کہیں بھی ننگے سر پر سب وشتم نہیں ہوئی۔ اکثر اصحاب رسول، رسول اللہؐ کے زمانے میں ننگے سر نماز پڑھتے تھے، اور جو واحد حدیث آئی ہے، وہ ننگے سر پر آئی ہے۔ اس کو حدیث مشعر کہتے ہیں۔ اس وقت کٹنگ کے بھی بندوبست نہیں تھے۔ جب وہ سجدے میں جاتے تھے، تو ان کے بال آگے پڑتے تھے

Marfat.com

اور سجدے کے عالم میں ہی انہیں سنوارنا شروع کر دیتے تھے۔ تو فرمایا کہ مشعر کو چھوڑ دو، مشعر کو چھوڑ دو، مشعر کو چھوڑ دو۔ یہ صرف ایک حدیث بالوں کے بارے میں ہے، جو بخاری اور مسلم میں موجود ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہم ایک کشادہ اور بلند مذہب کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں ہمارا کیا حال ہے؟ ایسی بلندی ایسی پستی! مسلمان کی پستی دیکھ کر میں خداوند کریم کو کئی مرتبہ طنزاً کہتا ہوں کہ تو نے اس قسم کے لوگوں سے جو ادھر ادھر پھرتے ہیں، کیا لینا ہے؟ دنیا کو تو نے سب سے ذہین انسان دیئے ہیں۔ معیشت، سائنس اور سپورٹس میں سپیشلسٹ ہیں۔ انہیں اعلیٰ ترین ٹیلنٹ دیا ہوا ہے اور اپنے لیے تو نے کیا چنا ہوا ہے؟ یہ وہ جو اپنی رسوم اور رواج میں سخت گیر قسم کے کریمنل ہیں؟

سب سے بڑھ کر وہ چیز ہے، جو اللہ کے رسول نے فرمائی کہ فراست مومن سے ڈرو، وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ ہم یہاں کس کے پاس فراست مومن یا علم کہہ سکتے ہیں؟ کس کو کہیں گے کہ وہ خدا کی روشنی سے دیکھتا ہے؟ ہمارے علماء کرام الا ماشاء اللہ اکیڈیمک سے آگے سوچتے ہی نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ نماز پڑھ کر ہمارا فرض پورا ہو گیا۔ میں کہتا ہوں، ان کا بھی پیٹرن آف تھاٹ ٹھیک ہے۔ مگر وہ پرائمری کلاس سے آگے جانے کے قابل نہیں۔ آپ ان کی مدد سے اپنے بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھا سکتے ہیں۔

پاکستان، ایک نیشن سٹیٹ

حقیقت میں ہمارے ہاں زمین سے تعلق کا مذہب میں کوئی تصور نہیں۔

تھرو آؤٹ مسلمان کا نظریہ یہی رہا ہے کہ ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست۔

تازہ ترین ریسرچ کے حوالے سے دیکھیں کہ ہمارے جینز کس سے جا کر ملتے ہیں؟ ہم سب کا یہاں Survivalists arrival ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کبھی نیشنلسٹ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہمیں ایک زمین اس لیے بے پناہ

Marfat.com

عزیز ہو سکتی ہے کہ خدا نے ہمیں یہ زمین اپنے اپنے مسلک اور خیال کی تائید کے لیے دی ہے۔ اس لیے ہم اس زمین کو اللہ کا انعام سمجھ کر اس کا پورا پورا دفاع کر رہے ہیں۔ ہم زمین کے اس تختے کے لیے اس لیے جان دیں گے کہ یہ ہماری نہیں۔ بلکہ یہ خدا کا انعام ہے، جو اس نے ہمیں عطا کیا ہے۔ اس ملک سے ہماری وابستگی اور محبت بڑی لازم ہے۔ لیکن جب میں اسلام کے حوالے سے مسلمان کو دیکھتا ہوں، تو پاتا ہوں کہ ہم اچھی طرح تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ ہر وہ کوشش جو اسلام کو مزید کمزور کر دے، ناقص ہے اور اس چیز کو ہم کبھی اسلامی رویہ نہیں سمجھ سکتے۔ پوری اسلامی دنیا میں ابھی یہ شعور پیدا نہیں ہوا کہ ہمیں اتنا طاقتور ضرور ہونا چاہیے کہ ہم مغرب کی بالادستی کے مقابلے میں ڈٹ سکیں۔

(افغانستان کے حوالے سے) ہماری حکومت نے جو فیصلہ کیا، اس میں حکومت غلط تھی، مگر اجماع کی نمائندگی ہوگئی۔ ہم کسی بھی جنگ کے لیے بالکل تیار نہیں تھے۔ ہمارے پاس پناہ گاہیں نہیں تھیں۔ ہم تو چٹیل میدان میں بیٹھے ہیں۔ ذرا سی تند و تیز ہوا بھی پورے ملک کو بہا لے جا سکتی ہے۔ ہماری حکومت سمیت مسلم ملکوں کی حکومتوں نے مغرب کو برابر کی سطح پر جواب دینے کا کبھی نہیں سوچا۔ پاکستان واحد ملک ہے، جسے اس پوزیشن میں آنے کے لیے کہ وہ مغرب کو جواب دے سکے، کم از کم 3 سے 5 سال چاہئیں۔ اس میں اتنی ذہانت اور گنجائش ہے کہ اگر آپ 35 سو میل تک مار کرنے والا میزائل بنا سکتے ہیں، تو آپ انٹر کانٹی نینٹل بیلسٹک میزائل بھی بنا سکتے ہیں۔ اگر ہم غور کریں، تو ہم پاکستانیوں نے ابھی کیا ہی کچھ نہیں۔ ہم نہ صرف اپنے لیے بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے قربانی دیتے آ رہے ہیں۔ ہم نے اپنے آپ کو بھوکا رکھا۔ ہزاروں مسائل سہے اور ہم نے ایک ایسی سمت میں پیش رفت کی ہے، جس میں کسی اور مسلم ملک نے پیش رفت نہیں کی۔

لوگوں کو اس بات کا شعور نہیں دیا گیا کہ ہم اتنی بڑی قربانی کس لیے دے رہے ہیں۔ جب ہم دوسرے مسلمان ملکوں کے حالات دیکھتے ہیں، تو پتہ چلتا ہے کہ انہیں بھی احساس نہیں ہے۔ پاکستان واحد ملک ہے، جس میں کبھی قوم پرستی اتنی مضبوط نہیں ہوئی کہ ہم اسلام کو بھول

Marfat.com

گئے ہوں۔ مجموعی طور پر مسلمانوں کے جذبات بڑے خالص اور صاف ستھرے ہیں۔ مگر علم کی کمی کی وجہ سے ہم نیچے آئے ہیں۔ اس اعتبار سے مسلمانوں پر ذلتیں اور پڑنے والی ماریں غلط نہیں ہیں۔

پاکستان میں جو کچھ بھی ہے، ایک خالص اسلام ضرور ہے۔ مذہب کے لیے جو جذبات پاکستان میں ہیں، کسی عرب میں نہیں ہیں۔ مثلاً اسلام سعودی عرب کا قبائلی مذہب ہے۔ مذہب ان کے ایک قبیلے کی اقتدار میں رہنے میں مدد کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اتنی بے پناہ دولت ہے کہ ایک انگریز نے کہا تھا، جہاں تیل ہے، وہاں مسلمان ہیں اور جہاں مسلمان ہیں، وہاں تیل ہے۔

ان تمام ابتدائی ممالک میں اگر کوئی بھوکا ننگا پھرتا ہے، تو وہ پاکستان ہے۔ ہم کیوں مغرب کی جانب دیکھیں؟ ہم پر بہت دباؤ آگئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہمیں جو مسلسل ذلتیں مل رہی ہیں، وہ ہمیں اکٹھا ہونے کی سوچ پر مجبور کر رہی ہیں۔ امید ہے، چند ماہ کے اندر مسلمان کم از کم ایک ملک کو اتنا سپورٹ کریں گے۔ اسے مضبوط بنائیں گے کہ وہ جواب دینے کے قابل ہو سکے۔ اس کے بعد حدیث مبارک کے مطابق اسرائیل کا نام ونشان مٹ جائے گا اور دجال سے براہ راست لڑائی بھی ہوگی۔

پاکستان میں اسلام

آپ کسی بھی گروپ میں چلے جائیں، وہ بالآخر ایک بڑے گروپ کا حصہ بن جاتا ہے۔ میں بڑی سختی سے اس موقف پر قائم ہوں کہ میری زندگی صرف ایک شناخت پر آئے کہ میں ایک مسلمان ہوں۔ اس سے آگے میں کسی بھی قسم کی گروہی مناسبت میں نہیں پڑنا چاہتا۔ میں انہی خطوط پر کام کر رہا ہوں۔

تمام مذہبی لوگ، جو پہلے سے موجود ہیں، ایک ایسا انقلاب ملک میں لانا چاہتے ہیں، جس کی خدا کبھی اجازت نہیں دیتا۔ اسلامی انقلاب کے تمام داعی ایک بات بھولتے ہیں کہ کوئی

Marfat.com

انقلاب اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں آ سکتا اور اللہ کی مرضی ان کے ساتھ شامل حال نہیں۔

یہ ایک مسئلہ ہے، جو کبھی اسلامی جماعتوں نے نہیں سمجھا۔ طاقت کا نشہ ان سب کے ساتھ وائرس کی طرح چمٹا ہوا ہے۔ یہ اس بات کو سمجھتے نہیں کہ طاقت کے نشے والے کو خدا کبھی اقتدار نہیں دیتا۔ پھر وہ اپنی اتنی بڑی امانت ان کے سپرد کیسے کر سکتا ہے۔ یہ تو اس کو دوسرے دن تہہ و بالا کر کے ذاتی اغراض کی بھینٹ چڑھا دیں۔ یہ ساتھ (افغانستان میں) اسلام آیا۔ قبائلی نظام اور ریلیجن کو اسلام کے نام پر پیش کیا جاتا رہا۔ ہاں میں یہ کہوں گا کہ کچھ قبائلی لوگوں نے اپنے سسٹم میں دو چار اسلامی شقیں شامل کیں۔ کون کہتا ہے کہ اسلام پگڑی باندھنے پر زور دیتا ہے۔ تعلیم نسواں کو روکتا ہے یا بند کرتا ہے؟ کون کہتا ہے کہ اسلام نے اتنا سخت پردہ رکھا ہوا ہے کہ تم باہر ہی نہیں نکل سکتے؟ یا بوڑھیوں پر اللہ نے پردہ رکھا ہوا ہے؟ جیسے چاہیں چلیں۔ وہ کہاں چادریں سنبھالتی پھریں۔

دوسرا ایک طبقہ ہے، جن کو انسان میں ٹھوڑی کے اگے ہوئے چند بالوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر وہ بال اگے ہوئے ہیں، تو آپ کو صحیح مانتے ہیں۔ اگر نہیں ہیں، تو تم جو چاہے کر لو، تم مسلمان نہیں ہو۔ محمد رسول اللہؐ نے ایک بدتمیز ترین کلاس اٹھائی۔ وحشی، بے تمدن، جاہل مطلق، رنج دینے والے، آزاد پیشہ اور جنگلی۔ ایسی بدتمیز کلاس پہلے کسی استاد کو نہیں ملی اور ایسا خوبصورت، حسن مروت والا استاد بھی پہلے کسی کو نہیں ملا۔ 22 برس تعلیم دی اور بدترین لوگوں کو کائنات کے بہترین انسان بنا کر ابھارا۔ یہ استاد ہوتا ہے۔ یہ استادی ہے۔ چھڑی ماری نہ گالی دی۔ سرزنش کی نہ ان پر کوئی بوجھ ڈالا۔ بس محبت ہی محبت بانٹی اور ان وحشیوں کو ایسا متمدن اور خوبصورت کر دیا کہ کہاں وہ ابوجہل اور کہاں اصحاب رسول۔ یہ معجزہ تعلیم ہے۔

اور اب کلاشنکوفوں سے گھیرنے، مارنے اور تعصبات گہرے کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ مسلمان کو تعصب سے کیا غرض۔ جو آغاز ہی ''لا اکراہ فی الدین'' سے کرتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں، وہ کہاں سے تعصب پالے گا؟ اسلام کہتا ہے کہ جس نے مسلمان بھائی کو مارا، قتل کیا، وہ دونوں جہنمی ہیں۔ پوچھا گیا، یا رسول اللہؐ! مقتول کیوں؟ فرمایا کہ اس کے بس میں ہوتا،

Marfat.com

تو وہ بھی اس کو قتل کر دیتا۔ کیا ان کو سادہ سی حدیث کا نہیں پتہ، جو نعرے مارتے ہوئے کلاشنکوفیں لے کر باہر نکلتے ہیں اور بندے مار دیتے ہیں؟

اب یہ آخری پیراگراف جس کا ابتداء میں ذکر ہے۔

پاکستان کا مستقبل

حضورؐ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی۔ فرمایا، جب زمین پر ایک بھی شخص اللہ اللہ کرنے والا نہ رہے گا۔ پاکستان ابھی خوش قسمت ہے کہ یہاں ابھی بہت سارے لوگ اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ اس لیے اس پر قیامت نہیں ٹوٹے گی۔

○○○

Marfat.com

غزوۂ ہند

احادیثِ مبارکہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

جب ہندوستان فتح ہو گا

مجاہدین ہندوستانی حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے

توصیف احمد خان

Marfat.com